جیمز ہیڈلے چیز کے ایک پُرتجسس ناول کی تلخیص

تہی دست

اثر نعمانی

وہ اصل مجرموں کو قانون کے حوالے کر کے سزا دلوانا چاہتا تھا کیونکہ ایک حسینۂ دل نواز اس کام پر مجبور کر رہی تھی۔ اس کی خواہش پر وہ اس کھیل میں شریک ہو گیا جس کی کڑیاں بکھری ہوئی تھیں لیکن جب وہ کڑی سے کڑی ملاتا آگے بڑھا تو بہت کچھ بدلتا چلا گیا اور اس کھیل کے انجام نے آخر میں ایک ایسی کروٹ بدلی جو اس کے بھی وہم و گمان میں نہ تھی۔

پھانسی کی سزا پانے والے ایک شخص کے آخری الفاظ سے شروع ہونے والی دلچسپ داستان

قتل کے ایک مجرم کو عدالت نے موت کی سزا دی تھی۔ عوام کو کئی اعتبار سے اس مقدمے سے دلچسپی رہی تھی۔ ملزم واسی تمام عدالتی کارروائی کے دوران یہ ہی کہتا رہا تھا کہ وہ بے گناہ ہے۔ اسے پھانسا گیا ہے۔ چنانچہ جس دن سزا دی جانے والی تھی کئی بڑے اخبارات کے نمائندے واسی کی زبان سے اس کے آخری الفاظ سننے جیل پہنچے۔ میرا تعلق کسی اخبار سے نہیں تھا لیکن ایک وجہ تھی کہ میں نے بھی کسی نہ کسی طرح ایک اخبار کے شناختی کاغذات حاصل کر کے وہ پاس بھی لے لیا جو جیل میں قدم رکھنے کے لیے (اس خاص موقع پر) ضروری تھا پھر میں نے اپنی ہوشیاری سے ایسی ترکیب اختیار کی کہ تمام پریس رپورٹروں میں سے صرف مجھے ہی مجرم کے آخری الفاظ (یا آخری خواہش) سننے کا موقع دیا گیا۔ باقی سب ایسی جگہ کھڑے کیے گئے جہاں سے وہ سزا دیے جانے کا عمل تو دیکھ سکتے تھے لیکن واسی کی زبان سے نکلنے والے الفاظ نہیں سن سکتے تھے۔ گیس چیمبر میں داخل ہونے سے پہلے وارڈن نے اسے موت کا حکم نامہ پڑھ کر سنایا اور پھر اس کی آخری خواہش کے بارے میں پوچھا۔ میں نے اس کے یہ ہی الفاظ سننے کے لیے اتنی زحمت اٹھائی تھی۔ میں قدم بڑھا کر اس کے کچھ اور قریب ہو گیا۔ واسی نے براہِ راست میری طرف..... آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر..... دیکھا۔ وہ مجھے جانتا تھا۔

”قانون غلط آدمی کو سزا دے رہا ہے۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ میں بے گناہ ہوں۔ بے شک عدالت نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے مگر تم اس سازش کو اب بھی بے نقاب کر سکتے ہو میسن۔ وہ قتل میں نے نہیں لیو اسپنسر نے کیا تھا۔ تمہیں اسے پکڑنا اور سزا دلانا ہے۔ سن رہے ہو۔ میں بے گناہ ہوں۔ قاتل اسپنسر ہے۔“

وہ شاید کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا مگر وارڈن کے اشارے پر گارڈز اسے گیس چیمبر میں لے گئے اور آہنی کرسی کے ساتھ جکڑ دیا پھر وہ گیس چیمبر کا دروازہ بند کر کے باہر آ گئے۔ چیمبر کی دیواریں شیشے کی تھیں جس کی وجہ سے اندر کا منظر بخوبی دیکھا جا سکتا تھا۔ اس موقعے پر وارڈن، ڈاکٹر کے علاوہ ایک پادری بھی موجود تھا جو برابر دعائیہ کلمات پڑھ رہا تھا۔ کرسی کے نیچے سائنائڈ زہر کی گولیوں کی ایک تھیلی بندھی تھی اور اس کے نیچے گندھک کے تیزاب کا ایک تسلا رکھا تھا۔ وارڈن کی نظریں اپنی رسٹ واچ پر جمی ہوئی تھیں

اور اس کا دایاں ہاتھ اس لیور پر رکھا تھا جس کے دبانے پر تھیلی سے گولیاں نکل کر تیزاب میں گر جاتی تھیں۔ ایک گہری سانس لے کر اس نے لیور دبا دیا۔ گولیاں تیزاب میں گرتے ہی زہریلی گیس تیزی سے پھیپھڑوں میں بھر گئی۔ واسی کے منہ سے ایک چیخ نکلی۔ اس کے پورے جسم کے عضلات نے بندشوں سے آزاد ہونے کی کوشش کی پھر آہستہ آہستہ اس کا سر نیچے کی جانب جھک گیا۔ ڈاکٹر کی نظریں بھی گھڑی پر لگی ہوئی تھیں۔ تین منٹ گزرنے کے بعد اس نے کہا' وہ مر چکا ہے۔

میں یہ خوفناک منظر دیکھنے کے بعد اپنے اعصاب پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے باہر نکلا۔ رپورٹر میری جانب لپکے۔

"اس نے کیا کہا؟" ایک رپورٹر نے پوچھا۔

"یہ ہی کہ اس نے قتل نہیں کیا' وہ بے گناہ ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"یہ تو وہ پورے مقدمے کی سماعت کے دوران کہتا رہا تھا۔"

"اس نے کچھ اور بھی کہا؟"

"نہیں۔" میں نے نفی میں سر ہلا دیا۔ رپورٹر اپنے اپنے اخبارات کو فون کرنے بھاگے۔ وارڈن نے میرے بازو پر ہاتھ رکھا۔

"اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو اسپنسر کے نام کو کوئی اہمیت نہیں دیتا اور سب کچھ فراموش کر دیتا۔"

"مشکل یہ ہی ہے کہ تم میری جگہ یا میں تمہاری جگہ نہیں ہیں۔" میں نے جواب دیا۔

○☆○

میں اخبار کے پریس روم میں داخل ہوا۔ وہاں میں ایک شخص سے کچھ باتیں کرنا چاہتا تھا اور مجھے امید تھی کہ وہ موجود ہوگا اور وہ تھا۔ کمرا سگریٹ کے دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ چار افراد تاش کھیل رہے تھے۔ ایک کونے میں پڑے ہوئے کاؤچ پر ایکی سو رہا تھا۔ اس سے زیادہ بدصورت آدمی میں نے اپنی زندگی میں کوئی اور نہیں دیکھا تھا۔ جب وہ پیدا ہوا ہوگا تو یقیناً مڈوائف اس کی صورت دیکھ کر ڈر گئی ہوگی اور یقیناً بعد میں خوابوں میں بھی ڈرتی رہی ہوگی مگر اپنی تمام تر بدصورتی کے باوجود ایکی تمام پریس رپورٹروں سے کہیں زیادہ ذہین' ہوشیار اور چالاک تھا۔ میں ایک کرسی گھسیٹ کر کاؤچ کے پاس بیٹھ گیا اور اسے جھنجوڑ کر اٹھا دیا۔ اس نے مجھے دیکھا تو ناگواری کے تاثرات کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"واہ کیا اچھے دوست ہو۔" وہ بولا۔ "کیا تم مجھے تھوڑی سی نیند بھی نہیں لینے دو گے۔"

"میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔" میں نے سگریٹ کا پیکٹ نکال کر ایک سگریٹ اسے دیا اور ایک خود سلگایا۔

"مجھے پتا ہے تم پھر کچھ معلوم کرنے آئے ہو گے۔ کیا تم نے میرے دماغ کو معلومات کا خزانہ سمجھ رکھا ہے۔"

"تمہارے پاس دماغ ہے کہاں' صرف تمہیں غلط فہمی ہے کہ ہے۔"

"تو آج واسی کو موت کی سزا دے دی گئی۔" ایکی نے سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے کہا۔ "مگر تم وہاں کیوں گئے تھے؟"

"تمہیں کیسے معلوم ہوا!" میں نے حیرت سے پوچھا۔ ایکی مسکرایا۔ جس نے اسے کچھ اور بدصورت بنا دیا۔

"بہت کم باتیں ہیں جو میرے کانوں تک نہیں پہنچتیں۔" وہ بولا۔ "تو تم کیوں گئے تھے؟"

"میں تم سے کچھ پوچھنے آیا ہوں' اس لیے نہیں کہ تم مجھ سے سوالات کرنا شروع کر دو۔"

"مگر تمہیں اس معاملے سے اتنی دلچسپی کیوں ہے برادر؟"

"مجھے امید نہیں کہ قتل واسی نے کیا تھا۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

"مگر اب وہ مر چکا ہے۔ تم بھی بھول جاؤ۔"

"وہ آدمی رچمنڈ۔ میرا اندازہ ہے کہ اس کے دشمن واسی سے کہیں زیادہ تھے۔"

"بلاشبہ تھے۔ وہ اسی انجام کا مستحق تھا جو اس کا ہوا۔"

"قتل کے سلسلے میں ایک عورت کا بھی ذکر تھا۔ پولیس نے اسے عدالت میں پیش کیوں نہیں کیا؟"

"ایک وہ کیا بے شمار عورتیں تھیں۔" ایکی نے کندھے اچکائے۔ "رچمنڈ ہر وقت عورتوں میں گھرا رہتا تھا۔"

"وہ عورت کون تھی؟" میں نے پوچھا۔

"میں نہیں بتا سکتا۔ رچمنڈ مر چکا ہے۔ واسی مر چکا ہے۔ بات ختم ہو گئی۔ تم بھی بھول جاؤ۔"

"آخر ہر شخص اس معاملے کو دبانے پر کیوں تلا ہوا ہے۔"

"کیا واقعی ایسا ہے؟"

"سنو دوست۔" میں نے کہا۔ "کچھ باتیں تم جانتے ہو۔ کچھ میں جانتا ہوں۔ میرے گھر چلو ہم وہاں اس موضوع پر بات کریں گے۔"

"مجھے نیند آ رہی ہے۔"

"جیسی تمہاری مرضی۔ ویسے میرے گھر رائی شراب کی ایک پوری بوتل تمہاری منتظر ہے۔"

"تو پہلے کیوں نہیں بتایا۔" ایکی جلدی سے کھڑا ہو گیا۔

میرے گھر جاتے ہوئے ایکی تمام راستے بیس بال گیم پر گفتگو کرتا رہا جس کے بارے میں اسے کچھ بھی علم نہیں تھا مگر میں نے اسے بولنے دیا۔ کیونکہ میں اپنے طور پر کچھ سوچ رہا تھا۔ گھر پہنچ کر جب وہ رائی کا گلاس بھر کر اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا تو میں نے گفتگو کا آغاز کیا۔

"یہ گفتگو میرے اور تمہارے درمیان رہے گی۔ میں اس سلسلے میں تمہاری مدد چاہتا ہوں اور میری دلچسپی کی وجہ یہ ہے کہ اگر

میں تمام واقعات کی از سرِنو تحقیقات کرکے واسی کو بے گناہ ثابت کروں تو مجھے دس ہزار ڈالر ملیں گے۔"

"اور تمہیں یہ رقم کون دے گا؟" ایکی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہ میں نہیں بتا سکتا۔ اب تک جو باتیں میرے علم میں آئی ہیں ان سے شبہ ہوتا ہے کہ واسی کیس کے بارے میں کوئی نہ کوئی بات جال سازی اور دھوکا دہی پر مبنی ضرور ہے اور ایسا لگتا ہے کہ بالکل ابتدا سے واسی کو پھانسنے کی سازش کی گئی تھی۔"

"بہتر ہوگا تم اس معاملے میں نہ پڑو۔" ایکی نے فکرمندی سے کہا۔ "ورنہ ممکن ہے کسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ۔"

"ٹالنے کی کوشش مت کرو۔ میں وہ سب کچھ جاننا چاہتا ہوں جو تمہیں معلوم ہے۔" میں نے کہا۔ ایکی کچھ دیر تک سوچتا رہا۔

"جیسی تمہاری مرضی!" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔ "لاری رجمنڈ۔ میکنزی فیبرک کارپوریشن کا صدر تھا۔ اس کارپوریشن میں صنعت و تجارت سے تعلق رکھنے والے بڑے اور معروف آدمی اسٹاک ہولڈر تھے۔ بظاہر اس میں کوئی انوکھی بات نہیں تھی مگر اندرونی طور پر تھی۔ رجمنڈ نے ان افراد کو کارپوریشن کے حصص ذاتی طور پر فروخت کیے تھے۔ کھلی مارکیٹ میں یہ حصص کبھی فروخت کے لیے پیش نہیں کیے گئے اور رجمنڈ کے بارے میں تم جانتے ہی ہو کہ کاروباری حلقوں میں اس کی ذات اور اس کی رائے کو کتنی اہمیت دی جاتی تھی۔ وہ کسی ادارے کے بارے میں اشارہ کرتا تھا تو لوگ اس کے حصص خریدنے کے لیے ٹوٹ پڑتے تھے۔ اب اگر کوئی ایسی بات سامنے آئے جس سے رجمنڈ کے قتل کے کیس کی دوبارہ تحقیقات شروع ہو جائے تو وہ بہت سے اسٹاک ہولڈروں کے لیے پریشانی کا باعث بن جائے گی۔"

"وہ کیسے؟" میں نے پوچھا۔ اس بات کا اندازہ مجھے بھی نہیں تھا۔

"میرے اخبار کا باس بھی کچھ حصص رکھتا ہے اور اس نے ہم سب کو تاکید کردی ہے کہ ہم اس معاملے سے بالکل الگ رہیں۔ اس میں کوئی دلچسپی نہ لیں۔ ہمیں یقینی طور پر تو معلوم نہیں لیکن قوی شبہ ہے کہ میکنزی فیبرک ایک دھوکے کی ٹٹی ہے۔ جس کی آڑ میں کوئی دوسرا ہی ریکٹ چل رہا ہے جس سے بڑی آمدنی ہوتی ہے جن لوگوں نے اس میں سرمایا لگا رکھا ہے وہ خود بھی کوئی بات جاننا نہیں چاہتے۔ انہیں خوف ہے کہ کوئی تم جیسا چالاک آدمی معاملے کی تہ تک پہنچ گیا اور بات طشت از بام ہوگئی تو کہیں وہ بھی نہ پھنس جائیں۔"

"اور وہ ریکٹ کیا ہے؟"

"خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن اس حقیقت کے پیش نظر کہ اتنے بڑے بڑے آدمیوں کا سرمایا اس میں لگا ہوا ہے اس کی تحقیقات کرنا خطرات کو دعوت دینا ہے۔"

قارئین متوجہ ہوں

قرآنِ حکیم کی مقدس آیات واحادیثِ نبویؐ آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر آیات واحادیث درج ہیں، اُن کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیے۔

"کیا واسی کو کچھ اندازہ ہو گیا تھا؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں مگر ایک شخص اسے گوارا نہیں کرسکتا تھا۔ اس شخص کا تعلق کارپوریشن سے ہے۔ اسٹاک ہولڈر اس شخص کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے تھے کیونکہ اس طرح راز فاش ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اس شبہ کو رجمنڈ کی ذات پر منتقل کرکے اسے ہلاک کردیا گیا اور قتل کا الزام واسی پر لگا دیا گیا۔ دوسرے الفاظ میں رجمنڈ کی ہلاکت اور واسی کے سزائے موت پانے کے بعد معاملہ دب گیا۔ اب اسے از سرِنو تازہ کرنا کتنا خطرناک ہو سکتا ہے خود اندازہ لگاؤ۔ اسی لیے کہتا ہوں کہ اس معاملے سے الگ رہو۔"

"یہ لیو اسپنسر کون ہے؟"

"اسپنسر رجمنڈ کا دایاں ہاتھ تھا۔ اور اب رجمنڈ کی موت کے بعد کارپوریشن پر اس کا قبضہ ہے۔"

"گویا ممکن ہے اسپنسر ہی وہ آدمی ہو جس نے رجمنڈ کو ہلاک کیا ہے۔"

"مجھے نہیں معلوم۔" ایکی کا لہجہ ایک دم سپاٹ ہو گیا۔

"او۔کے۔ تم نے مجھے ضروری معلومات فراہم کیں اس کے لیے شکریہ۔"

"پھر تم تو کوئی مصیبت شروع کرنے نہیں جا رہے ہو؟"

"مناسب ہوگا کہ ہم اس پر بات نہ کریں۔" میں نے جواب دیا۔ "جو کچھ بھی ہوگا۔ میں پوری طرح محتاط رہوں گا۔ اور ہاں یہ بھی تو سننے میں آیا تھا کہ رجمنڈ واسی کی محبوبہ سے تعلق رکھتا تھا یہی وجہ تھی کہ واسی نے اسے قتل کردیا۔"

"ہاں کہا تو یہی گیا تھا۔" ایکی نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تو پھر وہ کون تھی؟"

"وہ ایک فرانسیسی لڑکی تھی۔ پولیس نے مقدمہ کی سماعت کے دوران اسے چھپائے رکھا۔ اس کا نام اینڈری یا کچھ ایسا ہی تھا۔ لیکن وہ جس علاقے میں پیشہ کرتی تھی وہاں اسے عام طور پر بلونڈی کہا جاتا تھا۔"

"گویا وہ کوئی جسم فروخت کرنے والی لڑکی تھی۔" میں نے کچھ حیرت سے پوچھا۔

"ہاں۔"

"میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ ممکن ہے کوئی کام کی بات معلوم

ہو جائے۔"

"میں یہ تو نہیں کہہ سکتا وہ کہاں رہتی تھی۔ لیکن اکثر راتوں کو وہ ہوچھا بار میں دیکھی جاتی تھی۔"

"تعاون کا شکریہ۔ اب چاہو تو یہ رائی کی بوتل اپنے ساتھ لے جاسکتے ہو۔"

"یہ تو پہلے ہی میری ہو چکی ہے۔" ایکی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "مگر یہ تو بتاؤ کہ وہ کون ہے جو اس کی تحقیقات کے لیے تمہیں دس ہزار ڈالر دے رہا ہے۔"

"وہ میری آنٹی ہے۔" میں نے ایکی کو دروازے سے باہر نکالتے ہوئے جواب دیا اور دروازہ بند کردیا۔

اس کے جانے کے بعد میں نے لباس تبدیل کیا اور بستر پر لیٹ گیا۔ سردست میں مختلف مضامین لکھ کر اخبارات کو دیتا رہتا تھا۔ خاصی آمدنی ہو جاتی تھی۔ میرا اپنا ایک آرام دہ اپارٹمنٹ تھا۔ اچھی گزر اوقات ہو رہی تھی۔ میں سوچنے لگا کہ اگر میں تحقیقات شروع کرتا ہوں اور نتیجے میں میکنزی فیرکس کے پس پردہ کوئی ریکٹ سامنے آتا ہے تو ایک مصیبت کھڑی ہو جائے گی۔ ممکن ہے اخبارات میرے مضامین خریدنا بند کردیں تو صرف دس ہزار ڈالر کے لالچ میں ایک معقول ذریعۂ آمدنی ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ میں یہی سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں نے گھڑی دیکھی۔ رات کے دو بج چکے تھے۔ بھلا اس وقت فون کرنے والا کون ہو سکتا ہے! میں نے ریسیور اٹھا لیا۔

"کیا تم نک میسن ہو؟" ایک آواز ابھری اور میں چونک کر اٹھ بیٹھا۔ میں اس آواز کو پہچانتا تھا۔

"چار دن قبل اس عورت نے مجھے فون کیا تھا اور یہ بتائے بغیر کہ وہ کون ہے اس نے کہا کہ میرے لیے ایک پاس کا انتظام کردیا گیا ہے۔ میں واسی کو سزائے موت دیے جانے کے وقت وہاں جاؤں اور اس سے بات کروں۔ پھر اگر میں اس نتیجے پر پہنچوں کہ میں واسی کو قتل کے جرم میں پھانسنے کی سازش بے نقاب کرسکتا ہوں تو وہ مجھے دس ہزار ڈالر دے گی اور اس سے پہلے کہ میں اس سے کوئی سوال کرسکوں' اس نے ریسیور رکھ دیا۔ مجھے اس طرح کے پُراسرار واقعات سے ہمیشہ دلچسپی رہی تھی۔ اس سے ایک معقول رقم ہی نہیں ملتی تھی بلکہ ایک دلچسپ کہانی بھی ہاتھ آجاتی تھی۔ چنانچہ میں چلا گیا اور اب وہ ہی عورت مجھے دوبارہ فون کررہی تھی۔

"ہاں میں میسن ہی ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

"کیا تم گئے تھے؟"

"ہاں گیا تھا۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"اسے موت کی سزا دے دی گئی۔ مرنے سے پہلے اس نے مجھے بتایا کہ قتل حقیقت میں لیو اسپنسر نے کیا تھا۔"

"کیا اس نے واقعی یہ کہا تھا؟" عورت کی آواز میں گہری دلچسپی کا تاثر تھا۔

"کہا تو تھا مگر تم بتاؤ کہ مجھے وہاں بھیجنے سے تمہارا مقصد کیا تھا۔ اس معاملے کا تم سے کیا تعلق ہے؟"

"میں تمہیں پانچ ہزار ڈالر بھیجوں گی۔ تاکہ تم تحقیقات کا آغاز کرسکو پھر جب تمہیں حقیقت معلوم ہو جائے اور اس کی تحریری رپورٹ تیار کرلو تو میں باقی پانچ ہزار ڈالر بھی ادا کردوں گی۔"

"مجھے اس معاملے سے کوئی دلچسپی نہیں۔ میں نے غور کیا ہے۔ اس معاملے میں خطرات زیادہ ہیں۔"

"میرا خیال تھا کہ تم اسے بہ خوشی انجام دو گے مگر میں نے غلط سوچا تھا۔"

"میں اس سلسلے میں تم سے تفصیلی بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں بڑے بڑے لوگ شامل ہیں۔ کوئی قدم اٹھانے سے پہلے تفصیلی گفتگو ضروری ہے۔"

"پھر بھی تم چاہو تو یہ کام کرسکتے ہو۔" اس نے جواب دیا اور ریسیور رکھ دیا۔

میں نے بھی بُرا سا منہ بناتے ہوئے ریسیور کریڈل پر ڈال دیا۔ اس کا یہ اندازہ درست تھا کہ میں یہ کام کرسکتا تھا۔ مجھے ایسے معاملات سے دلچسپی تھی اور اس معاملے کے کئی پہلو سنسنی خیز ثابت ہوسکتے تھے۔ میں نے ابتدائی اقدامات کے بارے میں غور کیا۔ پہلے تو مجھے میکنزی فیرک کارپوریشن کے اسٹاک ہولڈروں کی فہرست دیکھنا تھی پھر خود کارپوریشن جاکر حالات کا جائزہ لینا تھا۔ ایکی میری مدد کرسکتا تھا۔ بشرطیکہ میں اسے اس معاملے میں ملوث نہ کروں۔ پھر وہ عورت بلونڈی تھی۔ اس سے بھی مفید باتیں معلوم ہونے کی توقع تھی۔ یوں بھی سرخ اور سنہری بالوں والی لڑکیاں میری کمزوری تھیں۔ اس سے ملاقات دلچسپ ثابت ہوسکتی تھی۔ یہ ہی سب کچھ سوچتے سوچتے آخر مجھے نیند آگئی۔

○☆○

میں بہت ہی سہانا رومانی خواب دیکھ رہا تھا کہ دروازے کی برقی گھنٹی نے جگا دیا اور میرے ساتھ عموماً ایسا ہی ہوتا تھا کہ میں اپنے خوابوں کی شہزادی سے پوری طرح بے تکلف بھی نہیں ہونے پاتا تھا کہ کوئی اٹھا دیا کرتا تھا۔ (گھنٹی بجاکر) مجبوراً اٹھنا پڑا۔ دروازہ کھولا تو ایک اسپیشل پیغام رساں سامنے کھڑا تھا۔ اس نے میرا نام پوچھا۔ میں نے بتا دیا۔ اس نے مجھے ایک لفافہ دیا' میں نے اس کی نوٹ بک پر دستخط کردیے۔ وہ کچھ بخشش کی توقع کررہا تھا مگر میں نے دروازہ بند کردیا۔ میں بیڈ روم میں واپس آیا۔ لفافہ کھولا۔ اندر سے ایک ایک ہزار ڈالر کے پانچ نوٹ نکل کر میری گود میں آگرے۔ ساتھ میں کوئی خط یا کوئی اور چیز نہیں تھی۔ بس نوٹ تھے نئے اور کرارے۔ میں کچھ دیر تک نوٹوں کو دیکھتا رہا پھر نوٹ لفافے میں

ڈال کر لفافہ میز پر رکھ دیا۔ باتھ روم میں گیا۔ منہ ہاتھ دھویا۔ شیو کیا۔ سوچا کہ لباس تبدیل کرنے سے پہلے رائی کے چند گھونٹ پی لوں۔ بیڈ روم میں آیا' اندر قدم رکھتے ہی دو چیزوں کا احساس ہوا۔ پہلی چیز فضا میں پھیلی ہوئی سینٹ کی خوشبو۔ دوسری چیز میز پر لفافے کی عدم موجودگی۔ میں تیزی سے رہائشی کمرے میں آیا۔ بیرونی دروازہ چوپٹ کھلا تھا۔ بھاگ کر کھڑکی سے نیچے جھانکا۔ سڑک بالکل سنسان تھی لیکن موڑ پر ایک ٹیکسی کی جھلک نظر آئی۔ جو دوسری سڑک پر گھوم کر نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ میں پھر بیڈ روم میں واپس آیا۔ مجھے خوشبو پہچاننے میں کوئی خاص مہارت نہیں تھی مگر خوشبو جانی پہچانی محسوس ہورہی تھی۔ یہ اس قسم کا سینٹ تھا جو آوارہ مزاج لڑکیاں مردوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے استعمال کرتی تھیں۔ مجھے بے حد غصہ آیا۔ ریسیور اٹھا کر پولیس کو فون کرنا چاہا مگر رک گیا۔ وہ نوٹ کوئی لڑکی چرا کر لے گئی تھی۔ رائی کا ایک گلاس پی کر غصہ کچھ قابو میں آیا۔ سوچنے لگا' اب کیا کروں؟ جتنی جلدی کام شروع کردیتا اتنا ہی اچھا تھا۔ کپڑے تبدیل کر کے نیچے اترا۔ ناشتا کررہا تھا کہ میرے اپارٹمنٹ کے بالمقابل اپارٹمنٹ میں رہنے والا بھی آگیا۔ مجھے یہ شخص بالکل پسند نہیں تھا۔ میں نے اخبار اٹھا کر اس کی آڑ میں چھپنے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے دیکھ لیا تھا۔ وہ میری میز پر آیا اور سامنے بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پہ عجیب سا تاثر تھا۔

"تمہیں اپنے اپارٹمنٹ میں لڑکیوں کو نہیں بلانا چاہیے۔" وہ بولا۔ "اس سے دوسرے افراد بھی بدنام ہوتے ہیں۔"

"تمہیں کچھ غلط فہمی ہے مسٹر۔" میں نے جواب دیا۔ "یہاں رہنے والے تو میرے آنے سے پہلے ہی رسوا ہیں۔ میں نہیں جانتا تم کیا کہہ رہے ہو۔ کن لڑکیوں کی بات کررہے ہو!"

"جب میں اخبار لینے باہر نکلا تو میں نے تمہارے اپارٹمنٹ سے ایک لڑکی کو بڑی تیزی سے نکلتے دیکھا۔ بڑی خوبصورت لڑکی تھی۔"

"تم اس کا حُلیہ بتا سکتے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"ضرور۔ اس کا قد لمبا تھا۔ بال سرخی مائل سنہرے تھے۔ سیاہ کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کا ہیٹ بھی سیاہ ہی تھا۔ گلے میں سونے کا کوئی زیور پہنے تھی۔ اگرچہ وہ تیزی سے گزر گئی مگر میں اسے دوبارہ دیکھوں گا تو ضرور پہچان لوں گا۔"

میں نے کہا کہ وہ جاگتے میں خواب دیکھنے کا مریض ہے۔ مناسب ہوگا کہ کسی ماہر نفسیات سے مشورہ کرے۔ ناشتا کر کے ریسٹورنٹ سے نکل کر سڑک پر آیا تو اسی لڑکی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ دراز قد' سرخی مائل بال' سیاہ لباس۔ وہ میرے پانچ ہزار ڈالر چرا کر لے گئی تھی اور مجھے اسے تلاش کرنا تھا۔ ممکن ہے ایکی اس کے بارے میں کچھ جانتا ہو۔ میں نے ایک ڈرگ اسٹور کے فون بوتھ سے پریس روم کو فون کیا مگر ایکی وہاں نہیں تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ شاید وہ ہنک کے پول روم میں مل جائے۔ میں وہاں گیا' مگر ایکی وہاں بھی نہیں تھا۔ مجھے اسنوکر گیم سے کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی مگر ایک میز پر اتنا اچھا کھیل ہورہا تھا کہ اسے دیکھنے کے لیے رک گیا۔ کچھ دیر کے بعد میں نے جانے کے ارادے سے قدم اٹھایا تو ایک آدمی نے مجھے گیم کھیلنے کی دعوت دی۔ میں نے انکار کردیا۔ تو وہ ایک خالی میز پر خود ہی کھیلنے لگا۔ وہ بڑی صفائی اور مہارت سے گیندیں پاکٹ میں پھینک رہا تھا۔ ایک گیند پاکٹ کرتے ہوئے اس کا کوٹ ذرا سا اٹھ گیا تو میں نے دیکھا کہ اس کی ہپ پاکٹ میں ایک ریوالور رکھا ہوا ہے۔ میں نے اسے غور سے دیکھا۔ اس نے میرا گھورنا محسوس کیا تو کھیلتے کھیلتے رک گیا اور بولا کہ میں نے تمہیں پہلے کبھی یہاں نہیں دیکھا۔ میں نے بتایا کہ میں یہاں آنے والوں میں شامل نہیں ہوں اور اب بھی ایک دوست کی تلاش میں آیا تھا۔

"مگر تمہارا چہرہ جانا پہچانا لگ رہا ہے۔" اس نے کہا اور سوچتے ہوئے بولا۔ "تم مین تو نہیں ہو جو اخباروں میں لکھتا ہے!" اس کے رویے سے بناوٹ اور اداکاری صاف ظاہر تھی۔

ترکیب

اینڈریو کارنیگی دنیا کے متمول ترین افراد میں سے تھا۔ ایک بار اس کی سالی نے پریشانی ظاہر کی اور کہا "میرے دونوں لڑکے شہر سے باہر ہیں اور مجھے بالکل خط نہیں لکھتے۔ میری کسی چٹھی کا جواب نہیں دیتے۔"

کارنیگی نے کہا "میں جواب منگوائے دیتا ہوں" اس نے ان دونوں کو ماں کی طرف سے ایک اچھا سا خط لکھا اور لکھا کہ اس خط کے ساتھ بیس بیس ڈالر کے چیک منسلک ہیں مگر اس نے چیک لفافے میں نہیں رکھے۔ جواب بہ واپسی ڈاک آیا "ڈیئر مم....."

"ہاں میں وہ ہی ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "شاید تم نے اخباروں میں میرا فوٹو دیکھا ہوگا۔"

اس نے میری بات سن کر سر ہلایا اور کیو کی چھڑی ایک جانب رکھتے ہوئے باہر چلا گیا۔ میری سمجھ میں اس کا رویہ نہیں آیا۔ میں بار کاؤنٹر پر گیا جہاں ہینک گلاس صاف کررہا تھا۔ وہ ایک موٹا تازہ آدمی تھا اور اس کے بال سرخ اور گھونگھریالے تھے۔ میں نے اس سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا مگر ہینک نے انکار کردیا کہ وہ اس آدمی کو نہیں جانتا۔ اسی وقت ایکی آگیا۔ مجھے دیکھ کر مسکرانے لگا۔

"تم یہاں کیا کررہے ہو؟"

"تم سے ملنے آیا تھا۔" میں نے بتایا۔ ہینک نے ہم دونوں کے سامنے رائی کا ایک ایک گلاس رکھ دیا۔ مجھے معلوم تھا کہ ہینک اور ایکی اچھے دوست ہیں اس لیے ایک مرتبہ ایکی کے سامنے وہ ہی سوال پوچھا۔ اس نے اپنا سابقہ جواب دُہرا دیا۔ ایکی نے اس کی طرف دیکھا۔

"معلوم ہو تو بتا دو۔ یہ آدمی میرا دوست ہے۔" اس نے سفارش کی۔

"میں نے کہا نا کہ میں نہیں جانتا۔" ہینک نے غصے سے جواب دیا۔ اب ایکی میری طرف متوجہ ہوا۔ ہینک کاؤنٹر کے دوسرے سرے پر چلا گیا۔

"معاملہ کیا ہے؟" اس نے سوال کیا۔

"ممکن ہے کچھ بھی نہ ہو مگر ابھی کچھ دیر پہلے ایک آدمی نے مجھے گیم کی دعوت دی۔ میں نے انکار کردیا تو وہ خود ہی کھیلنے لگا۔ میں نے اس کی جیب میں ریوالور رکھے دیکھا پھر اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں میسن تو نہیں ہوں۔ میرے اثبات میں جواب دینے پر مجھے گھور کر دیکھا اور چلا گیا۔ مجھے کچھ تجسس ہوا۔ میں نے ہینک سے اس کے بارے میں پوچھا۔ مجھے یقین ہے وہ اسے ضرور جانتا ہے مگر بتانا نہیں چاہتا۔"

"اس کا حلیہ کیا تھا؟" ایکی نے پوچھا۔

"طویل قامت۔ دُبلا پتلا جسم۔ لٹکے ہوئے ہونٹ۔ سخت آنکھیں۔"

"کیا اس کا گیم بہت اچھا تھا؟" ایکی نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں نہ صرف اچھا بلکہ بڑا ماہر اور تجربہ کار معلوم ہورہا تھا۔"

"بہت خوب۔ تب پھر وہ ایرل کاز ہوگا۔" ایکی کا لہجہ معنی خیز تھا۔ "تم اسے نہیں جانتے ہوگے۔ بہت بُرا آدمی ہے۔ لیو اسپنسر کا ملازم ہے۔"

"لیو اسپنسر کا ملازم!" میں نے تعجب سے دُہرایا۔

"ہاں۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے تمہاری نگرانی شروع کردی ہے۔"

"مگر ہینک اس کے بارے میں بتانے سے کیوں ڈر رہا ہے؟"

"ایرل کاز کسی سانپ سے زیادہ خطرناک ہے۔ ہینک ہی نہیں یہاں سب لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔"

میں نے گھوم کر کمرے پر نگاہ ڈالی۔ وہ تقریباً خالی تھا۔ ہینک دوسری جانب مصروف تھا۔ میں نے آہستہ لہجے میں کہا۔ "آج میرے ساتھ ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ ایک لڑکی میرے اپارٹمنٹ سے کچھ رقم چرا کرلے گئی۔ میں اس وقت باتھ روم میں تھا۔ اسے دیکھ نہیں سکا مگر میرے سامنے کے اپارٹمنٹ میں جو شخص رہتا ہے' اس نے اسے جاتے ہوئے دیکھ لیا۔ میرا اندازہ ہے کہ اس کا تعلق موجودہ واقعات سے ہے۔ سوچا شاید تم اسے جانتے ہو۔"

"میں بھلا اسے کیوں جانوں گا؟"

"وہ خوبصورت ہے۔ سرخی مائل بال' سیاہ لباس۔ بڑا سا ہیٹ پہنے ہوئے اور اپنے انداز سے آوارہ نظر آنے والی۔"

"موجودہ واقعات سے تم نے اس کا تعلق کیسے سمجھ لیا؟" ایکی نے پوچھا۔

میں اسے رات اس عورت کے فون اور صبح رقم ملنے کے بارے میں بتانا نہیں چاہتا تھا مگر وہ بلا کا ذہین اور چالاک تھا۔

"میں سمجھ گیا۔" اس نے جلدی سے کہا۔ "تمہیں دس ہزار ڈالر کی رقم دے دی گئی تھی مگر وہ لڑکی اسے اڑا کرلے گئی۔"

"غصہ دلانے والی باتیں مت کرو۔" میں ناگواری سے بولا۔ "یہ بتاؤ کہ اس لڑکی کو جانتے ہو یا نہیں؟"

"تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے۔ کیا میں شہر کی تمام سرخ بالوں والی لڑکیوں سے واقف ہوں۔"

"کیا وہ اسی کی محبوبہ نہیں ہوسکتی؟" میں نے آہستہ سے کہا۔ دفعتاً ایکی مضطرب نظر آنے لگا

"دیکھو میسن میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔" اس نے کہا۔ "مگر میں اس معاملے سے الگ رہنا چاہتا ہوں' سمجھے۔ تمہیں اپنی موت کی تلاش ہے تو جو دل میں آئے کرو مگر مجھے اس جھگڑے میں مت پھنساؤ۔"

"ٹھیک ہے۔ میں خود اسے تلاش کرلوں گا۔"

"ممکن ہے۔ شاید تمہاری قسمت یاور ہو اور تم اپنے آپ کو نقصان پہنچائے بغیر اس معمّے کو حل کرسکو۔"

میں نے اپنی رسٹ واچ دیکھی۔ لنچ کا ٹائم ہورہا تھا۔

"اچھا ایکی۔" میں کھڑا ہوگیا۔ "پھر ملاقات ہوگی۔"

میں باہر نکل کر سوچنے کے لیے رک گیا۔ میرا ایک اصول یہ بھی تھا کہ لڑائی کو ہمیشہ دشمن کے گھر تک لے جاؤ۔ معلوم نہیں یہ اصول اس کیس میں کارگر ثابت ہوگا یا نہیں۔ ممکن ہے میں کوئی ایسی کارروائی شروع کردوں جسے انجام تک پہنچانا میرے بس میں نہ

ہو لیکن آخر کار میں نے یہ ہی فیصلہ کیا کہ اب قدم بڑھا چکا ہوں تو اتنا تو دیکھ لوں کہ اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ چنانچہ میں نے ایک ٹیکسی روکی اور ڈرائیور سے کہا کہ مجھے ہوف مین بلڈنگ لے چلے۔

○☆○

میکنزی فیبرک کارپوریشن کا دفتر ہوفمین بلڈنگ کی دسویں منزل پر تھا اور ہر اعتبار سے بہت شاندار تھا۔ میں نے کچھ دیر ادھر اُدھر گھوم کر جائزہ لیا۔ استقبالیہ کاؤنٹر پر اتنا رش تھا جیسے کسی ریلوے اسٹیشن کے ٹکٹ گھر پر ہوتا ہے۔ میں نے وہیں پڑا ہوا ایک اخبار اٹھایا اور ایک گوشے میں جاکر اسے ماچس سے آگ لگا دی۔ دھواں پھیلتے ہی ایک ہنگامہ اور بھگدڑ سی مچ گئی۔ سب آگ بجھانے دوڑ پڑے۔ میں جلدی سے کاؤنٹر پر گیا اور وہاں بیٹھی لڑکی سے کہا کہ وہ اسپنسر کی سیکریٹری سے میری بات کرا دے۔ یہ لڑکی بھی کم ہوشیار نہیں تھی۔ پوچھنے لگی کہ کیا تمہارا اپائنٹمنٹ ہے۔ میں اب ان دفتری رکاوٹوں سے تنگ آچکا تھا۔

"دیکھو لڑکی!" میں نے سخت لہجے میں کہا۔ "جو بھی اسپنسر کی سیکریٹری ہو اسے فون کرو اور کہو کہ نک میسن باہر کھڑا ہے اور اگر مجھے مزید انتظار کرایا گیا تو مجھے غصہ بھی آسکتا ہے۔"

لڑکی نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ غالباً سوچ رہی تھی کہ میں بلف کر رہا ہوں یا میری دھمکی میں کوئی وزن ہے۔ آخر اس نے ریسیور اٹھا کر کوئی نمبر ڈائل کیا۔ کچھ بات کی پھر مجھ سے کہا کہ میں دائیں جانب کمرا نمبر ۲۶ میں چلا جاؤں۔ میں نے آگے بڑھ کر کمرا نمبر ۲۶ کے دروازے پر دستک دی اور اندر داخل ہوگیا۔ ایک چھوٹے سے کمرے میں سامنے میز پر ایک بہت حسین بھورے بالوں والی حسینہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے انداز سے ظاہر تھا کہ وہ محض خوبصورت ہی نہیں ہے بلکہ ذہین، معاملہ فہم اور خود اعتماد بھی ہے۔

"مسٹر میسن!" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"درست ہے۔" میں نے بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔ "اور میں مسٹر اسپنسر سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"وہ مصروف ہیں اور تم ان سے اپائنٹمنٹ کے بغیر نہیں مل سکتے۔" وہ بولی۔ میں نے اسے غور سے دیکھا۔ اس میں کوئی بات تھی جو مجھے اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔

"اگر تم یہ بتا سکو کہ کیا کام ہے تو میں کوشش کروں گی کہ......"

"دراصل بات کچھ الجھی ہوئی ہے مس...... مس......" میں توقع کر رہا تھا کہ وہ اپنا نام بتائے گی مگر وہ خاموش بیٹھی رہی۔ تب میں نے اچانک ایک فیصلہ کیا۔ "میرا خیال ہے کہ میں اور تم کہیں لنچ کھانے چلیں۔ وہاں یہ باتیں بھی ہو جائیں گی۔ اس وقت ایک بجا ہے لنچ کا ٹائم بھی ہو چکا ہے۔ مجھے بہت کچھ کہنا ہے اور شاید تم مجھے یہ مشورہ دے سکو کہ مجھے اسپنسر سے ملنا بھی چاہیے یا نہیں۔"

اس نے میری طرف غور سے دیکھا۔ کچھ سوچا اور جیسے ایک دم فیصلہ کرتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

"اچھی بات ہے مسٹر میسن آؤ لنچ کے لیے چلیں۔"

ہم نیچے اترے۔ ایک ٹیکسی روکی، اسے سلوپی جوز ریسٹورنٹ چلنے کے لیے کہا۔ ٹیکسی میں باتیں شروع ہوئیں تو اس نے بتایا کہ اس کا نام مارڈی جیکسن ہے۔ میں نے ایک سگریٹ اسے دیا ایک خود سُلگایا۔

"تم اسپنسر کی سیکریٹری ہو نا!"

"جی ہاں اور تم غالباً اخبارات میں آرٹیکل لکھا کرتے ہو؟"

اور اس طرح بات سے بات نکلتی رہی۔ میں اس سے قدرے ہٹ کر بیٹھا تھا اور یہ پہلی بار ہو رہا تھا کہ میں ایک لڑکی کے ساتھ ٹیکسی میں اسے بغیر چھیڑے سفر کر رہا تھا۔ ریسٹورنٹ کافی بھرا ہوا تھا لیکن ہیڈ ویٹر مجھے جانتا تھا۔ اس نے ایک جانب اشارہ کیا۔ ہم وہاں گئے۔ واقعی ایک میز خالی تھی۔ ہیڈ ویٹر جیسے مارڈی پر قربان ہوا جا رہا تھا۔ میں نے اسے کھانے کا آرڈر دیا۔

کھانا آگیا تو کھانے کے دوران کام کی باتیں شروع ہوئیں۔

"بہتر ہوگا کہ میں کھل کر بات کروں۔" میں نے کہا۔ "کیا تم واسی نامی ایک شخص کو جانتی ہو۔" مارڈی یہ سن کر چونکی۔

"تمہارے ردِّعمل سے پتا لگتا ہے کہ جانتی ہو۔" میں نے اپنی بات جاری رکھی۔ "یہ وہ ہی آدمی ہے جسے کل رات موت کی سزا دی گئی ہے۔ میں اس آدمی سے اور اس سے جو حالات وابستہ ہیں ان سے دلچسپی رکھتا ہوں۔ کیا تم مجھے اس کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہو؟"

"میں!" مارڈی نے حیرت سے کہا۔ "لیکن میں تمہیں کوئی بات کیوں بتاؤں۔ مزید یہ کہ تم کس قسم کی معلومات چاہتے ہو؟"

"شاید میرا خیال غلط تھا۔ چھوڑو جانے دو۔"

"نہیں۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ تمہیں یہ خیال کیسے آیا کہ میں تمہیں کچھ بتا سکتی ہوں۔"

"میں نے کہا نا کہ میرا خیال غلط تھا۔ ظاہر ہے تم جیسی لڑکی واسی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہوگی۔ میں معذرت خواہ ہوں۔"

"مگر تم نے میرے سوال کا جواب پھر بھی نہیں دیا۔" مارڈی مسکرائی۔

"اب تم میرے لیے مشکل پیدا نہ کرو۔ میں نے سوچا تھا شاید تم سے کچھ معلوم ہو جائے مگر میں نے غلط سوچا تھا اور میں بھی تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا کیونکہ سردست میں اسے اپنی حد تک رکھنا چاہتا ہوں۔ خیر تم مجھے یہ بتاؤ کہ میں اسپنسر سے کس طرح مل سکتا ہوں؟"

"مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں آئی۔ تم نے کہا تھا کہ کچھ بات کرنا چاہتے ہو۔ میرا تعلق میکنزی فیبرک سے ہے فطری طور پر میں نے سمجھا کہ تم کارپوریشن کے بارے میں ہی بات کرنا چاہتے ہو مگر

تم نے ایک شخص واسی کی بات چھیڑ دی۔ کیا یہ کوئی عامیانہ مذاق تھا؟"

"یہ مذاق نہیں تھا۔ میں بے حد سنجیدہ ہوں۔" میں نے کہا۔ "مگر میری پوزیشن ایسی ہے کہ اس کی وضاحت نہیں کر سکتا۔"

"اس صورت میں مسٹر میسن مزید وقت ضائع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔" مارڈی کرسی سے کھڑی ہوگئی۔

"ناراض ہو کر مت جاؤ۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "میں سب کچھ بتائے دیتا ہوں۔"

وہ بیٹھ گئی اور میں نے اسے مختصر طور پر ساری داستان سنادی۔

"دس ہزار ڈالر کی رقم کے علاوہ۔" میں نے آخر میں کہا۔ "واسی کو ایک سازش کے ذریعے پھانسنے کے امکان سے مجھے دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ اس سے ایک سنسنی خیز کہانی سامنے آسکتی ہے۔"

"مگر مجھے امید نہیں کہ مسٹر اسپنسر ایسا کر سکتے ہیں۔"

"تب پھر اسے واسی جیسے گن مین کو ملازم رکھنے کی کیا ضرورت تھی اور میکنزی فیرک کے ایک عہدے دار کو کاز جیسے ٹھگ سے تعلقات رکھنے میں کیا دلچسپی تھی۔"

"لگتا ہے تم اس بارے میں اس سے کہیں زیادہ جانتے ہو جتنا مجھے بتایا ہے۔"

"شاید ایسا ہی ہو لیکن تمہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ قتل کی واردات ہے اور جو افراد اس میں مددگار بنے ہوں یا اس کے بارے میں معلومات رکھتے ہوں کسی رعایت کے مستحق نہیں ہوں گے۔"

"میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔" مارڈی ہچکچاتے ہوئے بولی۔ میری باتوں سے وہ کچھ پریشان لگ رہی تھی۔ "کم سے کم ابھی نہیں کر سکتی۔"

"چلو تو بعد میں سہی۔"

کھانا ختم ہوا، کافی آگئی پھر میں نے بل ادا کیا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ اسپنسر سے مل ہی لوں۔ شاید اس کی زبان سے کچھ اگلوا سکوں۔" میں نے کہا۔

"کیا تمہارے خیال میں یہ مناسب نہیں ہوگا کہ اس معاملے کو نہ چھیڑا جائے۔" مارڈی نے کہا۔

"مگر ایک صحافی کی حیثیت سے میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ مجھے ایک حیرت انگیز اور سنسنی خیز کہانی ہاتھ لگنے کی توقع ہے۔"

"لیکن شاید یہ معاملہ تمہارے بس سے باہر ہو۔"

"مطلب یہ کہ میں ایک چھوٹا آدمی ہوں اور اس معاملے سے بڑے بڑے لوگ متعلق ہیں۔ تو مجھے ٹانگ اڑانے کی سزا دی جاسکتی ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "فرض کرو میری جگہ تم ہوتیں تو اس معاملے کو کیسے سنبھالتیں؟"

"میں اس وقت تک کوئی قدم نہ اٹھاتی۔" مارڈی نے بلا تامل جواب دیا۔ "جب تک یہ نہ معلوم کر لیتی کہ وہ کون عورت ہے جس نے تمہیں فون کیا تھا اور یہ کہ وہ تمہیں اتنی رقم کیوں دے رہی ہے۔ اس تحقیقات سے اس کا اپنا کیا مفاد وابستہ ہے؟"

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو مگر اس عورت کو تلاش کرنا آسان کام نہیں۔ محض فون پر ایک آواز سن کر بولنے والے کا پتا کیسے لگایا جاسکتا ہے۔"

مارڈی نے اپنی رسٹ واچ دیکھی اور جلدی سے کھڑی ہوگئی۔

"مجھے اب چلنا چاہیے۔ تمہارے لنچ کا شکریہ۔" اس نے کہا۔

میں اور مارڈی ریسٹورنٹ سے باہر نکلے۔ میں نے ایک ٹیکسی روکی۔ مارڈی نے اندر بیٹھتے ہوئے کہا کہ اب میں دوبارہ آفس نہ آؤں تو اچھا ہے۔ نیز جلد بازی میں کوئی قدم نہ اٹھاؤں۔ اچھی طرح ہر پہلو پر غور کرلوں۔ خاص طور سے پہلے اس عورت کو ضرور تلاش کرلوں۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ٹیکسی آگے بڑھ گئی۔ اچانک سڑک کی دوسری جانب میں نے ایرل کاز کو کھڑے دیکھا وہ سگریٹ پی رہا تھا۔ اس نے بھی میری طرف دیکھا۔ سگریٹ کا ٹوٹا میری طرف اچھال دیا اور پھر اس جانب چل دیا جس طرف مارڈی کی ٹیکسی گئی تھی۔

○☆○

میں کافی تاخیر سے ہوچھا کلب پہنچا۔ مارڈی کی روانگی کے بعد غیر متوقع طور پر ایرل کاز کو دیکھ کر میں کافی دیر تک سڑکوں پر گھومتا رہا اور سوچتا رہا مگر کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی لیکن میں نے یہ فیصلہ ضرور کرلیا کہ اسپنسر سے ملاقات کرنے دوسرے الفاظ میں اسے یہ بتانے سے پہلے کہ میں اس کیس کی تحقیقات کر رہا ہوں، تھوڑا انتظار اور کرلوں تو اچھا ہے۔ پھر گھر پہنچ کر اخبار میں دینے کے لیے ایک آرٹیکل لکھا۔ فارغ ہوا تو رات کے دس بج چکے تھے۔ میں نے سوچا کہ ہوچھا کلب جاکر واسی کی محبوبہ کو دیکھا جائے کہ وہ کیسی ہے۔ میں اندر جاکر ایک گوشے میں پڑی ہوئی میز پر بیٹھ گیا۔ رائی مشروب کا آرڈر دیا اور وقت گزارنے کے لیے اخبار پڑھنے لگا۔ جگہ کافی بھری ہوئی تھی۔ لڑکیاں بھی کوئی خاص نہیں تھیں۔ آدھے گھنٹے تک جب کوئی ایسی لڑکی نظر نہیں آئی جو ذرا دلچسپ معلوم ہوتی تو میں سوچنے لگا کہ آخر میں یہاں بیٹھا کیا کر رہا ہوں۔ میں نے ایک ویٹر کو اشارے سے بلایا اور جیب سے پانچ ڈالر کا نوٹ نکالا۔ ویٹر اسے لالچی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"میں ایک لڑکی کی تلاش میں ہوں جو اکثر یہاں آتی ہے۔ شاید تم بتا سکو کہ وہ کہاں ملے گی۔"

"ضرور۔" ویٹر کی نظریں بدستور نوٹ پر جمی تھیں۔ "اس کا نام کیا ہے؟"

"وہ بلونڈی کہلاتی ہے اور آس پاس کے علاقے میں گھوم کر

گاہک تلاش کرتی ہے۔"

"میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔" ویٹر مسکرانے لگا۔ "وہ آئی تھی مگر پھر شکار کی تلاش میں نکل گئی۔"

"وہ مجھے کہاں ملے گی؟" میں نے نوٹ ویٹر کو دے دیا۔

"دسویں سڑک کے موڑ پر۔" ویٹر نے جواب دیا۔

"شکریہ۔" میں کھڑا ہو گیا۔ "میں اس سے پہلے کبھی نہیں ملا اسے پہچاننے میں دشواری تو نہیں ہو گی۔"

"بالکل نہیں۔ اس کا قد لمبا ہے۔ سیاہ کپڑے پہنتی ہے۔"

میں باہر روڈ پر آگیا۔ طویل قامت لڑکی جو سیاہ لباس پہنتی ہے۔ سنسنی کی ایک لہر سی میرے جسم میں پھیل گئی مگر جب تک میں اسے دیکھ نہ لوں مزید کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ دسویں اسٹریٹ کا موڑ بالکل سنسان تھا۔ پوری گلی نیم تاریک تھی۔ بجلی کے کھمبے لگے تھے مگر کافی فاصلے سے۔ اس جگہ شکار ملنے کا کیا امکان ہو سکتا تھا مگر ظاہر ہے بلونڈی ہی اس بارے میں بہتر سمجھ سکتی تھی۔ میں نے سگریٹ سُلگایا اور وہیں کھڑے رہ کر انتظار کیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد وہ تاریکی سے نمودار ہوئی اور میری طرف آنے لگی۔ قریب آنے پر میری ناک میں جس سینٹ کی خوشبو آئی وہ وہی تھا جسے میں نے صبح اپنے کمرے میں محسوس کیا تھا۔ گویا یہ وہی لڑکی تھی جو میرے پانچ ہزار ڈالر چُرا کر لے گئی تھی۔

"ہیلو۔" وہ میرے قریب آکر رک گئی۔ اس کا قد تقریباً میرے برابر تھا۔

"ہیلو۔" میں نے جواب دیا۔ "کیا حال ہیں؟"

"کیا تم میرے ساتھ میرے گھر چل رہے ہو؟" وہ مسکرائی۔

"ضرور۔ میں بڑی دیر سے تم جیسی لڑکی کی تلاش میں تھا۔"

"تو پھر چلو۔"

ہم گلی میں چلنے لگے۔ میں کچھ نہ کچھ کہنے کے خیال سے بولا۔

"جو سینٹ تم لگاتی ہو۔ اس کی خوشبو مجھے بہت پسند آئی۔ یہ فضا میں دیر تک قائم رہتی ہے۔ مجھے امید ہے تم جہاں بھی جاتی ہو گی اپنی یہ نشانی چھوڑ آتی ہو گی۔"

"بڑی عجیب بات کہی تم نے۔" اس کی رفتار قدرے بے ترتیب ہوئی۔

"میں خود بھی بڑا عجیب آدمی ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

وہ ایک دروازے کے سامنے رک گئی۔ دروازے پر پیتل کی نیم پلیٹ لگی تھی جس پر لکھا تھا آنڈے کرش۔

"بہت خوب، تم نے دروازے پر اپنا نام بھی لکھ رکھا ہے۔"

"ہاں تاکہ تم دوبارہ آؤ تو مجھے تلاش کرنے میں مشکل نہ ہو۔"

دروازے کے سامنے ہی زینہ تھا۔ ہم سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ دو اور دروازے ملے، ان پر بھی نام کی تختیاں لگی تھیں۔ مزید کچھ سیڑھیاں طے کر کے وہ ایک دروازے کے سامنے رک گئی۔

"لو میرا گھر آگیا۔" اس نے دروازہ کھولا۔ ہم اندر داخل ہوئے۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرا تھا جس میں ڈبل بیڈ کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ میں اس کے پاس سے گزر کر کمرے کے آخر تک پہنچ گیا۔ بیڈ میرے اور اس کے درمیان تھا۔ اپنی طرف سے اس نے کمرے کو آراستہ کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔ اس نے اپنا ہیٹ اتار کر ایک طرف رکھ دیا۔ میں نے بھی اپنا ہیٹ اتار دیا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ وہ ابھی آئی کہہ کر چلی گئی اور پھر جو واپس آئی تو تقریباً عریاں تھی، جسم پر صرف ایک باریک سا گاؤن پہن رکھا تھا۔ وہ بستر پر بیٹھ گئی۔

"اب تم مجھے میرا تحفہ دے دو۔" وہ بولی۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو۔" میں نے جواب دیا۔ "ادائیگی مجھے نہیں تمہیں کرنا ہے۔"

"کیا مطلب؟" اس کی آنکھوں میں سختی کا تاثر ابھرا۔

"بالکل وہ ہی جو میں نے کہا مگر بہتر ہو گا کہ پہلے ہم متعارف ہو جائیں۔ میرا نام نک میسن ہے۔"

ایک پل کے لیے اس کے تاثرات سے حیرت اور خوف ظاہر ہوا مگر جلد ہی سنبھل گئی۔

"تم نے شراب تو نہیں پی رکھی ہے۔" اس نے ایک تکیہ اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔

"بہتر ہو گا کہ تم یہ اداکاری کرنا چھوڑ دو۔" میں نے کہا۔ وہ اٹھی۔ دروازے کی طرف گئی۔

"تم پاگل ہو۔ یہاں سے نکل جاؤ۔"

"انجان بننے کی کوشش مت کرو۔ آج صبح تم میرے اپارٹمنٹ میں آئیں اور میرے پانچ ہزار ڈالر چُرا کر لے گئیں۔ وہ مجھے واپس کر دو۔"

"تم واقعی پاگل ہو۔ میں نے پہلے تمہیں کبھی نہیں دیکھا اور نہ یہ جانتی ہوں کہ تم کہاں رہتے ہو۔"

"سنو بے بی۔" میں نے نرمی سے کہا۔ "ایسی باتوں سے کوئی فائدہ نہیں۔ بہتر ہو گا کہ میری رقم واپس دے دو۔ سخت بننے یا مزاحمت کرنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ میں ایک ہاتھ سے تمہاری گردن توڑ سکتا ہوں۔"

وہ ہچکچائی۔ کندھے جھٹکے۔

"اگر تم اتنے ہی غصے میں ہو تو بہتر ہو گا کہ میں رقم واپس دے دوں۔"

وہ ایک الماری تک گئی۔ اسے کھولا۔ دراز باہر نکال رہی تھی کہ میں نے جھپٹ کر اسے دبوچ لیا اور گھسیٹ کر الماری سے دور کر دیا۔ نیم وا دراز میں ایک ریوالور صاف نظر آ رہا تھا۔ وہ دونوں ہاتھ ہلاتی میری طرف لپکی۔ میں نے بچنے کی کوشش کی مگر کامیاب

نہیں ہو سکا۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے الجھ کر فرش پر گرے۔ وہ اپنے لمبے ناخنوں سے میرا منہ نوچنے کی کوشش کر رہی تھی۔ میں نے اس کی دونوں کلائیاں پکڑ لیں۔ اس نے اپنا سر میرے چہرے پر مارا۔ میں نے اپنی ناک سے خون نکلتے محسوس کر لیا' میں نے اسے جھٹک کر دور پھینکا اور جلدی سے کھڑا ہو گیا۔

"بات بڑھانے کی کوشش مت کرو مین۔" دروازے کی جانب سے ایک آواز آئی۔ میں نے جلدی سے پلٹ کر دیکھا۔

ایرل کاز کھلے دروازے میں کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں دبے ریوالور کی نال میری جانب اٹھی ہوئی تھی۔

○☆○

مجھے حیرت ہوئی۔ ایرل کاز یہاں کیا کر رہا ہے۔ واسی کی محبوبہ سے اس کا کیا تعلق ہے۔ میں بستر پر بیٹھ گیا۔

"ریوالور الگ رکھ کر بات کرو۔" میں نے کہا۔ "یہ میرا اور بلونڈی کا ذاتی معاملہ ہے۔ مجھے کوئی بیرونی مداخلت گوارا نہیں ہوگی۔"

"تم باتیں بہت کرتے ہو۔" کاز نے جواب دیا۔ "اپنا منہ بند رکھو۔ بس میرے سوالات کا جواب دیتے جاؤ۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"بڑا آسان سوال ہے۔" میں مسکرایا۔ "کوئی بھی آدمی یہاں کیوں آتا ہے؟"

کاز نے اپنی جیب سے ایک خلال نکالا اور اسے دانتوں سے دبا کر کچھ سوچنے لگا۔ "اگر تم نے میری بات کا سیدھا جواب نہیں دیا تو مشکل میں پڑ جاؤ گے۔"

"عقل سے کام لو کاز۔ تم میرے ساتھ کوئی ایسی حرکت نہیں کر سکتے۔" میں نے کہا۔ "میں تمہارا اس شہر میں رہنا دو بھر کر دوں گا۔"

"تم کچھ نہیں کر سکتے۔ بہتر ہو گا کہ سیدھی طرح بتا دو یہاں کیوں آئے تھے؟"

"میرا خیال ہے اب مجھے چلنا چاہیے۔" میں کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھ جاؤ۔"

"کوئی فائدہ نہیں۔ ہماری گفتگو بے نتیجہ رہے گی۔" میں نے قدم بڑھایا۔

"بات مت بڑھاؤ۔ میں فوری طور پر تمہیں مارنا نہیں چاہتا۔"

میں اب کاز کی بکواس سے تنگ آ چکا تھا۔ مجھے اندازہ تھا کہ وہ مجھے یہاں نہیں مار سکتا۔ سڑک قریب ہی تھی اور ریوالور کا دھماکا دور تک سنا جاتا۔ ممکن تھا کاز نے بلونڈی کو اشارہ کیا ہو یا اس نے خود ہی کچھ کرنے کا ارادہ کر لیا ہو۔ میری نظریں کاز کے ریوالور پر جمی ہوئی تھیں۔ میں اس پر اچانک حملہ کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اچانک کسی سخت چیز سے میرے سر پر ضرب لگائی گئی۔ میں گھٹنوں کے بل گر گیا۔ میں نے کاز کی آواز سنی۔

"اب اور مت مارنا' میں اس سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔"

کسی نے میرے بازو پکڑ لیے۔ انہیں پیچھے کی طرف لے گیا۔ میری کلائیاں باندھ دی گئیں پھر مجھے بستر پر پھینک دیا گیا۔ میں نے اٹھنے کی کوشش کی تو کسی نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ کر دوبارہ بستر پر گرا دیا۔ میرے اوسان بحال ہوئے اور میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ بیڈ کے پاس کھڑا مجھے گھور رہا تھا۔ بلونڈی کچھ غیر متعلق انداز میں ایک طرف کھڑی تھی۔ کاز نے مجھے مخاطب کیا۔

"یہ کیا معاملہ ہے؟"

"یہ پاگل ہے۔ یہاں آ کر مجھ سے کہنے لگا کہ میں اس کے پانچ ہزار ڈالر چرا لائی ہوں۔" بلونڈی نے جواب دیا۔

"دیکھو مسٹر۔" کاز مجھ پر جھکا۔ "کچھ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اس کے بعد کچھ تم مجھے بتاؤ گے۔ تمہاری رقم واقعی میرے پاس ہے اور جیسا تمہارا خیال ہے اسے بلونڈی لائی تھی۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو؟" بلونڈی نے تیزی سے کہا۔

"شٹ اپ۔" کاز نے سخت لہجے میں کہا۔ "میں اس معاملے کو سنبھال رہا ہوں۔ میں اس شخص کو بتانا چاہتا ہوں کہ اب اس کی پوزیشن کیا ہے۔" اس نے میری طرف دیکھا۔ "ہم لوگ کچھ عرصے سے تمہاری نگرانی کر رہے ہیں۔ تم واسی کو موت کی سزا پاتے دیکھنے گئے تھے نا!"

"تو پھر کیا ہوا؟"

"ہمیں یہ معلوم کرنے سے دلچسپی ہے کہ تمہیں وہاں کس نے بھیجا تھا۔ ہمیں تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ تمہیں کس نے رقم دینے کے لیے کہا تھا۔"

میں نے بلونڈی کی طرف دیکھا۔ بات کچھ کچھ سمجھ میں آ رہی تھی۔

"میرا خیال تھا کہ تمہیں واسی سے محبت تھی مگر میں غلطی پر تھا۔ واسی کو اس قتل میں پھانسا گیا تھا اور تم یہ بات جانتی ہو۔ یہ آدمی واسی کا دوست نہیں ہے پھر تم اس کے ساتھ کام کیوں کر رہی ہو؟"

"یہ بات چھوڑو۔" بلونڈی نے تیزی سے کہا۔ "اور یہ بتاؤ کہ وہ پانچ ہزار ڈالر تمہیں کس نے بھیجے تھے۔ ہم یہ ہی معلوم کرنا چاہتے ہیں۔"

"میں نہیں بتا سکتا کیونکہ مجھے خود معلوم نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "مجھے تو بس ایک خط ملا تھا جس میں مجھے پانچ ہزار ڈالر دینے کا وعدہ کیا گیا تھا بشرطیکہ میں اس سازش کو بے نقاب کر دوں جس میں واسی کو پھانسا گیا تھا۔ میں واسی کی موت کا منظر دیکھنے گیا مگر اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔ پانچ ہزار ڈالر شاید مجھے اسی لیے بھیجے گئے تھے کہ ان سے میری حوصلہ افزائی ہو مگر وہ تم لے آئیں۔ بس

یہ ہے ساری بات۔"
میں نے یہ نہیں بتایا کہ مجھ سے کس نے فون پر بات کی تھی۔ میں انہیں یہ بتانا نہیں چاہتا تھا کہ وہ کوئی عورت تھی۔
"بس اتنی سی بات تھی۔" ایرل کاز نے پوچھا۔ میں نے اثبات میں سر ہلایا۔
"کیا ہو گیا ہے تمہیں ایرل۔" بلونڈی بولی۔ "تم اس پر سختی کیوں نہیں کرتے۔ اس نرم رویے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔"
"آخر تم مجھ سے کیا کہلوانا چاہتے ہو۔" مجھے اب اندازہ ہو رہا تھا کہ بلونڈی کتنی خطرناک عورت ہے۔ "جو بات مجھے معلوم ہی نہیں وہ تمہیں کیسے بتا سکتا ہوں۔"
"اچھی بات ہے۔" آخر کاز نے کہا۔ "اب تم جا سکتے ہو لیکن تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ اس جگہ سے دور رہو۔ اب تمہیں وہ پانچ ہزار ڈالر نہیں مل سکتے اور ہاں پولیس کو بھی کچھ مت بتانا۔ سمجھ گئے!"
"تمہارا دماغ چل گیا ہے۔" بلونڈی نے تیزی سے کہا۔ "تم نے دیکھا نہیں کہ اس نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔"
"اپنی ٹانگ مت اڑاؤ۔" کاز کو غصہ آگیا۔ "اس معاملے کو میں دیکھ رہا ہوں۔ اس لیے اپنا منہ بند رکھو۔"
بلونڈی کندھے جھٹک کر باتھ روم میں چلی گئی۔ کاز نے اسے جاتے دیکھا پھر مجھ سے بولا۔ "اسے تم پر بہت غصہ ہے۔ میں تمہاری جگہ ہوتا تو آئندہ اس سے دور رہتا۔ اسے ایک بار غصہ آجائے تو پھر نہیں جاتا۔ میری بات مانو واسی کے معاملے سے الگ رہو۔ یہ تمہاری سلامتی کے لیے خطرناک ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ تم جیسا آدمی کسی مصیبت میں گرفتار ہو۔ ہم تمہارے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں۔ تم بذاتِ خود بُرے نہیں ہو۔ میرے ساتھیوں کا خیال ہے کہ تم شریف آدمی ہو۔ میں ان کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں مگر شریف آدمی ہی بنے رہنا۔"
"کیا مطلب؟"
"مطلب یہ ہے کہ واسی کے بارے میں سب کچھ بھول جاؤ۔ بس اخبارات میں آرٹیکل لکھتے رہو۔ یہ بھی فراموش کر دو کہ تم نے کبھی مجھے یا بلونڈی کو دیکھا تھا۔"
"فرض کرو ایسا نہ کر سکوں تو کیا ہوگا؟"
"تو حادثے ہوتے ہی رہتے ہیں۔ تم بھی جانتے ہو۔ جو لوگ یہ کھیل کھیل رہے ہیں بہت بڑے اور بارسوخ آدمی ہیں۔ وہ چاہیں تو تمہیں بھی کوئی حادثہ پیش آسکتا ہے۔"
"میں ضرور تمہارے مشورے پر غور کروں گا۔" میں کھڑا ہو گیا۔ کاز نے میرے ہاتھ کھول دیے۔ میں نے اپنا ہیٹ اٹھایا۔ "اچھا اب میں چلتا ہوں۔ میری طرف سے تم بلونڈی کو گڈ نائٹ کہہ دینا۔ میری حالت ایسی نہیں کہ ایسا کر سکوں۔"
"ضرور۔" کاز نے سر ہلایا۔ اسے شاید میرا مذاق سمجھ میں ہی نہیں آیا۔ "میں اس سے کہہ دوں گا۔"
میں دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ مجھے شدت سے ایک ڈرنک کی طلب تھی۔ میری ناک میں درد ہو رہا تھا اور سیدھی آنکھ سُوج کر بند ہونے لگی تھی۔ گلی سے نکل کر میں نے ایک ٹیکسی پکڑی اور اپنے اپارٹمنٹ کے قریب ایک بار پر اتر گیا۔ بارمین نے مجھے غور سے دیکھا مگر کچھ بولا نہیں۔ برین کا دوسرا گلاس پینے کے بعد میری حالت کچھ بہتر ہوئی۔ میں نے آئندہ کے لیے عورتوں سے ہاتھا پائی کرنا اپنے مشاغل کی فہرست سے خارج کر دیا۔ اگرچہ مجھے پانچ ہزار ڈالر واپس نہیں ملے مگر بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئیں۔ اب مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ واسی کو بڑے اہتمام کے ساتھ ڈبل کراس کیا گیا تھا۔ اگر اس کی محبوبہ دشمنوں سے مل چکی تھی تو پھر وہ کیسے بچ سکتا تھا۔ کہا یہ گیا تھا کہ بلونڈی کی وجہ سے ہی رجنڈ قتل کیا گیا تھا۔ شاید ان لوگوں نے بلونڈی کو بھاری رقم دے کر واسی کے خلاف گواہی دلوائی تھی۔ مجھے یہ پہلو بھی دیکھنا ہوگا لیکن میرے مقابلے میں بڑے خطرناک لوگ تھے۔ اس جھگڑے میں پڑنے سے مجھے کیا حاصل ہوگا۔ اب تک کیا حاصل ہوا تھا۔ ایک زخمی ناک ایک سُوجی ہوئی آنکھ اور اگر مجھے جلد ہی کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملا جو اس سازش کو بے نقاب کر سکے تو مجھے نقصان پہنچ سکتا تھا۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ میں اس کیس سے دست بردار ہو جاؤں۔ برین کے چار گلاس پینے کے بعد میرا فیصلہ یہ ہی تھا کہ گھر جاؤں اور سب کچھ بھول جاؤں۔ دفعتاً مجھے مارڈی کا خیال آیا اور اس کے خیال نے بڑی تسکین دی۔ وہ میری آئیڈیل لڑکی تھی۔ میں نے سوچ لیا کہ کل اسے میں لنچ پر لے جاؤں گا۔
اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ اندر قدم رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں نے ریسیور اٹھا لیا۔ دوسری جانب سے اسی عورت کی آواز سنائی دی۔
"میں نے تمہیں پانچ ہزار......"
"میں جانتا ہوں۔" میں نے بات کاٹ دی۔ "اور جب سے تم نے وہ رقم بھیجی ہے مجھ پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ شاید تمہیں خود اندازہ نہیں تھا کہ مجھے کہاں دھکا دے رہی ہو۔ پہلے واسی کی محبوبہ نے میرے پانچ ہزار ڈالر چُرا لیے پھر جب میں اس سے ملنے اس کے گھر گیا تو اس نے میری مرمت کر دی۔ اس کے بعد ایرل کاز...... اسپنسر کا گن مین نمودار ہوا اور ریوالور کی زد پر لے کر مجھے دھمکی دی کہ اگر میں اس معاملے سے الگ نہیں رہا تو مجھے ٹھکانے لگا دیا جائے گا۔"
دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔
"اور مزید یہ بات بے بی کہ میں اس جھگڑے سے بھر پایا۔ اب مجھے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ چنانچہ تم بھی میرا پیچھا چھوڑ دو۔"
"تو اب تمہیں کوئی دلچسپی نہیں رہی!" اس کا لہجہ بڑا سرد تھا۔
"تم نے ٹھیک سمجھا۔"

"لیکن مسٹر میسن تم ضرور دلچسپی لو گے!" اس نے کہا۔ "یقین کرو کہ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ تم دلچسپی لینے پر مجبور ہو جاؤ گے۔" اور اس کے بعد ریسیور خاموش ہو گیا۔

○☆○

دوسری صبح اٹھ کر میں نے سب سے پہلے اپنے چہرے کا جائزہ لیا۔ ناک پھول کر دگنی ہو گئی تھی اور سیدھی آنکھ بالکل بند تھی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے میں نے جو لوئیس سے باکسنگ کا مقابلہ کیا ہو۔ مجھے بہت غصہ آیا۔ اس چہرے کے ساتھ مارڈی کو لنچ پر لے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ سگریٹ سلگا کر میں سوچنے لگا' اگر مارڈی سے میری شادی ہو گئی ہوتی تب کوئی بات نہیں تھی بلکہ شاید اس وقت وہ میری تیمارداری کر رہی ہوتی۔ اس تصور کے ساتھ ہی مجھے اپنی حماقت پر ہنسی آ گئی۔ میں اور مارڈی سے شادی' کیسا انقلاب تھا! میں تو اس سے پہلے شادی شدہ لوگوں کا مذاق اڑاتا تھا کہ وہ زندگی بھر کے لیے ایک ہی عورت کے پابند ہو جاتے ہیں اور اب میں ہی شادی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

میں اٹھا۔ شیو بنایا' غسل کیا' کپڑے پہن رہا تھا کہ دروازے کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں نے دروازہ کھولا۔ سامنے ایکی کھڑا تھا۔ اس کی آنکھیں جوش سے چمک رہی تھیں۔ مجھے ایک طرف ہٹا کر وہ اندر داخل ہوا۔ سامنے ہی شراب کی بوتل رکھی تھی۔ اس نے جھپٹ کر اٹھائی اور غٹاغٹ پینے لگا۔ جتنی شراب باقی تھی اسے ختم کر کے تعریف کرتے ہوئے خالی بوتل واپس رکھ دی۔

"اس قدر جوش میں کیوں ہو؟" میں نے پوچھا۔

"مجھے ایک کام......" وہ کہتے کہتے رک گیا' شاید پہلی مرتبہ میرے چہرے کو غور سے دیکھا۔ "ارے یہ تمہارے چہرے کو کیا ہوا ہے؟"

"رات کسی سے جھگڑا ہو گیا تھا۔" ایکی کو اصل بات بتانے کا مطلب اپنا مذاق اڑوانا تھا۔ "مگر میں نے بھی ان غنڈوں کی خوب مرمت کی۔"

"اور اکیلے ان سب کو مار بھگایا۔" ایکی ہنسنے لگا۔ "میں جانتا ہوں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔"

"اگر تمہیں یقین نہ آئے تو بتانے سے فائدہ بھی کیا ہے۔" میں نے کہا۔ "مگر بات مت ٹالو۔ تم کیا کہہ رہے تھے؟"

"میرے پاس تمہارے لیے تھوڑا سا کام ہے۔ ایک سو ڈالر کمانے کے بارے میں کیا خیال ہے؟" ایکی نے کہا۔

ایکی کسی کو سو ڈالر دینے پر آمادہ ہو جائے۔ کچھ انہونی سی بات تھی۔

"کیا کرنا ہو گا؟" میں نے پوچھا

"تم کرنل کینڈی کو جانتے ہو؟" ایکی نے سوال کیا۔

"تمہیں یہ پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔" میں نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں کرنل کو بخوبی جانتا ہوں۔"

"اور اس سے گہرے دوستانہ تعلقات بھی ہیں۔"

"آخر بات کیا ہے؟"

"ہم ایک مشکل میں پڑ گئے ہیں۔" ایکی نے بتایا۔ "ہمیں کرنل سے ملنا ہے اور بات بھی کرنا ہے۔"

"تو پھر میرے پاس کیوں آئے ہو؟"

"یہ محض ایک مشکل کھڑی کر رہا ہے۔ وہ کسی سے ملنا نہیں چاہتا۔ ہم نے سوچا کہ تم اسے آمادہ کر سکتے ہو۔"

مجھے کچھ ایسا محسوس ہوا جیسے اس سلسلے میں کوئی اچھی سی کہانی ہاتھ آ سکتی ہے۔ کرنل کینڈی ان دولت مند آدمیوں میں سے تھا کہ اپنی دولت شمار کرنے بیٹھے تو شمار نہ کر سکے۔ ایسا آدمی جو ایک دو ملین تو یونہی خرچ کر سکتا تھا۔ کچھ عرصے قبل میں نے ایک مصیبت سے نکلنے میں اسے مدد دی تھی۔ وہ کشتیوں کی دوڑ میں حصہ لے رہا تھا۔ محض ایک نکل کا کپ جیتنے کے لیے جبکہ وہ کپ تیار کرنے والی پوری فیکٹری خرید سکتا تھا مگر نہیں' وہ ایک متلاطم سمندر میں اتر کر کپ جیتنا چاہتا تھا۔ دوڑ شروع ہونے سے پہلے ہی اس کے ساتھی کا بازو ٹوٹ گیا۔ کرنل پریشان ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ کپ اس کے ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔ میں اتفاق سے موقع پر موجود تھا اور میں نے اسے اپنا تعاون پیش کر دیا پھر کسی نہ کسی طرح ہم وہ دوڑ جیت گئے۔ کرنل کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔ کرنل کینڈی کے کام آنا بڑی اہمیت رکھتا تھا۔ پہلے مہینے میں اس نے مجھے اس قدر تحائف بھیجے کہ میں تنگ آ گیا۔ میں نے اپنا پتا تبدیل کر دیا اور ایک طرح سے روپوش ہو گیا اور اب ایکی کہہ رہا تھا کہ میں اس سلسلے کو پھر سے شروع کر دوں۔

"جب تک تم مجھے اصل بات نہیں بتاؤ گے۔ میں کچھ نہیں کروں گا۔"

"یہ کام بہت جلدی انجام دینا ہے۔" ایکی نے جواب دیا۔ "میرے ساتھ چلو۔ میں راستے میں سب کچھ بتا دوں گا۔"

"کہاں چلنا ہو گا؟"

"کرنل اپنی لاج میں ہے۔"

میں جانتا تھا کہ پہاڑیوں میں کرنل کی ایک رہائش گاہ ہے جب وہ لوگوں سے دور بھاگنا چاہتا تھا تو وہاں چلا جاتا تھا۔ یہ جگہ شہر سے ساٹھ ستر میل کے فاصلے پہ تھی۔ میں خود کبھی وہاں نہیں گیا تھا مگر لوگوں سے اس کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔ میں لباس تو تبدیل کر ہی چکا تھا۔ اپنا ہیٹ اٹھایا اور ایکی کے ساتھ چل دیا۔ باہر ایک بڑی پیکارڈ کار کھڑی تھی۔ اس میں دو رپورٹر اور بھی بیٹھے ہوئے تھے' ایک کے پاس کیمرا بھی تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ کار تیزی سے آگے بڑھی۔ ایکی نے بتایا کہ اس کے باس نے خود مجھے ساتھ لے جانے کا مشورہ دیا تھا۔

"میں خود نہیں جانتا کہ اصل معاملہ کیا ہے۔" ایکی نے بتایا۔ "جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے وہ یہ کہ لاج کی ایک ملازمہ نے

فون کر کے بتایا کہ اس نے رات کے بارہ بجے ہیونی کمرے میں گولی چلنے کی آواز سنی ہے۔ وہ اتنی خوفزدہ تھی کہ خود جا کر دیکھنے کی ہمت نہیں کر سکی۔ پولیس وہاں گئی اور کچھ دیر اندر رہی۔ میرا خیال ہے کہ ہم لوگوں کو اس معاملے کی ہوا بھی نہ لگتی اگر اتفاق سے ایک رپورٹر اس وقت موجود نہیں ہوتا جب ملازمہ نے فون کیا تھا۔ اس نے رات کے ایڈیٹر کو بتایا۔ ایڈیٹر نے ایکن کو بھیجا مگر وہ کچھ معلوم نہیں کر سکا۔ اس نے مدد کے لیے فون کیا اور ایک کار بھر کے رپورٹر وہاں پہنچ گئے مگر کرنل سامنے نہیں آیا۔ ہم نے اسے فون کیا۔ اس نے بات کی لیکن جیسے ہی ہم نے سوالات شروع کیے اس نے ریسیور رکھ دیا۔ باس کرنل کی اخباری اہمیت سے واقف ہے۔ اس نے مجھے بھیج دیا۔ میں نے ایک گھنٹے تک کوشش کی مگر کرنل بات کرنے پر آمادہ نہیں ہوا تب باس نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں ساتھ لے کر جاؤں۔"

"پولیس کیا کہتی ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"کرنل نے کوئی بڑی رقم دے کر پولیس کو حقیقی واقعہ بتانے سے روک دیا ہے۔" ایکی نے کہا۔ "تب باس نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں کرنل کے گھر لے جاؤں۔ چنانچہ اب تمہیں سو ڈالر اس لیے دیے جا رہے ہیں کہ تم جاؤ اور معلوم کرو کہ حقیقت کیا ہے۔"

ایک سو ڈالر۔ کیا مذاق ہے! اگر میں اندر جانے میں کامیاب ہو گیا اور وہاں سچ مچ کوئی کہانی ہوگی تو اخبار گلوب کو سو ڈالر سے زیادہ خرچ کر کے وہ کہانی مجھ سے مل سکے گی۔ ہم نے کرنل کی لاج تک کا راستہ ایک گھنٹا پچاس منٹ میں طے کیا۔ لاج سڑک سے نظر نہیں آتی تھی۔ اونچے اونچے درختوں کی ایک قطار نے اسے چھپا رکھا تھا۔ آس پاس کا علاقہ بہت وسیع اور غیر آباد تھا۔ لاج سے کچھ ہی فاصلے پر سو فٹ چوڑا ایک دریا تھا جس کا پانی بڑی تیز رفتاری سے بہتا تھا۔ یہ ایک ایسی جگہ تھی کہ اگر میرے پاس اتنی دولت ہوتی تو میں خود بھی خریدنا پسند کرتا۔ ہم کار سے اترے اور اس پگڈنڈی پر آگے بڑھے جو لاج تک جاتی تھی۔ زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ آوازیں سننے میں آئیں۔ ایکی نے مسکراتے ہوئے بتایا کہ تمام رپورٹروں نے لاج کے باہر ڈیرا ڈال دیا ہے۔ وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا۔ آٹھ نو رپورٹروں نے لاج کو گھیر رکھا تھا۔ ہمیں دیکھ کر وہ تیزی سے ہماری طرف آئے۔

"تم پھر آگئے!" ایک رپورٹر مجھے دیکھتے ہی بولا۔ وہ واسی کی سزائے موت کے وقت بھی موجود تھا۔ ایکی نے اسے ڈانٹ کر خاموش کر دیا۔

رپورٹروں نے بتایا انہیں وہاں کوئی نظر نہیں آیا۔ اندر جانے کی کوشش کی مگر تمام دروازے کھڑکیاں بند ہیں اور ان میں سے کسی کو توڑے بغیر اندر جانا ممکن نہیں۔ لاج کے اندر ضرور کچھ ہو رہا ہے۔ جسے وہ جاننا چاہتے ہیں مگر پولیس کچھ بتانے پر تیار نہیں ہے۔ ایکی نے مجھ سے کہا کہ تم اندر جانے کی کوشش کرو۔ کامیاب ہو جاؤ تو کرنل کو آمادہ کرو کہ وہ رپورٹروں کو اندر آنے کی اجازت دے۔ میں نے تمام رپورٹروں سے کہا کہ وہ سب لاج کے سامنے سے ہٹ جائیں۔ ایسی جگہ رہیں جہاں سے نظر نہ آئیں، اس کے بغیر میں ان کی مدد نہیں کر سکتا۔ وہ خبر حاصل کرنے کے لیے اتنے بے تاب تھے کہ اگر میں انہیں دریا میں کودنے کو کہتا تو فوراً دوڑ پڑتے۔ جب وہ لاج سے دور ہٹ کر ادھر اُدھر چھپ گئے تو میں ہیونی دروازے تک گیا۔ اپنی نوٹ بک سے ایک صفحہ پھاڑ کر اس پر لکھا۔

"ممکن ہے اس پریشانی سے نکلنے میں، میں تمہاری مدد کر سکوں۔ نک مین۔"

میں نے گھنٹی بجائی اور کاغذ اس بکس میں ڈال دیا جو اسی مقصد کے لیے دروازے میں لگایا گیا تھا۔

کافی دیر کے بعد جبکہ میں مایوس ہونے لگا تھا۔ کرنل نے خود آکر دروازہ کھولا۔ میرا خیال تھا وہ بہت غصے میں ہوگا مگر ایسا نہیں تھا۔

"جلدی سے اندر آجاؤ۔" اس نے کہا۔

میں دروازے سے گزر کر ہال میں داخل ہوا۔ کرنل نے دروازہ بند کر دیا۔

"تمہیں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔" اس نے کہا۔ "آخر تم اچانک کہاں غائب ہو گئے تھے؟"

"ابھی یہ بات چھوڑو۔ اپنی بات کرو۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی بڑی پریشانی میں پھنس گئے ہو۔" میں نے کہا۔

"پریشانی۔" کرنل نے دُہرایا۔ "میں ایک ڈائنامائٹ پر بیٹھا ہوں۔ دیکھو مین مجھے اس مصیبت سے نکالنے میں تمہیں میری مدد کرنا پڑے گی۔"

"ضرور کیوں نہیں۔ میں آیا ہی اسی لیے ہوں۔"

"تب پھر اندر آجاؤ۔"

کرنل مجھے ایک دوسرے کمرے میں لے گیا جو بڑی خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا تھا۔ وہ ڈرنک بنانے لگا۔

"تمہیں یہ اطلاع کیسے ملی؟" اس نے پوچھا۔

"اخبار گلوب کا مالک جانتا ہے کہ ہم دونوں اچھے دوست ہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "اس نے سوچا کہ میں یہاں آؤں تو شاید تم مجھ سے بات کرنے پر آمادہ ہو جاؤ گے۔" کرنل نے چند لمحے مجھے غور سے دیکھا پھر مسکرایا۔

"تو تم ان لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے میرے پاس آئے ہو!"

"یہ ہی بات ہے۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ کرنل کی اسکاچ وہسکی بہت اچھی تھی۔ میں نے دو تین گھونٹوں میں گلاس خالی کر دیا۔

میں اور کرنل ایک دوسرے کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”تم مجھے اس پریشانی سے کیسے نکالو گے؟“ اس نے پوچھا۔
”سب سے پہلے تو مجھے بتاؤ کہ معاملہ کیا ہے۔“ میں نے جواب دیا۔ ”مجھے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہاں سے کسی نے پولیس کو فون کیا کہ اس نے گولی چلنے کی آواز سنی ہے۔ پولیس آئی اور کچھ دیر کے بعد واپس چلی گئی۔ اس نے اخباری رپورٹروں کو بتایا کہ کوئی خاص بات نہیں ہے اور اگر پولیس مطمئن ہے تو میرے خیال سے پریشانی کی کوئی بات نہیں ہونا چاہیے۔ ظاہر ہے تم بات کا بتنگڑ تو نہیں بناؤ گے۔“
”مگر میرے لیے بات بھی ہے اور بتنگڑ بھی۔“ کرنل بولا۔ ”وہ ایک عورت ہے۔“
میں نے اپنی ہنسی ضبط کرلی۔ کرنل شریف آدمی تھا مگر ساتھ ہی اس کی شخصیت میں کوئی ایسی بات تھی کہ عورتیں اس پر مفتون ہو جاتی تھیں۔ بغیر کرنل کی جانب سے کوئی کوشش کیے۔
”میں پاگل تھا کہ اس عورت سے تعلق استوار کرنا چاہا۔“ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔ ”وہ بڑی بارسوخ عورت ہے۔ بہت بڑے آدمیوں تک اس کی پہنچ ہے۔ اس لیے یہ بات باہر نکلی تو بہت بڑا اسکینڈل کھڑا ہو جائے گا اور یہ بات نہ اسے پسند ہے نہ مجھے۔ میں اسے یہاں سے باہر نکالنا چاہتا ہوں اس طرح کہ کسی کو اس کا پتا نہ چلے کہ وہ یہاں تھی مگر یہ کیسے ہوگا۔ سمجھ میں نہیں آتا۔“
”تمہارا مطلب ہے کہ وہ اس وقت بھی لاج میں ہے؟“
”ہاں۔ نہ ہوتی تو مجھے اس قدر پریشان ہونے کی کیا ضرورت تھی۔“
”تو تمہاری پریشانی یہ ہے کہ اسے دوسروں کی نظروں میں آئے بغیر کیسے نکالا جائے؟“
”یہی بات ہے۔ کیا تم اس سلسلے میں کچھ کرسکتے ہو؟“ کرنل نے کہا۔ میں نے کچھ دیر سوچا۔
”میرے خیال سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ رپورٹر تم سے ملنا چاہتے ہیں۔ سردست انہیں معلوم نہیں کہ لاج میں کوئی عورت موجود ہے۔ اب تمہیں کرنا یہ ہے کہ ان سے بات کرو اور جب وہ لوگ تمہارے ساتھ مصروف ہوں گے‘ میں اس عورت کو عقبی دروازے سے باہر لے جاؤں گا۔“
کرنل سوچنے لگا۔ اسے میری تجویز پسند نہیں آئی تھی مگر میں نے اسے اطمینان دلایا کہ وہ میری طرف سے بے فکر رہے۔ میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔
”بات میری نہیں‘ اسے بھی یہ ترکیب اچھی نہیں لگے گی۔ تم اندازہ نہیں لگا سکتے کہ وہ کون ہو سکتی ہے۔“
”شاید وہ کوئی سخت مزاج عورت ہے۔“ میں نے کہا۔
”وہ غصے میں پاگل ہو جاتی ہے۔ لعنت ہو۔ گزشتہ رات اس نے مجھ پر ریوالور تان لیا تھا۔“
”اس کا مطلب ہے کہ گولی سچ مچ چلی تھی؟“ میں نے چونک کر پوچھا۔
”ہاں۔“ کرنل نے ہچکچاتے ہوئے اعتراف کیا۔ ”ایک غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی۔ اسے غصہ جلدی آجاتا ہے بس ٹریگر دب گیا۔“
”تو کیا وہ تم سے محبت نہیں کرتی؟“ میں نے پوچھا۔
”ہاں کچھ ایسی ہی بات ہے۔“
”تم اسے جا کر صورتِ حال سمجھاؤ۔“ میں نے کہا۔ ”ہمیں جلدی کرنا چاہیے۔ باہر رپورٹر بے تاب ہو رہے ہوں گے۔“
”دیکھتا ہوں۔ شاید صورتِ حال کی نزاکت اس کی سمجھ میں آجائے۔“ کرنل نے جواب دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔
میں نے اسے جانے دیا اور جب یقین ہو گیا کہ وہ بالائی منزل پر چلا گیا ہوگا تو باہر آیا۔ زینے کے پاس آکر سننے کی کوشش کی۔
میں نے کرنل کو آہستہ آواز میں بولتے سنا۔ وہ صورت حال کی وضاحت کررہا تھا۔ چند لمحے خاموشی رہی اور پھر ایک عورت کی آواز ابھری۔ اس نے صرف اتنا کہا کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ یہ طریقہ محفوظ ہے تو پھر تمہاری مرضی مگر یہ اس کے الفاظ نہیں بلکہ اس کی آواز تھی جسے سن کر میں چونک پڑا۔ یہ وہی آواز تھی۔ میں اس سرد اور سخت آواز کو کہیں بھی پہچان سکتا تھا۔ کرنل کینڈی کی گرل فرینڈ وہی عورت تھی جو دو مرتبہ مجھے فون کرچکی تھی۔

○☆○

پانچ چھ منٹ کے بعد کرنل واپس آگیا۔
”میں نے اس سے بات کی ہے۔“ اس نے بتایا۔ ”وہ چاہتی ہے کہ تم عقبی دروازے پر کار تیار رکھو پھر وہ خود چلی جائے گی۔
یہ میری حسب منشا نہ تھا۔ میں تو اس کے ساتھ جانا چاہتا تھا۔
”مگر پھر کار کا کیا ہوگا؟“ میں نے اعتراض کیا۔
”تم اس کی فکر مت کرو۔ جیسا وہ چاہتی ہے کرو۔“
”ٹھیک ہے جیسا تم چاہتے ہو ویسا ہی ہوگا۔“
”تب تم باہر جا کر ان رپورٹروں کو اندر لے آؤ۔“ کرنل نے کچھ اطمینان سے کہا۔ ”جب وہ لوگ اندر آجائیں تو تم کار عقبی دروازے پر چھوڑ کر واپس آجاؤ۔“
”او۔کے۔ تو میں جاؤں۔“ مجھے توقع تھی کہ میں کم سے کم اس کی صورت تو دیکھ ہی لوں گا۔
کرنل نے زینے کے پاس جا کر اسے نیچے آنے کے لیے کہا۔ میں نے کسی کو سیڑھیاں اترتے سنا پھر وہ عقبی دروازے کی طرف چلی گئی۔ تب کرنل نے مجھ سے رپورٹروں کو اندر بلانے کے لیے کہا۔ میں بیرونی دروازے تک گیا اور اسے کھول دیا۔ رپورٹر بھاگتے ہوئے آئے۔
”کرنل تم سے بات کرنے کے لیے تیار ہے۔“ میں نے کہا۔
”لیکن اپنا طرزِ عمل شریفانہ رکھنا۔“

رپورٹر لپکتے ہوئے بڑے کمرے کی طرف چلے گئے جہاں کرنل ان کا منتظر تھا۔ جب سب رپورٹر بڑے کمرے میں چلے گئے تو میں بیرونی دروازہ بند کر کے گیرج میں گیا۔ وہاں دو کاریں موجود تھیں۔ میں نے چھوٹی کار کا انتخاب کیا اور اسے عقبی دروازے تک پہنچا دیا پھر اس کا انجن چلتا چھوڑ کر واپس آگیا۔ اسی وقت ایکی بڑے کمرے سے نکلا۔

"تم کیا کرتے پھر رہے ہو۔" اس نے مجھے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"میں یہ دیکھنے باہر گیا تھا کہ کوئی رپورٹر رہ تو نہیں گیا ہے۔" میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ "آؤ چلو دیکھیں کرنل کیا کر رہا ہے۔"

"تم مجھے ڈبل کراس کر رہے ہو۔" وہ بولا۔

"میں نے تمہیں کرنل سے ملنے کا موقع فراہم کر دیا۔ تم یہ ہی چاہتے تھے نا۔" میں نے کہا۔

پھر میں نے کار کا دروازہ بند ہونے اور کار روانہ ہونے کی آوازیں سنیں۔ ایکی نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا مگر میں نے اپنے ہاتھ سے اس کا منہ بند کر دیا اور جب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ چلی گئی ہے تو اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"اچھے دوست ہو۔" وہ تیزی سے بولا۔ "کیا تم سمجھتے ہو کہ اب تمہیں وہ سو ڈالر مل جائیں گے۔ ہرگز نہیں۔"

"دیکھو ایکی۔" میں نے کہا۔ "صورت حال اس سے کہیں زیادہ سنگین ہے جتنی بظاہر نظر آتی ہے۔ تمہارا اندازہ درست ہے مگر یہ اس طرح کی خبر نہیں تھی جسے تم شائع کر سکو۔ اگر میں تمہیں چھوڑ دیتا تو تمہارے اخبار پر کرنل ہتکِ عزت کا مقدمہ دائر کر دیتا۔ اگر تم اپنا منہ بند رکھو تو میں تمہیں اندر کی خبر بتا سکتا ہوں مگر اشاعت اس کی بھی نہیں ہو گی۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں اپنی زبان بند رکھوں گا۔ اب بتاؤ یہ سب کیا معاملہ ہے؟" ایکی نے پوچھا۔

"تم جانتے ہو کرنل عورتوں کا شائق ہے مگر یہ عورت اس کی بات ماننے پر تیار نہیں ہوئی۔ اتنا ہی نہیں اس نے کرنل پر ریوالور تان لیا۔ ٹریگر دب گیا۔ گولی چل گئی لیکن گولی کسی کے لگی نہیں۔ اس عورت کا تعلق ہائی سوسائٹی سے ہے۔ خود میں بھی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے۔ میں نے کرنل کی یہ بات مان لی کہ جب تم لوگ اس سے باتیں کر رہے ہو گے تو میں اسے عقبی دروازے سے جانے کا موقع دے دوں گا۔"

"گولی کسی کے لگی تو نہیں؟" اس نے پوچھا۔ میں نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہاں سرے سے کوئی خبر ہی نہیں تھی۔" ایکی بولا۔ "ہر شخص عورتوں سے کرنل کی دلچسپی سے واقف ہے۔ یہ تو کوئی خبر نہیں ہوئی۔ خبر جب ہوتی جب وہ اسے گولی مار دیتی اور خبر بھی ایسی کہ صفحۂ اوّل پر شائع ہوتی۔"

"اب تو تمہیں معلوم ہو گیا کہ تم لوگوں نے جو ہنگامہ کھڑا کیا وہ بالکل بے کار تھا۔"

"اچھا میں چل رہا ہوں اور ہاں سو ڈالر کی فکر مت کرنا۔ وہ تمہیں ضرور مل جائیں گے۔"

"ایسا کرنا کہ پچاس تم رکھ لینا۔ پچاس مجھے بھیج دینا۔ میں رسید سو ڈالر کی ہی لکھ دوں گا۔"

اب دوسرے رپورٹر بھی کمرے سے باہر آنے لگے اور ایکی انہیں ساتھ لے کر لاج سے باہر نکل گیا۔

میں بھی ان کے ساتھ جانے لگا تھا کہ کرنل نے کمرے سے باہر آ کر مجھے روک لیا کہ وہ مجھ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہے۔ جب سب رپورٹر اپنی اپنی کار میں چلے گئے تو کرنل نے بیرونی دروازہ بند کر دیا۔

تم نے واقعی مجھے ایک بڑی مشکل سے بچا لیا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "تمہارے احسانات بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ بہرحال تم سے بہت دن کے بعد ملاقات ہوئی ہے اب تم دو چار دن میرے ساتھ ٹھہر کر ہی جاؤ گے۔"

میں کچھ ہچکچایا مگر کرنل کوئی بات سننے پر آمادہ نہیں تھا۔ اس نے کہا کہ وہ کسی آدمی کو بھیج کر میرے کپڑے منگوا دے گا۔ لنچ کا وقت ہو گیا تھا۔ ہم کھانے بیٹھ گئے۔ دورانِ گفتگو کرنل نے میرے چہرے کی چوٹوں کے بارے میں پوچھا۔ ابھی مجھے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ ان حالات سے کرنل کا بھی کوئی تعلق ہے یا نہیں اس لیے میں نے اصل بات چھپاتے ہوئے یہی جواب دیا کہ میرا کسی سے جھگڑا ہو گیا تھا۔ کھانے کے بعد کرنل نے بتایا کہ وہ کچھ حصص خریدنا چاہتا ہے کیا میں اس بارے میں اسے کوئی مشورہ دے سکتا ہوں۔

"میکنزی فیکٹری کے حصص خرید لو۔" میں نے جواب دیا۔ وہ کچھ چونکا۔

"عجیب بات ہے۔" اس نے کہا۔ "میں نے حال ہی میں اس کے کچھ حصص فروخت کر دیے ہیں۔"

"تو اس میں عجیب بات کیا ہے؟"

"اوہ کچھ نہیں۔" کرنل نے بات ٹال دی۔

میں سوچنے لگا کہ جو عورت کچھ دیر پہلے گئی ہے اس کا کوئی تعلق حصص کی فروخت سے نہیں ہے۔ میں کرنل سے براہِ راست اس کے بارے میں پوچھنا نہیں چاہتا تھا۔ لنچ کے بعد ہم لاج کے باہر ٹہلنے چلے گئے۔ مجھے یہ مقام ہر اعتبار سے پسند آرہا تھا۔ اگلے چار دن ہم نے دریا سے مچھلیاں پکڑنے، تیرنے اور باتیں کرنے میں گزار دیے۔ ایک رات ہم برآمدے میں بیٹھے چاندنی کا لطف اٹھا رہے تھے۔ میں واپس جانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اچانک کرنل نے کہا۔

"اب تمہیں شادی کر لینی چاہیے مین۔" چھ ماہ قبل کوئی یہ بات کہتا تو میں اس کا مذاق اڑاتا مگر اب سوچنے لگا۔

"اچھی بات ہے میں غور کروں گا۔"
"جب تمہیں مناسب لڑکی مل جائے تو میں تمہیں یہ جگہ دے دوں گا۔"
"سوچ سمجھ کر بات کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اسے سچ سمجھ لوں۔"
"کچھ بھی سہی مگر میں اتنا وعدہ کرتا ہوں کہ شادی کے بعد تم جب چاہو اور جتنی بار چاہو یہاں آکر رہ سکتے ہو۔ میں جلد ہی ملک سے باہر جارہا ہوں۔ چین جانے کا خیال ہے۔ ہوسکتا ہے کئی سال وہاں رہوں اس لیے جب تم شادی کرلو تو مجھے اطلاع کردینا۔"

میں مارڈی کے بارے میں سوچنے لگا کہ اس سے شادی کرکے یہاں ہنی مُون منانے آنا کتنا خوشگوار ہوگا۔ اگلی صبح میں نے کرنل کو بتادیا کہ میں سنجیدگی سے شادی کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ کرنل سن کر بہت خوش ہوا ایک بار پھر اپنا وعدہ دُہرایا۔ اگلے دن میں شہر واپس آگیا۔ مجھے مارڈی سے مل کر اسے شادی پر آمادہ کرنا تھا۔ میں نے میکنزی فیبرک فون کرکے مارڈی سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

"مس مارڈی اب یہاں کام نہیں کرتیں۔" جواب دینے والی لڑکی نے بتایا اور اس سے پہلے کہ میں دوسرا سوال کرتا اس نے ریسیور رکھ دیا۔

تو اب مارڈی میکنزی فیبرک میں کام نہیں کررہی ہے۔ میں نے سوچا۔ مگر کیوں؟ کیا اس نے خود استعفیٰ دے دیا ہے یا ان لوگوں نے اسے نکال دیا۔ اس نے ملازمت کب چھوڑی۔ مجھے اتنے دن کرنل کے ساتھ رہنے پر افسوس ہونے لگا۔ اگر میں دوسرے دن اسے فون کرتا تو شاید اس سے بات ہوجاتی مگر اب اسے کہاں تلاش کروں! میں نے فون ڈائریکٹری دیکھی۔ اس میں اس کا نام نہیں تھا۔ ممکن ہے وہ کسی بورڈنگ ہاؤس میں رہ رہی ہو۔ اچانک مجھے یاد آیا کہ جس دن ہماری پہلی ملاقات ہوئی تھی ایرل کاز نے ہمیں ایک ساتھ دیکھ لیا تھا پھر کیا اس کا کوئی مطلب ہوسکتا تھا۔ کیا کاز نے اسپنسر کو بتادیا تھا کہ میں نے مارڈی سے رابطہ قائم کیا ہے۔ کیا اسے اسی وجہ سے تو نہیں نکالا گیا تھا۔ ایکی نے کہا تھا کہ کاز کسی سانپ کی طرح خطرناک ہے۔ مارڈی سے میرا ملنا اتنا اہم کیوں تھا۔ کیا مارڈی کچھ جانتی تھی۔ کیا ان لوگوں نے اسے ختم تو نہیں کردیا؟

میں نے ایک ٹیکسی پکڑی اور ہوفمین بلڈنگ پہنچا۔ وقت دیکھا۔ ایک بجنے میں دس منٹ تھے۔ میں نے قریبی ریسٹورنٹ میں جاکر ایک ڈرنک کا آرڈر دیا۔ کاؤنٹر پر بیٹھا ہوا آدمی خاصا ہوشیار معلوم ہورہا تھا۔

"مجھے ایک لڑکی کی تلاش ہے۔" میں نے کہا۔
"وہ تو ہم سب کررہے ہیں۔" اس نے جواب دیا۔
"تم کچھ میری مدد کرسکتے ہو؟"
"اگر بس میں ہوا تو ضرور کروں گا۔" اس نے کہا۔
"مجھے جس لڑکی کی جستجو ہے وہ میکنزی فیبرک میں کام کرتی تھی۔ مجھے ابھی معلوم ہوا کہ اس نے ملازمت چھوڑدی ہے۔ اب میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کہاں گئی ہے۔"
"اس ادارے میں تو بڑی حسین لڑکیاں کام کرتی ہیں۔" بارمین نے کہا۔ "میں تو ان سے بات کرنے کی ہمت نہیں کرسکتا۔"
"کیا وہ لنچ کھانے یہاں آتی ہیں؟"
"ضرور۔ بس آنے ہی والی ہوں گی۔" اس نے کہا۔ میں نے پانچ ڈالر کا نوٹ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا۔
"ان میں سے کوئی آئے تو مجھے بتادینا۔" میں نے کہا۔ "ممکن ہے اس سے مجھے معلوم ہوسکے کہ وہ لڑکی کہاں گئی ہوگی۔"
"ضرور بتادوں گا۔" بارمین نے نوٹ جھپٹتے ہوئے کہا۔

ایک بجنے کے چند منٹ بعد لوگ آنا شروع ہوگئے۔ بارمین نے مجھے اشارہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک لمبے قد کی سرخ بالوں والی لڑکی اسٹول پر بیٹھ رہی ہے۔ دیکھنے میں وہ دوستانہ مزاج رکھنے والی معلوم ہوتی تھی۔ مجھے اس سے کچھ معلوم ہونے کی امید ہونے لگی۔ جب وہ بیٹھ گئی تو میں بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے برابر اسٹول پر بیٹھ گیا۔ بارمین نے مسکراتے ہوئے آنکھ ماری۔

"معاف کرنا۔" میں نے اس لڑکی سے کہا۔ "لیکن میرا خیال ہے کہ تم مجھے مارڈی کے بارے میں کچھ بتاسکتی ہو۔"
"کیا کہا تم نے؟" وہ میری طرف گھومی۔
"مجھے مارڈی کی تلاش ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تم بھی میکنزی فیبرک میں کام کرتی ہو۔ میں نے سوچا شاید تم اس کے بارے میں بتاسکو۔"
"کیا تم اس کے دوست ہو؟" لڑکی نے پوچھا۔
"میں اس کا بوائے فرینڈ ہوں۔"
"کیا واقعی!" لڑکی نے حیرت سے کہا۔ "مجھے اندازہ تھا کہ مارڈی بڑی گہری اور پُراسرار لڑکی ہے۔ میں دوسری لڑکیوں سے بھی یہ کہتی تھی مگر کسی کو میری بات پر یقین نہیں تھا..... اور اب دیکھ لو..... مارڈی نے بھی کبھی نہیں بتایا کہ کوئی اس کا بوائے فرینڈ بھی ہے۔"
"تم بتاسکتی ہو کہ کیا ہوا۔ میں چند دن کے لیے باہر گیا تھا۔ اب واپس آیا تو معلوم ہوا کہ مارڈی وہاں کام نہیں کرتی۔"
"میں عام طور پر کسی کے بارے میں کچھ کہنے سننے کی عادی نہیں ہوں مگر تم اس کے بوائے فرینڈ ہو تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ تقریباً ایک ہفتہ قبل مارڈی لنچ کھا کر واپس آئی۔ وہ بہت خوش نظر آرہی تھی۔ تب پھر مسٹر اسپنسر نے اسے بلایا۔ مارڈی اسپنسر کے آفس میں گئی۔ کچھ دیر گزری ہوگی کہ میں نے اسپنسر کو غصے میں چلاتے سنا۔ میں سمجھی کہ اب آگئی مارڈی کی شامت اور توجہ سے ساری باتیں سننے لگی۔ میں عام طور پر ایسا نہیں کرتی مگر مارڈی

میری دوست تھی۔ میں نے سوچا شاید اسے میری مدد کی ضرورت ہو۔ اسپنسر غصے میں پاگل ہوجائے تو پھر اسے کچھ نہیں سوجھتا۔ وہ اتنی زور سے چلا رہا تھا کہ کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ ماروی نے جواب دیا کہ اسے افسوس ہے لیکن وہ کس کے ساتھ لنچ کھانے جاتی ہے یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے۔ یہ سن کر اسپنسر کو اور بھی غصہ آیا۔ تب تک آوازیں سن کر کچھ اور لڑکیاں بھی متوجہ ہوچکی تھیں۔ اسپنسر نے جواب دیا کہ اس صورت میں اسے ملازمت سے برطرف کیا جاتا ہے۔ وہ دفع ہوجائے۔ ماروی خاموشی سے باہر نکلی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی چلی گئی۔ اسپنسر بھی باہر نکل کر اسے جاتے دیکھ رہا تھا۔ اس لیے ہم میں سے کوئی ماروی کو خدا حافظ بھی نہیں کہہ سکی۔"

"اور جب سے تمہیں اس کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملی؟"

"بالکل نہیں۔"

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں رہتی ہے؟"

"اے۔" لڑکی چونکی۔ "تم اس کے بوائے فرینڈ ہو اور تمہیں یہ پتا نہیں کہ اس کا گھر کہاں ہے؟"

"ممکن ہے تمہیں حیرت ہو۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "مگر بات یہ ہے کہ ہماری دوستی ہوئے زیادہ دن نہیں گزرے ہیں پھر یہ کہ میں تو اس سے محبت کرتا ہوں مگر اس کے متعلق کچھ اندازہ نہیں کہ وہ بھی مجھے چاہتی ہے یا نہیں۔"

"ٹھیک ہے اس صورت میں تمہیں اس کا پتا بتا سکتی ہوں۔" میں نے اسے اپنی نوٹ بُک اور پنسل دی۔ اس نے جلدی سے پتا لکھ دیا۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور نوٹ بُک سنبھالتے ہوئے تیزی سے باہر نکل گیا۔

○☆○

جب میں اس پتے پہ گیا تو ماروی نہیں ملی۔ مکان کی مالکہ نے بتایا کہ وہ دو دن پہلے اپنا سامان لے کر جاچکی ہے اور کوئی پتا بھی نہیں بتا گئی کہ کہاں جارہی ہے۔ میں مایوس ہوکر اپنے اپارٹمنٹ واپس آگیا۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہوسکا تھا کہ ماروی کو میری وجہ سے اپنی سروس چھوڑنا پڑی۔ اس سے یہ بھی خیال آیا کہ اسپنسر کے نزدیک ماروی کو کچھ اہم باتیں معلوم تھیں اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ ماروی وہ باتیں کسی اور کو بتائے اور اگر یہ سچ تھا تو ممکن ہے خود اسپنسر نے ہی ماروی کو کہیں چھپا دیا ہو لیکن مکان مالکہ کے بقول ماروی اکیلی ہی آئی تھی۔ وہ فکرمند بھی معلوم نہیں ہوتی تھی اور اپنا سامان لے کر اکیلی ہی کہیں چلی گئی۔ اس نے یہ ضرور کہا تھا کہ وہ ایک ضروری کام سے شہر سے باہر جارہی ہے اور کچھ نہیں کہہ سکتی کہ کب واپس آئے گی مگر ممکن ہے یہ بات اس نے مکان کی مالکہ کو مطمئن کرنے کے لیے کہہ دی ہو۔ میں یہ سب کچھ سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ میں نے ریسیور اٹھایا۔ ایک بار پھر اس پُراسرار عورت کی آواز میرے کان سے ٹکرا رہی تھی۔

"مسٹر مین۔"

"ہاں۔ مگر تم اپنی کہو کسی اور کرنل کو شوٹ کیا یا نہیں؟" دوسری طرف چند لمحوں کے لیے خاموشی چھاگئی۔ میں مسکرانے لگا۔

"تم یہ بات جانتے ہو؟"

"کیوں نہیں۔ میں ہی تو وہ آدمی تھا جس نے تمہیں اس پریشانی سے نکالا۔ میں نے تمہاری آواز پہچان لی تھی۔"

"تمہیں ماروی کی تلاش ہے نا۔" چند سیکنڈ خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔ "میں نے آخری مرتبہ تم سے کہا تھا کہ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ تمہیں خود اس معاملے سے دلچسپی ہوجائے گی۔ دیکھ لو میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ ماروی کو بہت باتیں معلوم ہیں۔ مجھے امید نہیں کہ تم اس سے دوبارہ مل سکو۔ بہرحال چاہو تو آج رات کو وینڈی وہارف کا ایک چکر لگا لینا۔ ممکن ہے کوئی ایسی چیز نظر آجائے جو تمہاری دلچسپی کو اور بڑھا دے۔"

"تمہیں اتنا پُراسرار بننے کی کیا ضرورت ہے....." میں نے کہنا شروع کیا لیکن لائن خاموش ہوگئی۔

مجھے بہت غصہ آیا۔ سوچا اگر یہ عورت کبھی میرے ہاتھ لگ گئی تو اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کروں گا جس کے لیے اسے سچ مچ پُراسرار بننا پڑے۔ بہرحال اس نے میرے اس اندازے کی تصدیق کردی تھی کہ ماروی کو واقعی کچھ اہم باتیں معلوم ہیں مگر یہ عورت ہے کون؟ کیوں وہ اس درجہ بے تاب ہے کہ میں ضرور اس کیس میں حصہ لوں۔ کرنل کینڈی کو معلوم تھا کہ وہ کون تھی۔ میں نے سوچا کہ اگلے قدم کے طور پر میں پھر کرنل کے پاس جاؤں اور اس سے براہِ راست سوالات کروں۔ ممکن ہے وہ کچھ بتا ہی دے۔ اس دوران میں نے ایک مبہم اندیشے کے پیشِ نظر مُردہ خانے کا جائزہ بھی لیا۔ وہاں کئی لڑکیوں کی لاشیں موجود تھیں مگر شکر ہے ان میں ماروی نہیں تھی۔ میں نے مُردہ خانے کے انچارج سے برسبیلِ تذکرہ وینڈی وہارف کے بارے میں پوچھا اور مجھے حیرت ہوئی کہ وہ بہت کچھ جانتا تھا۔

"بہت ہی بدنام جگہ ہے۔" اس نے بتایا۔ "اب وہاں کوئی نہیں جاتا اس کے بجائے کچھ اور آگے بڑھ کر لوگ ہڈسن وہارف جانے لگے ہیں۔ وینڈی وہارف میں ہر قسم کا جرائم پیشہ مل جاتا ہے۔ میرے بھائی مائیک کا خیال ہے کہ وینڈی وہارف کو اسمگلنگ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں وہاں کی کچھ صفائی ستھرائی کی گئی ہے پھر بھی وہ بڑی خطرناک جگہ ہے۔"

میں نے اس سے وہاں پہنچنے کا راستہ معلوم کیا۔ دن کا باقی حصہ اپنی ڈاک کے جوابات دینے اور کچھ دوستوں سے ملنے میں گزارا۔ آٹھ بجے کے قریب میں اپنی کھٹارا فورڈ کار میں اخبار گلوب کے دفتر پہنچا اور رپورٹر ہف مین سے پوچھا کہ آیا وہ اسپنسر کے بارے میں کچھ جانتا ہے۔

"واسی کی موت کے ساتھ معاملہ ختم ہوگیا۔ اب اسے بھول جاؤ۔" ہف مین نے جواب دیا۔

"میں واسی کے سلسلے کے حوالے سے کچھ جاننا نہیں چاہتا۔" میں نے کہا۔ "میری ایک گرل فرینڈ اس کے لیے کام کرتی تھی اور اب وہ غائب ہوگئی ہے اور میں سوچ رہا ہوں کہ کہیں اس میں اسپنسر کا ہاتھ تو نہیں ہے۔"

"اسپنسر اس قسم کا آدمی نہیں ہے۔ شادی شدہ ہے اور اپنی بیوی کو بہت چاہتا ہے۔ وہ اپنے اسٹاف کی کسی لڑکی کے ساتھ عشق بازی نہیں کرسکتا۔ کم سے کم میرا خیال یہ ہی ہے۔"

اس سے رخصت ہوکر میں وینڈی وہارف روانہ ہوگیا جو کہ شہر کے مشرق میں کچھ فاصلے پر واقع تھا۔ ایک گیرج میں کار کھڑی کی اور گیرج انچارج سے وینڈی وہارف کا پتا پوچھا۔ اس نے مجھے کچھ حیرت سے دیکھتے ہوئے پتا بتا دیا۔ سمندر سے اٹھنے والی دُھند میں چلتے ہوئے آخر میں مطلوبہ جگہ پہنچ گیا مگر مجھے یہ جگہ بالکل پسند نہیں آئی' اس وقت پونے نو بجے تھے۔ اس عورت نے وینڈی وہارف کا نام بتانے کے سوا کچھ اور نہیں کہا تھا۔ رسّیوں کے ایک ڈھیر پر بیٹھ کر میں انتظار کرنے لگا۔ اس جگہ سے میں پورے وہارف کو دیکھ سکتا تھا جبکہ بذاتِ خود مجھے دیکھنا مشکل تھا۔

وہاں بیٹھے ہوئے نصف گھنٹا گزر گیا تو میں کچھ اضطراب کے ساتھ اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ سوا نو بج چکے تھے۔ میں نے سوچا ممکن ہے وہ عورت محض مجھے پریشان کرنا چاہتی ہو مگر پھر کچھ واقعات پیش آنے لگے... میں نے ایک کار کی ہیڈلائٹس دیکھیں۔ میں پھرتی سے رسّیوں کے ڈھیر کی آڑ میں چُھپ گیا۔ کار آگے نکل گئی۔ میں کھڑا ہوگیا۔ کار ایک مکان کے سامنے جاکر رک گئی۔ جو قطعی طور پر اندھیرے میں چُھپا ہوا تھا۔ میں محتاط قدموں سے آگے بڑھا۔

ڈرائیونگ وہیل کے سامنے بیٹھا ہوا آدمی اترا اور دوسرے دروازے کی طرف گیا۔ اسے کھول کر کار کے اندر جھانکا اور جب سیدھا ہوا تو وہ کچھ اٹھائے ہوئے تھا پھر کوئی اور اترا۔ وہ فٹ پاتھ کی طرف چلے۔ وہ کوئی شے اٹھائے ہوئے تھے۔ جو ایک کوٹ میں لپٹی تھی۔ جلد ہی میں نے دیکھ لیا کہ وہ کوئی عورت تھی۔ مجھے یہ اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگی کہ وہ مارڈی ہے۔ میں ان پر حملہ کرنے ہی والا تھا کہ کار سے دو اور آدمی باہر آئے۔ میں رک گیا۔ ایک ایسی مصیبت میں کود پڑنے سے کوئی فائدہ نہیں تھا جسے میں سنبھال نہ سکوں' اور نہ ہی اس طرح میں مارڈی کی کوئی مدد کرسکتا تھا۔ وہ اس مکان کے اندر چلے گئے۔ میں نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی۔ چند منٹ بعد وہ پہلا آدمی واپس آیا اور کار میں بیٹھ کر جس طرف سے آیا تھا اسی جانب روانہ ہوگیا۔ گویا اب مکان میں تین آدمی رہ گئے تھے۔ میں دبے پاؤں مکان کے قریب آیا۔ دوسری منزل کی ایک کھڑکی میں روشنی ہورہی تھی۔ میرا اندازہ تھا کہ انہوں نے مارڈی کو اس کمرے میں رکھا ہے۔ مجھے افسوس ہونے لگا کہ میں اپنا ریوالور ساتھ نہیں لایا تھا۔ دروازے پر ہاتھ رکھا وہ بند تھا۔ میں مکان کے عقبی حصے کی طرف گیا اور یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ عقبی حصے ہی کی طرف سمندر واقع ہے۔ اب اگر وہ لوگ مارڈی سے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے تو ان کے لیے کوئی مشکل نہ تھی کہ اسے ہلاک کرکے کھڑکی کے ذریعے سمندر میں پھینک دیں۔ مجھے کسی نہ کسی طرح مکان کے اندر پہنچنا تھا۔ تلاش کرنے سے مجھے گراؤنڈ فلور پر ایک کھڑکی مل گئی۔ میں نے جیب سے پنسل ٹارچ نکال کر دیکھا۔ دوسری طرف ایک خالی کمرا تھا۔ اپنے چاقو کی مدد سے میں کھڑکی کھولنے میں کامیاب ہوگیا پھر کھڑکی سے گزر کر کمرے میں آگیا اور کھڑکی بند کردی۔ سامنے ایک دروازہ تھا۔ میں نے اس کا ہینڈل گھمایا' وہ کھل گیا۔ ٹارچ کی روشنی میں جائزہ لیتے ہوئے میں راہداری میں آگے بڑھا۔ میری دائیں جانب ایک زینہ نظر آرہا تھا۔ زینہ لکڑی کا تھا جس کی سیڑھیاں کافی خستہ تھیں۔ میں احتیاط سے ایک ایک سیڑھی طے کرتے ہوئے اوپر چلا۔ ابھی نصف سیڑھیاں طے کی تھیں کہ اوپر ایک دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور ساتھ ہی تیز روشنی نے زینے کو منور کردیا۔ کسی نے باہر آکر دروازہ بند کردیا اور زینے پر تاریکی چھاگئی۔ قدموں کی آواز ابھری کوئی سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ میں دیوار سے چپک گیا۔ وہ زینے کے جنگلے کا سہارا لیے نیچے آرہا تھا۔ وہ میرے قریب سے گزر گیا۔ وہ ایک ہی سیڑھی اترا تھا کہ میں نے سیدھی ٹانگ سے ایک بھرپور لات ماری۔ وہ بڑے زور سے گرا اور نیچے تک لڑھکتا چلا گیا۔ میں نے اسے دیکھنے کی زحمت نہیں کی اور ٹارچ جلا کر دو دو سیڑھیاں ایک ساتھ طے کرتے ہوئے اوپر چلا۔ اس کے نیچے گرنے سے خاصا زوردار دھماکا ہوا تھا۔ دوسری منزل پر پہنچ کر میں نے ٹارچ بجھا دی اور دیوار سے لگ کر کھڑا ہوگیا۔ فوراً ہی زینے کے پاس ایک دروازہ کھلا۔ ایک دُبلا آدمی باہر نکلا اور زینے کی طرف جھک کر پکارا۔ "کیا بات ہے جو' یہ دھماکا کیسا تھا؟

جب اس طرح سے کوئی آدمی زینے پہ جھکا ہو تو صرف ایک ہی حرکت کی جاسکتی تھی اور وہ ہی میں نے کی۔ تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی ٹانگیں پکڑ کر اچھال دیا۔ وہ بھی تاریکی میں لڑھکتا چلا گیا مگر میری کامیابی بس یہیں تک تھی۔ ابھی میں سیدھا کھڑا ہی ہورہا تھا کہ پیچھے سے آواز آئی۔

"جس طرح کھڑے ہو اسی طرح کھڑے رہو۔"

میں نے گردن گھما کر دیکھا۔ ایک آدمی ریوالور تانے کھڑا تھا اور اس کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ اسے استعمال کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔

"اپنے ہاتھ سر کے اوپر اٹھا کر آگے بڑھو اور خبردار کوئی چالاکی مت کرنا۔"

نیچے کوئی بڑی گندی گندی گالیاں بک رہا تھا۔ غالباً ان دونوں میں سے کوئی ایک زیادہ چوٹ نہیں کھاسکا تھا۔

"کیا تمہیں چوٹیں آئی ہیں گس۔" ریوالور والے آدمی نے پکارا۔ "اوپر آجاؤ۔ میں نے اس بدمعاش کو قابو میں کرلیا ہے۔" جواب میں کچھ اور گالیاں سنائی دیں۔ یقیناً وہ شخص اس فن میں ماہر تھا۔ ریوالور والا آدمی عجیب مشکل میں تھا۔ وہ مجھے چھوڑ کر جانا بھی نہیں چاہتا تھا اور ساتھ ہی یہ جاننے کے لیے بھی بے تاب تھا کہ اس کے دونوں دوست کس حال میں ہیں۔ ایسی صورت میں وہ ایک ہی کام کرسکتا تھا۔ اس نے مجھے دیوار کی طرف منہ کرنے کے لیے کہا اور اتنی پھرتی سے جو اس جیسے موٹے آدمی سے متوقع نہیں تھی۔ ریوالور کا دستہ میرے سر پہ مارا اور میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

○☆○

ہوش میں آیا تو ایک عورت کو چیختے سنا۔ وہ مسلسل چیخے جاری تھی۔ میں نے اٹھنے کی کوشش کی مگر سر چکرایا اور میں پھر لیٹ گیا۔ عورت نے بھی چیخنا بند کردیا۔ میں نے ہاتھوں کو حرکت دینے کی کوشش کی مگر ایسا نہ کرسکا۔ ان لوگوں نے مجھے باندھ دیا تھا۔ کمرے میں ایک موم بتی جل رہی تھی۔ خوش قسمتی سے انہوں نے میرے پیر نہیں باندھے تھے۔ میں تھوڑی کوشش سے کھڑا ہوگیا۔ سر میں درد کے علاوہ اور سب خیریت معلوم ہوتی تھی۔ اسی وقت دروازہ کھلا اور وہ دبلا آدمی لنگڑاتے ہوئے اندر آیا۔ "میں تم جیسے چالاک آدمیوں کو سیدھا کرنا جانتا ہوں۔" اس نے کہا۔ میں پیچھے ہٹ گیا۔ اس دوران میں متواتر ہاتھ کھولنے کی کوشش کررہا تھا۔

"کیا میں اور تم کوئی معاملہ طے نہیں کرسکتے؟" میں نے کہا۔

وہ آگے بڑھا۔ میں پیچھے ہٹا' یہاں تک کہ دیوار سے جالگا۔ اس نے گھونسا مارا۔ میں بچ گیا۔ دوسرا مارا۔ میں نے اسے اپنے کندھے پر لیا لیکن یہ کھیل دیر تک جاری نہیں رہ سکتا تھا۔ اس نے سیدھے ہاتھ سے میرے چہرے کو نشانہ بنانا چاہا۔ میں نے ایک گھٹنے پر بیٹھتے ہوئے سر جھکا لیا۔ اس کا گھونسا سر کے بالوں کو چھوتا ہوا نکل گیا۔ میں پھرتی سے اٹھا اور اس کے پیٹ پر گھٹنا مارا۔ وہ پیچھے الٹ گیا۔ میں جلدی سے آگے بڑھا اور اس کے سر پر جتنی زور سے ٹھوکر مار سکتا تھا ماری۔ ٹھوکر بڑی کارگر ثابت ہوئی۔ وہ گرا اور پھر نہیں اٹھا۔ میں نے اپنے ہاتھ پشت کی جانب سے آگے کی جانب کرلیے اور رسی موم بتی کے شعلے سے لگادی۔ میرے ہاتھ بھی ایک دو جگہ سے جلے مگر میں آزاد ہوگیا۔ اب بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرے مقابلے کے لیے صرف وہ موٹا آدمی ہی باقی رہ گیا ہے۔ میں نے دبلے آدمی کی جیبوں کی تلاشی لی مگر اس کے پاس ریوالور نہیں تھا۔ میں کمرے سے باہر نکلا۔ میری ٹارچ اب بھی میری جیب میں تھی اور میرا خیال تھا کہ اگر بے خبری میں موٹے آدمی پر حملہ کروں تو آسانی سے قابو پاسکتا ہوں۔ ابھی چند قدم ہی چلا تھا کہ پھر وہ ہی چیخ سنائی دی۔ میں رک گیا۔ میں موٹے آدمی کو کمرے سے باہر نکالنا چاہتا تھا۔ ایک بار پھر خاموشی چھا گئی تو میں نے دروازے پر زور سے دستک دی اور جلدی سے زینے کی طرف آکر دیوار سے لگ گیا۔ چند لمحوں کے بعد دروازہ کھلا۔ روشنی ظاہر ہوئی۔ میں اپنی جگہ ساکت کھڑا اس کی نقل و حرکت سننے کی کوشش کررہا تھا اور غالباً وہ بھی اسی کوشش میں مصروف تھا اس لیے اپنی جگہ کھڑا رہا۔

"کیا یہ تم ہو گس؟" اس نے کہا۔ آواز سے لگتا تھا کہ خوفزدہ ہے۔

میں خاموش رہا۔ وہ راہداری میں آگیا اور پھر پکار کر بولا۔

"گس تم کہاں ہو۔ یہاں آؤ۔"

میں نے اپنی ٹارچ کو زمین پر آہستہ سے مارا۔ اس نے گھوم کر زینے کی طرف دیکھا۔ وہ میری طرف بڑھا۔ جیسے ہی اسے یقین ہونے لگا کہ اب میں اس پر حملہ کرسکتا ہوں وہ رک گیا۔ پیچھے ہٹا اور کمرے میں واپس جاکر دروازہ بند کرلیا۔

میں مزید وقت ضائع نہیں کرسکتا تھا۔ مجھے کمرے میں جاکر دیکھنا تھا کہ وہاں کیا حالات ہیں۔ میں سوچ ہی رہا تھا کہ گھر میں کہیں لگی ہوئی برقی گھنٹی دوبار بجی۔ یہ خطرناک بات تھی۔ اگر موٹے کے کچھ اور ساتھی آگئے تب میں کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ میں نے دروازے کی جھری سے جھانکا۔ وہ دروازہ کھول کر راہداری میں آگیا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ٹارچ تھی۔ وہ میرے کمرے کے پاس آکر رک گیا شاید مجھے بندھا دیکھ کر اطمینان کرنا چاہتا تھا۔ گس سامنے ہی پڑا تھا۔ میں جلدی سے دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ دروازہ کھلا اور موٹے آدمی نے سر اندر کرکے جھانکا۔ میں اسے سنبھلنے اور سمجھنے کا موقع نہیں دے سکتا تھا۔ میں نے پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر گھونسا مارا۔ وہ کسی ہاتھی کی طرح فرش پر ڈھیر ہوگیا۔ گھنٹی ایک بار پھر بجی۔ میں نے جلدی سے اس کی تلاشی لی اور اس کا اعشاریہ ۴۵ بور کا ریوالور اپنے قبضے میں کرلیا۔ گھنٹی بجنا بند ہوگئی۔ اس کا مطلب تھا کہ جو بھی اسے بجا رہا تھا وہ اس بات سے گھبرا کر کہ کہیں پڑوسی اس کی آواز سے نہ جاگ جائیں۔ مزید بجانے سے رک گیا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا تھا کہ اب وہ کسی اور طریقے سے گھر میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ میں جلدی سے اٹھا اور اس کمرے میں داخل ہوا جہاں میں مارڈی کی موجودگی کی توقع کررہا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اس طرح اسے بچانے کی کوشش کرنے پر وہ مجھے ہیرو خیال کرے گی' دوڑ کر میری آغوش میں آجائے گی مگر پھر بڑھتے ہوئے قدم حیرت سے زمین میں گڑ گئے۔ میرے سامنے مارڈی نہیں بلونڈی تھی۔ اس کے ہاتھ پیر باندھ کر ایک کرسی پر بٹھادیا گیا تھا۔ وہ بھی مجھے دیکھ کر اتنی ہی حیرت زدہ تھی جتنا کہ میں۔

"تم یہاں کیا کررہی ہو؟" میں نے پوچھا۔

مجھے یہاں سے نکالو۔" وہ بھرائی آواز میں بولی۔ اس کی آواز

سے لگ رہا تھا کہ وہ تکلیف میں ہے۔ میں نے چاقو سے اس کی بندشیں کاٹ دیں۔

"کمال ہے۔" میں نے کہا۔ "میں تو اپنی جان پر کھیل کر یہاں اس لیے آیا تھا کہ میں اپنی گرل فرینڈ کی مدد کر رہا ہوں مگر اس کے بجائے تم مل گئیں۔"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا مگر میں دیکھ رہا تھا کہ وہ بہت غصے میں ہے۔ مجھے جلد سے جلد نکل جانا تھا۔ کچھ اندازہ نہیں تھا کہ جو لوگ گھنٹی بجا رہے تھے کتنی دیر میں آ پہنچیں گے۔ میں جلدی سے کمرے سے نکل کر زینے کی طرف چلا۔ جھانک کر دیکھا دو آدمی اوپر آ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ٹارچ تھی۔ غالباً انہوں نے میری آہٹ سن لی تھی کہ فوراً ٹارچ بجھا دی۔ میں نے یونہی ریوالور سے ایک فائر کر دیا۔ وہ گھبرا کر نیچے بھاگے۔ میں نے پکار کر کہا۔

"واپس مت آنا۔ میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔"

کمرے میں آیا تو بلونڈی اپنی کلائیاں سہلا رہی تھی۔ میں نے اسے چلنے کے لیے کہا۔ وہ بڑھی مگر پھر رک گئی۔ پھر بڑھی پھر رک گئی۔ ہونٹ دانتوں میں دبا لیے۔

"میں نہیں چل سکتی۔" اس نے کہا۔

وجہ پوچھنے کا وقت نہیں تھا۔ میں نے اسے اٹھا کر کندھے پر ڈالا اور زینے سے بالائی منزل کی طرف لپکا۔ بلونڈی جیسی صحت مند کو تیس سیڑھیاں اوپر لے جانا آسان کام نہیں تھا مگر کسی نہ کسی طرح اوپری منزل تک لے ہی گیا۔

ٹارچ جلا کر دیکھا۔ یہ منزل بھی نچلی منزل کی طرح تھی۔ اتنے ہی کمرے نظر آ رہے تھے۔ میں آخری کمرے میں گیا اور بلونڈی کو فرش پر ڈال دیا پھر زینے تک گیا اور ریوالور کی نال نیچے کی جانب کر کے ایک اور فائر کر دیا۔ یہ ان دونوں کو خوفزدہ کرنے لیے تھا مگر ردعمل میں ایک فائر نیچے سے کیا گیا اور میں نے محسوس کیا کہ گولی میرے چہرے کے قریب سے گزر گئی۔ میں نے ایک جانب ہٹتے ہوئے پھر گولی چلا دی۔ جواب دو ریوالوروں نے دیا۔ میں واپس کمرے میں آیا' امید تھی کہ وہ اوپر آنے میں جلدی نہیں کریں گے۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ ریوالور میں کتنی گولیاں باقی رہ گئی ہیں مگر جتنی بھی تھیں میں انہیں احتیاط سے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ میں نے ٹارچ روشن کر کے کمرے میں دیکھا۔ سامنے ہی ایک بھاری الماری کھڑی تھی۔ میں نے اسے گھسیٹنے کی کوشش کی۔ بلونڈی لڑکھڑاتے ہوئے اٹھی اور میری مدد کرنے لگی۔ میں نے کہا ابھی وہ آرام کرے میں اکیلا یہ کام کر لوں گا۔ اس نے جو جواب دیا۔ وہ تحریر کرنے کے قابل نہیں۔ یہ بلونڈی جیسی عورت سے سابقہ پڑنے کا فائدہ تھا کہ اخلاقیات پر غور کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ میں نے اور اس نے مل کر الماری کو کمرے کے دروازے کے ساتھ لگا دیا۔ اس طرح آنے والوں کو مزید کچھ دیر روکا جا سکتا تھا۔ میں نے کھڑکی کھول کر دیکھا۔ نیچے سمندر نظر آ رہا تھا۔

"کیا تم تیر سکتی ہو؟" میں نے بلونڈی سے پوچھا۔

"ہاں' مگر ان کپڑوں میں تیرنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔" یہ ایک عورت کا جواب تھا۔

"سوائے اس صورت کے کہ پولیس مدد کو آ جائے۔ تمہیں تیرنا ہی پڑے گا۔ باہر جو لوگ ہیں وہ ہمارے دوست نہیں ہیں۔"

اس نے میرے قریب آ کر کھڑکی سے نیچے جھانکا۔

"بلندی بہت زیادہ ہے۔" وہ بولی۔

"اس کی فکر مت کرو۔ کھڑکی سے نکلو اور کود جاؤ' میں تمہاری مدد کروں گا۔ ظاہر ہے گولیوں کا سامنا کرنے سے تو یہ بہتر ہوگا۔"

اس نے زِپ کھول کر اوپری لباس اتار دیا۔ اب وہ صرف زیر جامہ پہنے ہوئے تھی۔ باہر سے گولیاں چلنے کی آواز آئی۔ وہ لوگ بالائی منزل تک آ گئے تھے۔ بلونڈی نے کھڑکی سے باہر پیر لٹکائے اور بیٹھ گئی۔ میں اسے سنبھالے رہا اور جب وہ کودنے کے لیے تیار ہو گئی تو میں نے اسے دھکا دے دیا۔ اس کے بعد میں نے بھی جست لگا دی۔

میں کافی گہرائی تک چلا گیا پھر آہستہ آہستہ اوپر ابھرا۔ آنکھوں سے پانی نکالتے ہوئے میں نے بلونڈی کو تلاش کیا۔ وہ میری دائیں جانب کئی گز کے فاصلے پر نظر آئی۔ میں تیر کر اس کے پاس پہنچا۔

"ٹھیک تو ہو!" میں نے پوچھا۔

"کسی کو اس کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑے گی۔" وہ بولی۔ "تم دیکھنا۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی' اس عورت کا غصہ سمندر کا پانی بھی ٹھنڈا نہیں کر سکا تھا۔

"کیا خیال ہے؟" میں نے کہا۔ "اب گھر چلیں۔ آج کی رات کے لیے کافی کام کر لیا۔"

اور ہم دونوں ساحلی روشنیوں کی جانب تیرنے لگے۔

○☆○

بلونڈی کو اپنے اپارٹمنٹ میں اسمگل کرنا خاصا مشکل تھا۔ کنارے پر ایک شخص ملا اور جب وہ ایک عورت کو زیر جامہ میں سمندر سے باہر نکلتے دیکھنے کی حیرت پر غالب آیا تو ہمیں اپنے گھر لے گیا۔ ہمیں بدلنے کے لیے کپڑے دیے جنہیں پہن کر ہم خاصے مضحکہ خیز نظر آ رہے تھے مگر ہمیں اس کی پروا نہیں تھی۔ میں نے اسے بیس ڈالر دیے۔ وہ ہمارے لیے ایک ٹیکسی بھی لے آیا اور یوں ہم گھر پہنچ گئے۔ بلونڈی گرم پانی سے غسل کر کے اپنی چوٹوں کو آرام دینے لگی اور میں آتش دان کے قریب بیٹھ کر اسکاچ پینے لگا۔ مجھے اس کا اپنے اپارٹمنٹ میں رہنا پسند نہیں تھا مگر وہ سردست اپنے گھر نہیں جا سکتی تھی۔ بلونڈی غسل کر کے باہر نکلی تو میں نہانے چلا گیا۔ واپس آیا تو بلونڈی سگریٹ منہ میں دبائے میری وہسکی پی رہی تھی اور بوتل ختم ہونے کے قریب تھی۔

"اب بتاؤ کیا ہوا تھا؟" میں نے اس کے برابر دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھو۔ تم نے مجھے ایک مصیبت سے نکالا ہے مگر یہ کام تم نے میرے لیے نہیں کسی اور کے لیے کیا تھا۔" اس نے کہا۔ "مجھے تمہاری ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہاری مدد کے بغیر بھی اپنے حالات سے نمٹ لوں گی۔"

"میں تم سے ہمدردی نہیں کررہا ہوں اور نہ تم جیسی عورتوں کے لیے میرے دل میں کوئی ہمدردی ہے۔ میں صرف تمہاری کہانی سننا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میں خود اس معاملے میں الجھ چکا ہوں اور جبکہ میں نے تمہیں ایک مصیبت سے نکالا ہے تو مجھے جاننے کا حق بھی پہنچتا ہے اس لیے یہ ڈراما بازی رہنے دو اور میرے سوال کا جواب دو۔"

"میں کچھ کہنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔"

"او۔ کے۔" میں کھڑا ہوگیا۔ "تو پھر چلتی پھرتی نظر آؤ۔ دفع ہوجاؤ یہاں سے۔" بلونڈی بھی کھڑی ہوگئی۔ وہ مجھے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

"اگر تم فوراً نہیں چلی گئیں۔" میں نے کہا۔ "تو میں پولیس کو بلا کر تمہیں اس کے حوالے کردوں گا...؟"

"اور تم خود اندازہ کرسکتی ہو۔" میں نے اپنی بات جاری رکھی۔ "کہ تم پر کیا جرم عائد کیا جاسکتا ہے اور میں جرم ثابت کرنے میں پولیس کی پوری مدد کروں گا۔"

بلونڈی نے اندازہ کرلیا کہ وہ مزاحمت نہیں کرسکتی۔ وہ قریب آئی اور اپنی باہیں میری گردن میں حمائل کردیں مگر میں نے اسے جھٹک کر دور کردیا۔ ایسا لگا کہ وہ پھر غصے میں آنے کا ارادہ کررہی ہے لیکن پھر خاموش ہوگئی۔

"اب بتاؤ یہ کیا معاملہ تھا؟" میں نے پھر پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ شاید ایرل کاز کا دل مجھ سے بھر گیا ہے۔" بلونڈی نے جواب دیا۔ "اور جب اس کا دل کسی عورت سے بھر جاتا ہے تو وہ اس کے ساتھ یہی سلوک کرتا ہے۔"

وہ جھوٹ بول رہی تھی۔ تمام تر نہیں تو نصف حد تک ضرور۔ مجھے اس سے کچھ معلوم کرنا تھا تو خود پوچھنا پڑے گا۔

"کیا وہ تین ٹھگ کاز کے لیے کام کرتے ہیں؟" میں نے سوال کیا۔

"ہاں۔"

"وہ تم سے کیا معلوم کرنا چاہتے تھے؟" میں نے پوچھا۔ اس نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ مسکرائی۔

"کچھ بھی نہیں۔"

"تب انہوں نے تمہیں مارا پیٹا کیوں؟"

"میں نے بتایا نا کہ کاز مجھ سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہے۔" اس نے کہا۔ اس طرح تو میں اس سے کچھ معلوم نہیں کرسکوں گا۔ میں نے سوچا۔

"تم لیو اسپنسر کے بارے میں کیا جانتی ہو؟"

"میں نے کبھی یہ نام بھی نہیں سنا۔" بلونڈی نے سپاٹ چہرے کے ساتھ جواب دیا۔

"کبھی ماروی نامی لڑکی کے بارے میں کچھ سنا ہے؟"

اس مرتبہ بھی اس نے سپاٹ چہرے کے ساتھ نفی میں سرہلا دیا۔ میں عاجز آگیا۔ میں اسے ڈرا دھمکا کر بھی کچھ معلوم نہیں کرسکتا تھا۔

"او۔ کے۔ بلونڈی۔ ایسا لگتا ہے کہ ہماری گفتگو کسی نتیجے پر نہیں پہنچے گی۔" میں نے کہا۔ "مگر ایک نہ ایک دن تم اپنی غلطی محسوس کروگی۔ میں صرف یہ دعا کرتا ہوں کہ تب تمہارے لیے دیر نہ ہوچکی ہو۔ تم جانتی ہو کہ میں تمہیں یہاں نہیں رکھ سکتا۔ تمہارے دماغ میں کوئی حل ہو تو بتادو۔"

"میں کل اس شہر سے جارہی ہوں۔ میں چاہتی ہوں تم میرے اپارٹمنٹ جاؤ۔ کچھ ضروری چیزیں پیک کرکے مجھے لادو۔ تب میں چلی جاؤں گی۔"

"اچھی بات ہے۔" میں مزید بحث کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

میں نے اسے اسی کمرے میں کاؤچ پر سونے کے لیے چھوڑا اور اپنے بیڈروم میں چلا گیا۔ اگلی صبح میں آٹھ بجے اٹھا۔ اس کے اپارٹمنٹ گیا۔ ساتھ میں ریوالور بھی لیتا گیا۔ اس نے مطلوبہ چیزوں کی ایک فہرست مجھے دے دی تھی جنہیں سمیٹنے اور پیک کرنے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگا۔ میں نے اس کے فلیٹ کی تلاشی بھی لی مگر کوئی کارآمد چیز نہیں ملی۔ مجھے اسپنسر کے ٹھگوں کا کچھ تجربہ ہوچکا تھا۔ اگر وہ بدمعاش بلونڈی کے ساتھ ایسا برتاؤ کرسکتے تھے تو ماروی کے ساتھ کیا کچھ نہیں کرسکتے تھے۔ ماروی کو تلاش کرنے کی کوشش ابھی تک ناکام تھی۔ مجھے یقین تھا کہ بلونڈی کچھ نہ کچھ ضرور جانتی ہے جسے وہ بدمعاش معلوم کرنا چاہتے تھے اور یہ بات کہ بلونڈی نے شہر چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے ظاہر کرتی تھی کہ وہ ان سے خوفزدہ ہے۔ اس کے باوجود جب تک وہ خود نہ چاہے میں اس سے کچھ معلوم نہیں کرسکتا تھا۔ ماروی کی گمشدگی کے بعد میرے لیے اس سازش کا راز جاننا اور ضروری ہوگیا تھا۔

جب میں واپس آیا تو اکی موجود تھا۔ وہ اور بلونڈی باتیں کررہے تھے۔ اکی نے میری طرف دیکھا۔

"ہیلو دوست مجھے خوشی ہے کہ میں اس وقت تم سے ملنے چلا آیا۔"

میں اس سے بلونڈی کے سامنے بات کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لیے اسے گھسیٹ کر اپارٹمنٹ سے باہر لے گیا۔

"میں ابھی کوئی وضاحت نہیں کرسکتا۔" میں نے کہا۔ "مگر خدا کے لیے اس سلسلے میں اپنا منہ بند رکھنا۔ تم نے اسے پہچان تو

لیا ہوگا۔"
"ہاں میں اسے جانتا ہوں۔" ایکی نے جواب دیا۔ "کیا تم ابھی تک واسی کے کیس کے پیچھے پڑے ہوئے ہو؟"
"پہلے تم بتاؤ کہ اس طرح صبح ہی صبح نازل ہونے کی کیا وجہ ہے۔"
"تمہارے دوست ہف مین کے گھر ایک پارٹی دے رہے ہیں' میں نے سوچا تمہیں بھی دعوت دے دوں۔"
اس سے پیچھا چھڑانے کے لیے میں ہر بات پر آمادہ ہوسکتا تھا۔ اس لیے میں نے دعوت میں آنے کا وعدہ کرلیا۔ اسے رخصت کرکے لوٹا تو بلونڈی میرے ہیئر برش سے بال سنوار رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ آج کل ہر فرد میری چیزیں اسی طرح استعمال کررہا ہے جیسے میرا اپارٹمنٹ کوئی ہوٹل ہو۔ میں نے اس سے کہا کہ اب جبکہ میں اس کا سامان لے آیا ہوں۔ بہتر ہوگا کہ وہ جلد سے جلد رخصت ہوجائے۔ اس نے لباس تبدیل کیا۔ وہ جانے کی تیاری کررہی تھی اور میں سوچ رہا تھا کہ یہ چلی گئی تو کیس حل کرنا اور بھی مشکل ہوجائے گا۔ میں نے ایک آخری کوشش کرنے کا ارادہ کرلیا۔
"میکنزی نیبرک میں ایک بہت اچھی لڑکی کام کرتی تھی۔" میں نے کہنا شروع کیا۔ "میں اس میں دلچسپی لینے لگا۔"
"مجھے تمہاری رومانی زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔" بلونڈی نے کہا۔ میرا جی چاہا کہ اس کی مرمت کردوں مگر میں نے خود پر قابو رکھا۔
"وہ لڑکی اچانک غائب ہوگئی اور میں اسے تلاش......"
"اگر وہ اچھی لڑکی تھی۔" بلونڈی نے بات کاٹی۔ "تو اس نے خود کو بڑی زحمت سے بچالیا۔"
"تمہیں یہ خیال نہیں آیا کہ ایرل کاز تمہارے جسم میں ایک گولی اتارنے کے لیے باہر کہیں انتظار کررہا ہوگا۔" میں بولا۔ "تم سمجھ رہی ہو کہ تم بہت ہوشیار عورت ہو اور تن تنہا اس مصیبت سے بچ کر نکل جاؤ گی۔ ممکن ہے نکل جاؤ اور یہ بھی ممکن ہے نہ نکل سکو۔ کسی دن اخبار میں میں نے یہ خبر پڑھی کہ ایک خوبصورت لڑکی کی لاش سمندر سے نکالی گئی ہے تو مجھے افسوس ہوگا۔ میں تمہاری مدد کرنے کے لیے تیار ہوں بشرطیکہ تم جو کچھ جانتی ہو مجھے بتادو۔ لیت ولعل سے کام لیا تو ممکن ہے کچھ بتانے کے قابل ہی نہ رہو۔ اس لیے ایک طرح سے یہ تمہارے لیے آخری موقع ہے۔"
"میری فکر مت کرو۔" بلونڈی نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔ "میں اپنی حفاظت خود کرلوں گی جیسا کہ اب تک کرتی رہی ہوں۔ اگر تم اتنے ہی بے تاب ہو تو خود کوشش کرو اور خود معلوم کرلو۔"
"تم اپنے آپ کو بہت چالاک سمجھتی ہو۔" میں نے بھی ناگواری سے کہا۔ "ٹھیک ہے جو جی چاہے کرو۔ بعد میں یہ مت کہنا کہ میں نے تمہیں خبردار نہیں کیا تھا۔"
"اگلی مرتبہ اگر ملاقات ہو تو اپنے احسان کا معاوضہ طلب کرلینا۔" وہ بولی۔ "تب میرے پاس دولت کی کمی نہیں ہوگی۔"
اس بات سے مجھے ایسا لگا جیسے بلونڈی نے کہیں سے رقم حاصل کرنے کی توقع باندھ رکھی ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب تھا بلیک میل۔ اس سے وضاحت ہوگئی کہ وہ کیوں میری مدد لینے سے انکار کررہی ہے۔
"سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا بلونڈی۔" میں نے کہا۔ "جو کھیل تم کھیل رہی ہو بہت خطرناک ہے۔"
اس نے اپنا سوٹ کیس اٹھایا' دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی۔ میں دروازہ بند کرنے لگا تھا کہ اپنے اپارٹمنٹ کے سامنے رہنے والا نظر آیا۔ وہ آنکھیں پھاڑے لفٹ کی طرف دیکھ رہا تھا۔
"کیا آج پھر کسی حسین لڑکی کو میرے گھر سے نکلتے دیکھ لیا ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا اور دروازہ بند کردیا۔

○☆○

میں اور ایکی ہف مین کے گھر پہنچے تو پارٹی شروع ہوچکی تھی۔ اس چھوٹے سے کمرے میں آٹھ جوڑے موجود تھے اور فضا سگریٹ کے دھوئیں سے بھری ہوئی تھی۔ ہر فرد شراب اور سگریٹ پی رہا تھا۔ ہف مین نے سب سے میرا تعارف کرایا۔ ان میں زیادہ تر گلوب اخبار سے وابستہ تھے۔ پانچ حسین لڑکیاں بھی موجود تھیں۔ ہف مین نے بتایا کہ وہ ایک میوزیکل گروپ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سے ایک سرخ بالوں والی کافی نشے میں تھی اور باربار ہنس رہی تھی۔ ہف مین نے مجھے اسی کے ساتھ بٹھادیا۔ اس نے بتایا کہ اس کا نام ڈان مرے ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تو اس کا پیشہ ورانہ نام ہے مگر اس کا اصلی نام کیا ہے۔ وہ باربار ہنسی لیکن نام نہیں بتایا۔ ڈان نے کتابوں کے بارے میں باتیں شروع کردیں مجھے حیرت ہوئی۔ میرا خیال تھا اس جیسی لڑکیوں کو کتابوں سے دلچسپی نہیں ہوتی۔ وہ ایک کتاب کی بہت تعریف کررہی تھی کہ اس نے اس سے اچھی کتاب نہیں پڑھی۔ ایک طویل قامت آدمی جسے میں نہیں جانتا تھا اور نہ تعارف کے وقت اس کا نام غور سے سنا تھا ڈان کی باتیں سن کر ہماری میز پر آگیا کہ اس نے بھی وہ کتاب پڑھ رکھی ہے۔ وہ ایک دوسرے سے باتوں میں منہمک ہوئے تو میں ڈان سے جان چھڑا کر اٹھ گیا۔ کسی نے موسیقی کا ریکارڈ لگادیا اور سب ڈانس کرنے لگے۔ میں ایک آرام کرسی پر بیٹھ کر انہیں دیکھنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد ہف مین میرے پاس آیا اور بتایا کہ میں نے جس طرح کرنل کے معاملے میں رپورٹروں کی مدد کی تھی اس سے گلوب کا باس بہت خوش ہے۔ وہ ابھی میری تعریف ہی کررہا تھا کہ دروازہ کھلا اور مارڈی اندر داخل ہوئی۔ سب سے پہلے میں نے اسے دیکھا اور مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ اس کے پیچھے ایک طویل قامت گھونگریالے بالوں والا خوبصورت آدمی تھا۔ میں نے یونہی ہف مین سے پوچھ لیا۔
"یہ لڑکی کون ہے؟"

"معلوم نہیں۔" ہف مین اٹھ کھڑا ہوا۔ "مگر ابھی پوچھ کر آتا ہوں۔"

اس نے طویل قامت آدمی سے ہاتھ ملایا۔ مارڈی سے کچھ باتیں کرنے لگا۔ مجھے احساس ہوا کہ میں کافی نشے میں ہوں اور یہ کوئی اچھی بات نہیں تھی۔ مجھے اس آدمی سے حسد محسوس ہو رہا تھا۔ ڈانس رک گیا تھا۔ ہف مین نے سب دوستوں سے ان دونوں کو متعارف کرایا۔ میری باری آئی۔ مارڈی نے مجھے دیکھا اور اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ ہف مین میرے بارے میں بتا رہا تھا اور مجھے لگ رہا تھا کہ مارڈی زبان کھولے بغیر کچھ کہنے کی کوشش کر رہی ہے اور جب تعارف کے جواب میں اس نے یہ کہا کہ اسے حیرت ہے کہ اب تک میری اس سے ملاقات کیوں نہیں ہوئی تو میں سمجھ گیا کہ وہ باقی افراد کو یہ تاثر دینا چاہتی ہے کہ ہم ایک دوسرے کو نہیں جانتے۔ اس کے بعد ہف مین نے اس طویل قامت آدمی سے میرا تعارف کرایا۔ معلوم ہوا کہ اس کا نام لی کرلس ہے۔ مارڈی نے ہمیں بات کرنے کا موقع نہیں دیا اور کسی بہانے سے لی کرلس کو دوسری جانب لے گئی۔

میں سوچنے لگا کہ اول تو مارڈی مجھ سے واقفیت ظاہر کرنا نہیں چاہتی تھی۔ دوم وہ یہ بھی نہیں چاہتی تھی کہ طویل قامت آدمی کو میرا نام معلوم ہو۔ میں اس سے بہت سی باتیں کرنا چاہتا تھا مگر یہ سوچ کر کہ وہ ایسا نہیں چاہتی اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ اسی وقت ڈان آگئی اور مجھ سے اپنے ساتھ رقص کرنے کو کہا۔ میں اس کے ساتھ ڈانس تو کرنے لگا مگر میری توجہ اب بھی مارڈی پر مرکوز تھی۔

"کچھ توجہ مجھے بھی دو۔" ڈان نے کہا۔ "وہ سرخ بالوں والی تمہارے عشق میں مبتلا ہونے والی نہیں ہے۔"

"مجھے بھی اس سے محبت کرنے کی فرصت نہیں ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "پھر بھی ایسا ہوا تو تم اس گھونگریالے بالوں والے کو پکڑ لینا۔"

"مجھے اس کی ضرورت نہیں۔"

"کیوں۔ کیا تم اس کے بارے میں کچھ جانتی ہو؟"

"میں لی کرلس کے بارے میں کچھ نہیں بہت کچھ جانتی ہوں۔"

"مجھے اس سے دلچسپی ہے اگر تم بہت کچھ جانتی ہو تو کچھ مجھے بھی بتا دو۔"

"بتانے والی کوئی خاص بات نہیں ہے۔ تھوڑی بہت دولت رکھتا ہے۔ خوش باش ہے اور ہر ہفتے اپنے بستر کا ساتھی بدلتا رہتا ہے۔"

"کرتا کیا ہے؟"

"شاید میکنزی فیبرک میں سیکریٹری ہے۔"

میرا ذہن تیزی سے سوچ رہا تھا۔ تو یہ آدمی بھی اسی کارپوریشن میں کام کرتا ہے۔ شاید اسی لیے مارڈی نہیں چاہتی تھی کہ اسے میرا نام معلوم ہو۔ اس کا مطلب تھا مارڈی یقینی طور پر کچھ جانتی ہے۔ میں نے کافی مشکل سے ڈان سے پیچھا چھڑایا۔ پارٹی اب بھی زور شور سے جاری تھی۔ مارڈی ہف مین کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی۔ اسی وقت دوسرے کمرے میں فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ ہف مین نے میری طرف دیکھا اور بولا کہ ذرا دیکھنا کس کا فون ہے۔ میں نے دوسرے کمرے میں جا کر ریسیور اٹھایا۔

"کیا مسٹر کرلس وہاں ہیں؟" ایک عورت کی آواز ابھری۔

میں نے اسے ہولڈ آن کرنے کے لیے کہا اور کرلس کے پاس جا کر اسے بتایا کہ اس کا فون ہے۔ کرلس کچھ چونکا پھر دوسرے کمرے میں گیا اور جاتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔ کچھ دیر کے بعد نکلا تو بہت غصے میں نظر آ رہا تھا۔ اس نے ہف مین سے معذرت کی کہ اسے اچانک ایک ضروری کام کی وجہ سے پارٹی کو چھوڑ کر جانا پڑ رہا ہے پھر اس نے مارڈی سے پوچھا کہ وہ چلنا چاہتی ہے یا ابھی ٹھہرے گی۔ مارڈی نے جواب دیا کہ وہ ابھی ٹھہرنا چاہتی ہے۔ ہف مین نے کہا کہ وہ مارڈی کو گھر چھوڑ آئے گا۔ کرلس دوسرے دن ملنے کا وعدہ کر کے چلا گیا۔ چلتے ہوئے اس نے کسی کو خدا حافظ بھی نہیں کہا۔ تو کرلس اس قسم کا آدمی تھا کہ جب تک خود اسے کچھ حاصل ہونے کی امید نہ ہو کسی فرد کی اس کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی۔

ہف مین ڈرنک لینے چلا گیا۔ میں جلدی سے مارڈی کے پاس گیا۔

"مجھے تم سے کچھ باتیں کرنا ہیں۔" میں نے کہا۔ "میں تمہیں گھر چھوڑ آؤں تو کیا مضائقہ ہے؟"

مارڈی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ہف مین ڈرنک لے کر واپس آیا تو مجھے دیکھ کر اس کے چہرے پر ناگواری کا تاثر ابھرا۔ میں نے جلدی سے کہا۔

"ناراض مت ہو۔ میں اور مارڈی پرانے دوست ہیں اور اب رخصت ہونے کا ارادہ کر رہے ہیں۔"

"میں نے تمہیں اس آدمی کے بارے میں خبردار کر دیا تھا۔" ہف مین غصے سے مارڈی سے مخاطب ہوا۔ "یہ ہمیشہ ایسی چیزیں حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے جو اس کی نہیں ہوتیں۔ کئی گھر اس کی وجہ سے برباد ہو چکے ہیں۔"

"پریشان مت ہو۔" مارڈی مسکرائی۔ "مجھے کچھ نہیں ہوگا۔ وقت زیادہ ہو گیا ہے۔ مجھے گھر جانا چاہیے۔"

"اچھا مجھے ایک ڈانس کا موقع اور دو پھر چلی جانا۔" ہف مین نے جیسے مجبوراً کہا۔

میں نے مارڈی کو اشارہ کیا کہ وہ ڈانس کی دعوت قبول کر لے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ کرلس کے جاتے ہی ہم بھی چلے جائیں اور یوں دوسروں کو تجسس کرنے کا موقع دیں۔ وہ ڈانس کرنے لگے۔ میں ایکی کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ اب میں جا رہا ہوں۔ ڈانس

ختم ہونے والا تھا۔ میں نے ماڑدی کو اشارہ کیا کہ میں نیچے جا رہا ہوں وہ بھی آجائے اور پانچ منٹ بعد وہ آگئی۔ جلد ہی ہمیں ایک ٹیکسی مل گئی۔ میں نے ماڑدی سے پوچھا کہ وہ کہاں رہتی ہے تاکہ ڈرائیور کو پتا بتادوں۔

"اب میرے پاس کوئی گھر نہیں ہے۔" ماڑدی نے جواب دیا۔ "چاہو تو کسی مناسب ہوٹل میں لے چلو۔"

"اور تمہارا سامان؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"وہ اسٹیشن پر ہے۔ میں کل صبح پہلی ٹرین سے روانہ ہونا چاہتی ہوں۔"

"تب پھر میرے گھر چلو۔" میں نے کہا۔ "میں یہ بھی بتادوں کہ اس سے میں کوئی غلط فائدہ نہیں اٹھانا چاہتا صرف تمہیں آرام کرنے کی جگہ فراہم کرنا چاہتا ہوں۔"

"شکریہ۔" اس نے میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے تمہاری پیشکش منظور ہے۔"

اور اپنے کانوں پر بہ مشکل یقین کرتے ہوئے میں نے اس کے لیے ٹیکسی کا دروازہ کھول دیا۔

○☆○

اپنے گھر جاتے ہوئے ہمارے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔ مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ میرے برابر بیٹھی ہے اور میرے گھر میں رہنے کے لیے تیار ہے (خواہ وہ ایک رات کے لیے ہی سہی) جبکہ اس سے میری واقفیت بہت مختصر وقت کی ہے۔ اپارٹمنٹ ہاؤس پہنچ کر میں نے ٹیکسی کا کرایہ ادا کیا۔ زینے کی سیڑھیاں طے کرتے ہوئے مجھے سامنے والے کرائے دار کی تجسس پسندی سے خطرہ تھا کہ کہیں وہ اس وقت بھی موجود نہ ہو لیکن اس وقت رات کے دو بج رہے تھے۔ وہ غالباً سونے کے لیے لیٹ چکا تھا۔ اپارٹمنٹ میں داخل ہو کر میں نے دروازہ بند کردیا۔ ماڑدی کچھ مضطرب سی نظر آرہی تھی مگر میں نے اسے یقین دلایا کہ اسے اپنے گھر لانے سے میرا کوئی اور مقصد نہیں ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ اسے میری مدد کی ضرورت ہے اور میں مدد کرنے کے لیے تیار بھی ہوں اور اس آمادگی سے کوئی فائدہ بھی نہیں اٹھانا چاہتا۔ ماڑدی یہ سن کر کچھ مطمئن ہوگئی۔ میں اپنے اور اس کے لیے ڈرنک بنانے لگا۔ وہ اپنا فرکوٹ اتار کر آرام کرسی پر بیٹھ گئی۔

"مجھے واقعی تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔" اس نے کہا۔

"اور میں ہر ممکن تعاون کے لیے آمادہ ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "اگر تم کسی مشکل میں پھنس گئی ہو تو ہم مل کر اسے حل کرلیں گے۔"

"مگر تم میری مدد کیوں کرنا چاہتے ہو؟"

"اس لیے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔" میں نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہا۔ "تم میری زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی ہو جس میں وہ ساری خوبیاں موجود ہیں جو میں چاہتا ہوں۔ تم نے پوچھا اور میں نے بتا دیا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر تمہیں مجھ سے اُنسیت نہیں تو ہم اچھے دوستوں کی طرح ایک دوسرے کی مدد نہیں کرسکتے۔ اپنے جذبات سے قطع نظر میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں اور جواب میں کسی فائدے کا خواہش مند بھی نہیں۔"

"تم واقعی عجیب آدمی ہو۔" ماڑدی مسکرائی۔ "مجھے تمہاری شرافت پر اعتماد ہے۔ تم نے جن خیالات کا اظہار کیا میں ان کے لیے ممنون ہوں۔ میں خوش قسمت ہوں کہ تم جیسا دوست مل گیا۔"

"یہ بات ہے تو پھر بتاؤ کہ آخر یہ سارا معاملہ کیا ہے؟" میں نے پوچھا۔ اس نے سگریٹ مانگا۔ میں نے دے دیا اور سُلگا بھی دیا۔

"اتنا عجیب معاملہ میری زندگی میں کبھی پیش نہیں آیا۔" ماڑدی نے سگریٹ پیتے ہوئے کہا۔ "لیکن مناسب ہوگا کہ میں بالکل شروع سے بتاؤں۔ تمہیں وہ دن یاد ہوگا جب تم مجھے لنچ کے لیے لے گئے تھے!"

وہ یاد کرنے کی بات کر رہی تھی جبکہ اس کی یاد میرے ذہن میں نقش ہوچکی تھی۔

"جب میں دفتر واپس گئی تو مسٹر اسپنسر نے مجھے بلایا۔ وہ ناراض ہو رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ کیوں گئی تھی۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آخر وہ کس بات پر غصہ کر رہا ہے۔ مجھے بھی غصہ آگیا اور میں نے جواب دیا کہ میں جس کے ساتھ چاہوں جاسکتی ہوں۔ اسے اعتراض کرنے کا کیا حق ہے۔ اس نے مجھے ملازمت سے برطرف کردیا۔"

وہ چند لمحے کے لیے رکی۔ میں نے سوچا کہ اسے یہ بتانے کے لیے موقع مناسب نہیں ہے کہ مجھے یہ بات پہلے سے معلوم تھی۔

"میں اس قدر غصے میں تھی کہ اسی وقت دفتر سے نکل کر گھر چلی گئی۔ اگلی صبح مجھے ایک خط ملا کہ میں دفتر آکر اسپنسر سے ملاقات کروں۔ میں نے وہ خط ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیا اور دوسری ملازمت تلاش کرنے لگی اور یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ بہت سے ادارے مجھے سروس دینے کے لیے آمادہ تھے۔"

"کیوں اس میں حیرت کی کیا بات تھی؟" میں نے پوچھا۔

"آج کل اچھی ملازمت ملنا کافی دشوار ہے جبکہ مجھے جو آفرز مل رہی تھیں وہ بہت پُرکشش تھیں۔ مجھے شک ہوا کہ کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے کہ میرے ساتھ یہ فیاضی کی جارہی ہے۔ چنانچہ میں نے کوئی آفر قبول نہیں کی اور یہ کہا کہ سوچ کر جواب دوں گی۔"

"کیا تم نے انہیں یہ بتا دیا کہ میکنزی نیبرک میں ملازمت کرچکی ہو؟"

"ہاں۔ بالکل۔"

"اور کیا اسی نوعیت کی ملازمت چاہتی تھیں؟"

"ہاں۔"
"تب اس میں کوئی پُراسراریت نہیں رہ جاتی۔" میں بولا۔
"میکنزی نیبرک اپنے شیئر ہولڈرز کو سب سے زیادہ منافع دیتی ہے۔ فطری طور پر سب جاننا چاہتے ہیں کہ میکنزی نیبرک کو یہ منافع کس طرح ہوتا ہے اور انہیں توقع تھی کہ یہ معلومات وہ تم سے حاصل کرسکتے ہیں۔"
"میرے ذہن میں یہ بات نہیں آئی تھی۔"
"شاید تمہیں خوف تھا کہ اسپنسر کسی دوسری جگہ سروس کرنے میں رکاوٹ پیدا کرے گا۔"
"ہاں مجھے اس کا اندیشہ تھا۔"
"خیر تو اب معلوم ہوگیا کہ جب چاہو تمہیں ایک اچھی جاب مل سکتی ہے۔ آگے بتاؤ۔ پھر کیا ہوا؟"
"مگر مصیبت یہ ہے کہ میں کر نہیں سکتی۔" مارڈی نے جواب دیا۔ "جب میں گھر واپس پہنچی تو وہاں کرلس میرا منتظر تھا' وہ اسپنسر کا دایاں ہاتھ ہے۔ دفتر میں لڑکیاں اسے اچھا نہیں سمجھتیں۔ میں بھی اسے دیکھ کر خوش نہیں ہوئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اسپنسر مجھے اپنی جاب پر واپس بلا رہا ہے اور یہ کہ اسے افسوس ہے کہ اس نے مجھ پر غصہ کیا۔ میں یہ بدمزگی فراموش کردوں' میں تب بھی غصے میں تھی' میں جان چکی تھی کہ مجھے دوسری اچھی سروس مل سکتی ہے۔ چنانچہ میں نے انکار کردیا۔ کرلس نے مجھے آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ آخر میں' میں اسپنسر سے بات کرنے پر تیار ہوگئی لیکن وہ جس طرح مجھے واپس بلانے پر مصر تھا اس سے مجھے شبہ ہوا۔ تب میں نہیں جانتی تھی کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ آخر وہ کیوں اس التجائی انداز میں مجھ سے واپسی کے لیے کہہ رہا ہے۔ میں اس سے ملنے گئی اور دوبارہ کام پر آنے سے صاف انکار کردیا۔ اس وقت اس کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے کہ اس کا بس چلے تو میرا گلا گھونٹ دے۔ اس نے کہا تم اس فیصلے پر پچھتاؤ گی اور یہ کہ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو فوراً یہ شہر چھوڑ دیتا۔ اس کے ردِعمل نے مجھے خوفزدہ کردیا۔ اس رات مجھے ٹھیک سے نیند بھی نہیں آئی اور پھر تب سے لے کر آج صبح تک میری نگرانی کرائی جاتی رہی۔ میں جہاں بھی جاتی سیاہ لباس پہنے ایک طویل قامت دبلا پتلا آدمی میرے تعاقب میں رہتا۔ ایسے دو دن گزارنے کے بعد میں نے شہر چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا۔ اپنا سامان پیک کیا۔ مکان کی مالکہ سے کہہ دیا کہ میں جارہی ہوں۔"
"کہاں جانے کا ارادہ کررہی تھیں؟" میں نے پوچھا۔
"کسی بھی ساحلی مقام پر۔" مارڈی نے جواب دیا۔ "میں نے سوچا تھا کہ کچھ دن سیر و تفریح میں گزار دوں۔ میرے پاس اس مقصد کے لیے مناسب رقم بھی تھی۔ میرا خیال تھا کہ کچھ دن کے بعد وہ لوگ میرا پیچھا چھوڑ دیں گے۔"
"پھر کیا ہوا؟" میں نے پوچھا۔ اگرچہ میں سمجھ رہا تھا کہ اب وہ لوگ اسے کبھی فراموش کرنے والے نہیں ہیں مگر میں نے یہ بات مارڈی سے نہیں کہی۔
"میں نے مکان کی مالکہ سے کہہ دیا تھا کہ وہ میرا سامان اسٹیشن پہنچا دے۔" مارڈی نے جواب دیا۔ "میں نے سوچا کہ میں یونہی شہر میں گھومتی رہوں گی۔ وہ آدمی بھی میرا تعاقب کرے گا پھر موقع دیکھ کر اس کی نظروں سے بچ نکلوں گی۔ اسٹیشن پہنچوں گی اور اس طرح کسی کے علم میں آئے بغیر شہر سے چلی جاؤں گی لیکن یہ میری خوش فہمی تھی۔ میں چلنے کے لیے تیار تھی کہ کرلس پہنچ گیا۔ وہ برابر میرے ساتھ لگا رہا پھر اپنے ساتھ تقریباً زبردستی مجھے ہف مین کی پارٹی میں لے گیا۔ یہ ہیں کل حالات!"
وہ خاموش ہوگئی۔ میں بھی اس کی باتوں پر غور کرنے لگا۔
"آخر تمہارے خیال میں اس کی وجہ کیا ہوگی کہ وہ مجھے اپنے ساتھ پارٹی میں لایا۔" مارڈی نے پوچھا۔ "اور پھر یوں چھوڑ کر چلا گیا۔"
"کیا کرلس تمہیں پسند کرتا ہے؟" میں نے سوال کیا۔
"وہ زبردستی خود کو مسلّط کرنے کی کوشش کررہا تھا۔" مارڈی نے کچھ بے چینی سے بتایا۔ "مگر ہر لڑکی کے ساتھ اس کا رویّہ ایسا ہی ہوتا ہے۔"
میں ایک نہیں کئی وجوہات سوچ سکتا تھا کہ کرلس مارڈی کو پارٹی میں کیوں لایا لیکن میں مارڈی کو بتانا نہیں چاہتا تھا۔ ممکن تھا کہ اسپنسر نے مارڈی کو ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہو۔ یہ بات کرلس کو معلوم ہوگئی ہو اور اگر وہ مارڈی کو چاہتا ہے تو اس لیے اس کے ساتھ چپکا رہا کہ مارڈی کو کوئی نقصان نہ پہنچ سکے اور پارٹی میں پہنچ کر اسے خیال ہوا کہ مارڈی کچھ وقت کے لیے محفوظ رہے گی پھر کسی دوسری لڑکی نے اسے فون کیا اور کسی ضرورت کے تحت اسے جانا پڑا۔ مجھے احساس ہوا کہ اس طرح مارڈی کا آزادی سے گھومنا پھرنا اس کی سلامتی کے نقطۂ نظر سے مناسب نہیں ہے لیکن مجھے یہ معلوم کرنا ضروری تھا کہ وہ کتنا کچھ جانتی ہے۔
"فرض کرو کہ میں تمہیں اس معاملے کے بارے میں بتاؤں پھر شاید تم سمجھ سکو کہ اس سے تمہارا کیا تعلق ہے۔"
"تو کیا میرا کوئی تعلق ہے؟"
"مجھے یہ ہی اندیشہ ہے۔" میں نے دوسرا سگریٹ سُلگاتے ہوئے کہا۔ "بات یہاں سے شروع ہوتی ہے۔ تقریباً ایک سال قبل لاری رہمنڈ کو گولی ماردی گئی۔ یہ آدمی بڑا دولت مند اور رنگین مزاج تھا اور اپنے آپ کو میکنزی نیبرک کا صدر کہتا تھا مگر حقیقت میں وہ اتنا ہی صدر تھا جتنے تم یا میں ہوسکتے ہیں لیکن سردست اس بات کو یہیں رہنے دو۔ اس کا خاص کام یہ تھا کہ کارپوریشن کے حصص اپنے دولت مند دوستوں کے ہاتھ فروخت کرے۔ وہ اس میں کامیاب بھی رہا کیونکہ حصص بہت منافع بخش تھے' ان کی قیمت مسلسل بڑھ رہی تھی لیکن میکنزی نیبرک کی آڑ

میں کوئی غیر قانونی ریکٹ چل رہا تھا۔ جبکہ اس کے شیئر ہولڈروں میں پولیس کمشنر اور کسٹم کے اعلیٰ حکام جیسے لوگ شامل تھے اور چونکہ ہر فرد کو بالکل جائز اور قانونی کام کی آڑ میں غیر معمولی منافع ہو رہا تھا اس لیے یہ اندیشہ بھی نہیں تھا کہ کوئی اس میں دخل انداز ہونے کی کوشش کرے۔ یہ پہلا سیٹ اپ تھا۔ یہ حقیقت کہ رچمنڈ کبھی آفس نہیں آتا تھا بلکہ گھوم پھر کر دولت خرچ کرتا رہتا تھا۔ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جو آدمی اس ریکٹ کا کرتا دھرتا ہے۔ وہ اسپنسر ہے۔ لیکن پھر رچمنڈ کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اس کی ہلاکت کا ذمہ دار اسپنسر تھا لیکن وہ پکڑا جاتا تو سارا بھانڈا پھوٹ جاتا۔ یہ بات اس کے اسٹاک ہولڈرز کو گوارا نہ تھی۔ میں یقینی طور پر تو نہیں جانتا مگر اندازہ لگا سکتا ہوں کہ کیا ہوا ہوگا۔ ان سب نے مل کر غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ کسی کو قربانی کا بکرا بنانا چاہیے۔ رچمنڈ لڑکیوں کا دلدادہ تھا بشرطیکہ لڑکی خوبصورت ہو۔ ہلاک کیے جانے سے پہلے وہ سڑکوں پہ گھومنے والی ایک آوارہ لڑکی میں دلچسپی لینے لگا تھا۔ یہ لڑکی واسی نام کے ایک آدمی کی محبوبہ تھی اور واسی کسی اچھی شہرت کا مالک نہیں تھا چنانچہ اس سے زیادہ آسان بات کیا ہو سکتی تھی کہ واسی کو قربانی کا بکرا بنایا جائے۔ اسے پکڑ لیا گیا۔ اس کے پھنسانے میں صرف اسپنسر ہی نہیں بلکہ پولیس، وکیل حد یہ کہ جج بھی شامل تھا اور اسے پھانسنے کے لیے انہوں نے اس کی محبوبہ یعنی اس لڑکی کو استعمال کیا۔

میرے نزدیک یہ واقعہ محض ایک شخص کی ہلاکت کا عام سا واقعہ تھا جس سے مجھے کوئی خصوصی دلچسپی نہیں تھی مگر پھر ایک رات ایک عورت نے فون کیا۔ بتایا کہ وہ میرے لیے ٹکٹ اور پاس بھیج رہی ہے جس سے میں واسی کو سزائے موت دیے جانے کے وقت وہاں موجود ہونے کے قابل ہو جاؤں گا۔ میں وہاں جاؤں، واسی کے آخری الفاظ غور سے سنوں۔ وہ مجھے کوئی ایسی بات بتا سکتا ہے جس سے میں اس کیس کی تحقیقات شروع کر سکوں اور اگر میں واسی کے خلاف کی جانے والی سازش کو بے نقاب کرنے میں کامیاب ہو گیا تو وہ مجھے دس ہزار ڈالر دے گی لیکن اس سے پہلے کہ میں اس سے کچھ سوال کر سکوں اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔ بس یہاں سے میرا اس کیس سے تعلق شروع ہوتا ہے۔ میں وہاں گیا اور واسی نے مرنے سے پہلے مجھے بتایا کہ رچمنڈ کا قتل اسپنسر نے کیا تھا۔ یہ بات میں نے اس پُراسرار عورت تک پہنچا دی۔ اس نے میری حوصلہ افزائی کے خیال سے پانچ ہزار ڈالر بھیجے لیکن اس سے پہلے کہ وہ مجھے ملیں بلونڈی انہیں چُرا کر لے گئی۔ بلونڈی واسی کی محبوبہ تھی۔ میں نے اس کا پتا لگایا اور اس کے گھر گیا لیکن اس سے قبل کہ میں اس سے کچھ معلوم کر سکوں۔ ایرل کاز آ گیا۔ کاز اسپنسر کا باڈی گارڈ ہے۔ ایک ایسا آدمی جو ہر وقت ریوالور جیب میں ڈالے گھومتا ہے اور کسی کو شوٹ کر دینا اس کے لیے معمولی بات ہے۔ وہ صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ کس نے مجھے اس کیس کی تحقیقات کے لیے کہا ہے۔ میں نے اسے مطمئن کرنے کے لیے ایک کہانی سنا دی جو کچھ سچ تھی اور کچھ جھوٹ۔ کاز نے اس کہانی پر یقین کر لیا۔

بعد میں، میں نے اس کیس سے دست بردار ہونے کا ارادہ کیا اور جب اس عورت نے مجھے تیسری مرتبہ فون کیا تو اسے بھی بتا دیا کہ میں تحقیقات نہیں کر سکتا لیکن مجھے اس عورت کے بارے میں تجسس تھا کہ وہ کون ہے پھر ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس سے میں اس کی شخصیت سے واقف ہو سکتا تھا لیکن حالات نے کچھ ایسا رخ بدلا کہ ناکام رہا۔ دوسری طرف تم سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔ میں تم سے ملنا اور تمہارے بارے میں کچھ مزید جاننا چاہتا تھا پھر جب مجھے پتا چلا کہ تم غائب ہو گئی ہو تو مجھے پریشانی ہوئی۔ یہ پریشانی اس وقت اور بڑھ گئی جب اس عورت نے مجھے ایک بار پھر فون کیا، اس کی باتوں سے مجھے یہ تاثر ملا جیسے تم کسی مصیبت میں پھنس گئی ہو اور اگر میں اس سلسلے میں کچھ جاننا چاہتا ہوں تو وینڈی وہارف جاؤں۔

میں وہاں گیا تو تین بدمعاشوں سے سابقہ پیش آیا اور تمہارے متعلق کچھ جاننے کے بجائے ایک بار پھر بلونڈی سے ٹکرا گیا۔ وہ بھی شہر سے جانے کا فیصلہ کر چکی تھی اور غالباً اب تک چلی گئی ہوگی پھر وہاں پارٹی میں تم مل گئیں۔ بس یہ ہیں اب تک پیش آنے والے واقعات!"

"میرا خیال ہے شاید میں تمہاری مدد کر سکوں۔" مارڈی نے کہا۔ "بہت سی باتیں جو پہلے سمجھ میں نہیں آئی تھیں اب آنے لگی ہیں لیکن اس وقت میں بہت تھکی ہوئی ہوں پھر وقت بھی دیکھو کتنا ہو گیا۔ اس لیے اب مزید گفتگو ہم کل کریں گے۔"

"ضرور۔" میں کھڑا ہو گیا۔ "اب تم آرام کرو۔ باقی گفتگو کل ہو جائے گی۔ تم یہاں میرے بیڈ روم میں سو جاؤ۔"

میں کمرے کا دروازہ بند کر کے باہر آیا تو وہ موٹا آدمی اور گس میرا انتظار کر رہے تھے۔ موٹے آدمی کے ہاتھ میں ریوالور تھا جس کی نال میری جانب اٹھی ہوئی تھی۔

○☆○

میں انہیں دیکھ کر چند لمحوں کے لیے گھبرا گیا۔ ہاتھ سر کے اوپر اٹھا کر آگے بڑھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ کیا انہیں معلوم ہے کہ مارڈی میرے بیڈ روم میں موجود ہے۔ کیا یہ لوگ اس کے لیے آئے ہیں یا صرف مجھ سے اپنا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔

"دروازے کے پاس سے ہٹ جاؤ۔" موٹے آدمی نے کہا۔ "ہمیں اس عورت کی ضرورت ہے۔"

"مارڈی جلدی سے دروازہ بند کر لو۔" میں چلایا۔ "مصیبت آ پہنچی ہے۔"

گس گالیاں بکتے ہوئے اٹھ کر میری طرف بڑھا۔ میں دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ گس نے میرا بازو پکڑ کر دروازے سے ہٹانے کی کوشش کی مگر میں اس کے لیے "کچھ" زیادہ

بھاری تھا۔ میں نے اپنا بازو جھٹک کر چھڑایا تو وہ گرنے لگا اور میرے اور موٹے کے ریوالور کے درمیان میں آگیا۔ میں اس طرح لپٹ گیا جیسے کوئی مدت کا بچھڑا ہوا دوست ہو اور پھر چلّایا۔ "جلدی سے دروازہ اندر سے بند کرلو۔"

گس نے سنبھل کر میرے منہ پر گھونسا مارا۔ میں گرنے لگا مگر اسے نہیں چھوڑا۔ ہم دونوں ایک ساتھ فرش پر گرے۔ موٹا آدمی اٹھا اور ریوالور کی نال میری گردن سے لگا دی۔ مجھے مجبوراً گس کو چھوڑنا پڑا۔

"میں تمہاری مرمت کرنا نہیں چاہتا۔" موٹا بولا۔ "مگر تم باز نہیں آئے تو ایسا ہی کرنا پڑے گا۔"

"ٹھیک ہے۔ میں کچھ نہیں کروں گا۔" میں نے کہا اور فرش پر بیٹھ گیا۔ مجھے توقع تھی کہ مارڈی کھڑکی کھول کر چیخنا شروع کردے گی مگر اندر خاموشی طاری تھی۔ میرا دل ڈوبنے لگا۔

موٹے نے مجھے اٹھنے کا حکم دیا۔ میں کھڑا ہوگیا۔ گس نے میرے ہاتھ پکڑ کر پشت کے پیچھے کردیے۔ میں نے کوئی مزاحمت نہیں کی اور اس نے میرے ہاتھ باندھ دیے۔ پھر اس نے بیڈروم کھولنا چاہا مگر وہ مقفل تھا اور میں جانتا تھا کہ آسانی سے نہیں کھلے گا اور زور آزمائی کرتے ہوئے شور پیدا ہوگا۔ غالباً یہ دونوں ایسا کرنا پسند نہیں کریں گے مگر موٹے نے چالاکی سے کام لیا۔ دروازے کے پاس آکر زور سے کہا اگر وہ باہر نہیں نکلی تو اس کے دوست یعنی کہ مجھے سزا دی جائے گی۔ میں نے چیخ کر مارڈی کو اس کی بات نہ ماننے کی تاکید کی۔ گس نے میرے منہ پر الٹے ہاتھ کا تھپڑ مارا۔ میں دیوار سے ٹکرایا اور میرا ہونٹ کٹ گیا۔ موٹے آدمی نے پھر دروازے پر ہاتھ مارا اور پھر دھمکی دی کہ مارڈی باہر نہیں نکلی تو وہ میرے ساتھ سختی کرنے پر مجبور ہوگا' اچانک دروازہ کھلا اور مارڈی باہر آئی۔

"کیا چاہتے ہو تم لوگ؟" اس نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"اپنی چیزیں لو اور میرے ساتھ چلو۔" موٹے نے جواب دیا۔

مارڈی میرے پاس آنے لگی مگر موٹا اس کے اور میرے درمیان آگیا۔

"ہم سختی کرنا نہیں چاہتے۔" وہ بولا۔ "لیکن تم نے مجبور کردیا تو کرنا پڑے گی۔"

مارڈی بیڈروم سے اپنا فرکوٹ لے آئی۔ موٹا یہ دیکھ کر مسکرایا۔

"یہ اچھی بات ہے۔" اس نے کہا۔ اب ہم نیچے چلیں گے اور اگر تم نے مزاحمت کی تو گس اس آدمی کو شوٹ کردے گا۔"

ہم بلڈنگ سے نکل کر سڑک پر آگئے۔ باہر ایک کار کھڑی تھی۔ ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ صبح ہونے کے قریب تھی۔ گس نے مجھے دھکا دے کر کار کی پچھلی سیٹ پر بٹھا دیا۔ موٹا میرے برابر بیٹھ گیا اور مارڈی اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ گس نے ڈرائیونگ وہیل سنبھالا۔ کار تیزی سے آگے بڑھی۔

"تم ہمیں کہاں لے جارہے ہو؟" میں نے پوچھا۔ دونوں میں سے کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے موٹے کو باتوں میں لگانا چاہا "تمہارا نام کیا ہے؟"

"خاموش رہو۔ میں تم سے تنگ آنے لگا ہوں۔"

جلد ہی میں نے اندازہ لگا لیا کہ ہم واپس وینڈی وہارف جارہے ہیں۔ میرا اندازہ درست ثابت ہوا۔ کار ایک بار پھر اسی مکان کے سامنے کھڑی تھی۔ گس نے دروازہ کھولا اور مارڈی کو اترنے کا اشارہ کیا۔ وہ نیچے اتری تو گس نے اسے مکان کے اندر دھکا دیا۔ موٹا آدمی مجھے پکڑ کر کار سے باہر نکلا۔ ہم مکان میں داخل ہوئے اور زینہ طے کرکے ایک بار پھر اسی کمرے میں آگئے جہاں بلونڈی کو بند کیا گیا تھا۔ گس نے مجھے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ موٹا آدمی باہر چلا گیا۔ میں نے اسے دوسرے کمرے میں جاتے سنا۔ اس نے کچھ کہا۔ کسی دوسری آواز نے اسے جواب دیا۔ مارڈی نے چونک کر میری طرف دیکھا اور اپنے ہونٹوں سے کچھ کہا جو میری سمجھ میں نہیں آیا پھر دروازہ کھلا اور موٹے کے ساتھ ایک طویل قامت بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے غور سے مارڈی کی طرف دیکھا۔

"جو کچھ ہوا اس پر مجھے افسوس ہے۔" وہ بولا۔ "مگر تم ہمارے آڑے آرہی ہو۔"

اس کی آواز اور لہجے میں کوئی ایسی بات تھی جس نے میرے جسم میں سردی کی لہر دوڑا دی۔ مارڈی بھی خوفزدہ نظر آرہی تھی۔

"لیکن مسٹر اسپنسر...." اس نے کچھ کہنا چاہا مگر رک گئی۔

تو یہ اسپنسر ہے۔ میں نے دل میں کہا اور اسے غور سے دیکھا۔ اس نے جیب سے ایک سگار نکال کر ہونٹوں میں دبایا۔

"اس عورت کو بیٹھنے کے لیے کرسی دو۔" اس نے گس سے کہا اور جب مارڈی بیٹھ گئی تو اس نے میری طرف دیکھا۔ "تو تم مین ہو!" وہ بولا۔

"ہاں' اور تم کوئی ڈراما کررہے ہو تو اسے بند کردو۔"

"اب وقت آگیا کہ ہمارے درمیان کچھ گفتگو ہوجائے۔"

اسپنسر میز کے کنارے پر ٹک گیا اور سگار سُلگایا۔ "میں بہت محتاط آدمی ہوں مین' اور جب میں سمجھتا ہوں کہ کوئی مصیبت آنے والی ہے تو فوری عمل کرتا ہوں۔ میں اس کے آنے کا انتظار نہیں کرتا۔ آگے بڑھ کر اسے شروع ہونے سے پہلے ختم کردیتا ہوں۔ تمہیں پہلے خبردار کیا گیا تھا مگر معلوم ہوتا ہے تم سمجھانے سے نہیں سمجھتے چنانچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ کوئی حرکت کرنے سے پہلے تمہیں روک دوں۔ اس لیے پوری بے تکلفی سے کہنا چاہتا ہوں کہ رچمنڈ کے قتل کے سلسلے میں مزید تحقیقات مجھے بالکل پسند نہیں۔ مجھے اپنے کاروبار کا خیال کرنا ہے۔ کوئی تحقیقات میرے لیے مشکلات بھی پیدا کرسکتی ہے۔ تمہیں تحقیقات کے لیے ایک بڑی

رقم پیش کی گئی تھی۔ کیا نہیں؟"
"شاید تمہارے دوست کاز نے یہ سب کچھ بتایا ہوگا۔" میں نے کہا۔
"ہاں۔"
"ٹھیک ہے۔ میں نے بھی اس معاملے سے الگ رہنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ مجھے دس ہزار ڈالر دیے جا رہے تھے مگر یہ اتنی بڑی رقم نہیں جس کے لیے مشکلات مول لی جائیں۔ چنانچہ میں مزید تحقیقات سے دست بردار ہوگیا تھا لیکن جب تم نے مارڈی کے لیے پریشانی پیدا کرنا چاہی تو مجھے دوبارہ مداخلت پر مجبور ہونا پڑا۔"
"تو یہ بات ہے!" اسپنسر نے مارڈی اور مجھے باری باری دیکھتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ تم ایک شریف لڑکی کو بلاوجہ پریشان کرو گے تو میں خاموش تماشائی نہیں رہ سکتا۔"
"بس اس سے زیادہ تو کوئی بات نہیں؟" اس نے پوچھا۔ میں خاموش رہا۔ "تم نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے۔ تم اور یہ لڑکی میرے لیے دردِ سر بن سکتے ہو۔ تم دونوں مل کر ایسی مشکل کھڑی کرسکتے ہو جو میرے پلان کو خراب کردے۔ چنانچہ اگر ہمارے درمیان کوئی معاملہ طے نہیں ہوا تو تم دونوں مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔"
"ٹھیک ہے تو تم بتاؤ کیا چاہتے ہو؟" میں نے کہا۔ اسپنسر نے گس اور موٹے کی طرف دیکھا۔
"تم دونوں باہر جاؤ۔ مجھے ضرورت ہوگی تو بلالوں گا۔"
جب دونوں چلے گئے تو وہ کمرے میں اِدھر سے اُدھر ٹہلنے لگا۔
"دیکھو۔" آخر وہ بولا۔ "مجھے یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ پس پردہ کون ہے، کون تمہیں دس ہزار ڈالر اس لیے دینا چاہتا تھا کہ میرے لیے مشکلات پیدا کی جائیں۔"
یقیناً وہ یہ معلوم کرنے کے لیے بے تاب ہوگا مگر میں اس بارے میں کچھ بتانا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے خود اپنے طور پر اس راز کو حل کرنے کا ارادہ کرلیا تھا۔
"میں خود بھی یہ بات جاننا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا۔
"میرا خیال ہے کہ تم کوئی ایسی بات جانتے ہو جو مجھے یہ معمّا حل کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ اس لیے میں مشورہ دوں گا کہ جو کچھ تم جانتے ہو سب کچھ بتا دو۔" میں نے کچھ کہنے کا ارادہ کیا تو اس نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔ "جلدی کی ضرورت نہیں۔ اچھی طرح غور کرو۔ بدقسمتی سے تمہیں یاد نہ آئے تو میں تمہاری یادداشت جگانے کے لیے کچھ کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا۔"
"مجھے صرف ایک ٹائپ کیا ہوا خط ملا تھا۔ اس کے سوا میں کچھ اور نہیں جانتا۔"
"وہ کوئی عورت ہوسکتی ہے یا مرد؟"
"مجھے نہیں معلوم۔ میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جانتا۔"
"پھر تو بڑے افسوس کی بات ہے۔" اسپنسر کے چہرے پر غصہ ظاہر ہوا۔ وہ اٹھا اور کمرے کا دروازہ کھول دیا۔ "گس یہاں آؤ۔"
گس اندر آگیا، وہ کبھی میری طرف دیکھتا اور کبھی اسپنسر کی طرف۔
"میرا خیال ہے کہ یہ آدمی کچھ جانتا ہے۔" اسپنسر نے کہا۔ "مگر سروست یہ بتانے کے لیے تیار نہیں ہے۔ تم اس کی دوست پر کوئی ایسا عمل کرو کہ اس کی زبان کھل جائے۔" گس نے مارڈی کی طرف دیکھا۔
مارڈی نے اٹھنے کی کوشش کی، اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ گس لپک کر اس کے قریب آیا اور مارڈی جیسے ہی بھاگنے کے لیے مڑی گس نے ایک ہاتھ سے اس کی دونوں کلائیاں پکڑ لیں۔
"اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔" اسپنسر نے مجھ سے کہا۔ "گس لڑکیوں کے ساتھ بڑا عجیب برتاؤ کرنے کا عادی ہے۔"
"اپنے اس بدمعاش سے کہو کہ اس کے ہاتھ چھوڑ دے۔" میں نے غصے سے کہا۔
"تم وقت برباد کررہے ہو۔" اسپنسر بولا اور گس سے کہا۔ "اپنا کام شروع کرو۔"
"او۔ کے۔" میں جلدی سے بولا۔ "اسے چھوڑ دو۔"
"ذرا ٹھہرو گس۔" اسپنسر نے کہا پھر میری طرف دیکھا۔ "وہ کوئی عورت تھی یا مرد؟"
"عورت تھی۔" مجھے کہنا پڑا۔
"تمہیں کیسے معلوم؟"
"اس نے مجھے فون کیا تھا۔"
"اچھا اب تم باہر جا کر انتظار کرو۔" اسپنسر نے گس سے کہا۔ گس خاموشی سے چلا گیا۔
مارڈی دیوار سے لگی کھڑی تھی۔
"اس عورت کی آواز کیسی تھی؟" اسپنسر نے مجھ سے پوچھا۔
"میرا خیال ہے وہ آواز بدل کر بول رہی تھی۔ آواز سخت اور باریک تھی مگر مجھے وہ قدرتی آواز نہیں معلوم ہورہی تھی۔"
"تو وہ عورت تھی۔ گویا مجھے ایک عورت کو تلاش کرنا ہے۔" اسپنسر نے جیسے خود سے کہا۔
میں خاموش رہا۔ اسپنسر نے مارڈی کی طرف دیکھا پھر میری جانب۔
"جہاں تک تم دونوں کا تعلق ہے تو میرا مشورہ مانو اور اس جھگڑے سے الگ رہو۔ اگر وہ عورت تمہیں پھر فون کرے تو مجھے اطلاع دینا۔ میں دس ہزار ڈالر سے کہیں زیادہ رقم دوں گا۔ بشرطیکہ تم اس کا پتا لگا سکو۔"
"میں اب اس معاملے سے کوئی تعلق رکھنا نہیں چاہتا۔" میں نے جواب دیا اور اس وقت میرا ارادہ بھی یہی تھا۔
"میں تم دونوں کو چھوڑ رہا ہوں اور میری بات مانو تو اس شہر سے چلے جاؤ۔" اسپنسر، مارڈی کے پاس گیا۔ "تم نے میری اچھی

خدمت انجام دی ہے مگر مجھے افسوس ہے کہ تم نے ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی۔"

ماڑی نے اپنا منہ پھیر لیا اور پھر میری طرف آئی۔

"جلدی سے میرے ہاتھ کھول دو۔" میں نے کہا۔ "مجھے یہ صورت حال اچھی نہیں لگ رہی ہے۔"

ماڑی نے میرے ہاتھوں کی رسّی کھول دی۔ موٹا آدمی اندر آیا۔

"اب جتنی جلدی ممکن ہو یہاں سے بھاگ جاؤ۔" اس نے کہا۔

"ہم سیڑھیاں اترنے لگے تو موٹا ہمارے پیچھے آیا۔ نیچے گس بیرونی دروازہ کھولے کھڑا تھا۔ میں ان دونوں کی جانب سے کسی بھی شرارت کے لیے تیار تھا مگر انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ ہم نے دروازے کے باہر قدم رکھا تو دروازہ بند کر دیا گیا۔ میں نے گھوم کر ماڑی کی طرف دیکھا۔

ماڑی دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا کر رونے لگی۔ میں نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔ "سب ٹھیک ہو جائے گا۔" میں نے اسے تسلی دی۔ "ہم باہر تو آ ہی چکے ہیں۔"

وہ دیر تک میرے سینے پر سر رکھے آنسو بہاتی رہی پھر ہم ساتھ ساتھ اس سڑک پر چلتے ہوئے مین اسٹریٹ کی جانب بڑھنے لگے۔

○☆○

جب میری آنکھ کھلی تو دوپہر ہو چکی تھی۔ دھوپ کمرے کے اندر آ رہی تھی۔ ماڑی میرے بیڈ روم میں سو رہی تھی۔ میں نے باتھ روم میں جا کر شیو بنایا، ضروریات سے فارغ ہوا پھر غسل کیا۔ ڈریسنگ گاؤن پہن کر باہر نکلا۔ بیڈ روم میں جھانکا۔ چادر کے نیچے ایک چھوٹا سا ابھار نظر آ رہا تھا۔ شاید وہ ابھی تک سو رہی تھی۔ میں نے فون کر کے دُہرا ناشتا منگوایا۔ ویٹر ناشتا لے کر آیا تو تعجب سے میری طرف دیکھا۔ میں نے اسے ایک ڈالر ٹپ دی تو وہ مسکراتے ہوئے چلا گیا۔ میں نے دروازے پر دستک دی۔ دوسری دستک پر اس کا جواب ملا۔ میں نے جھانک کر دیکھا۔

"بس مجھے پانچ منٹ دو۔" ماڑی نے کہا اور بستر سے اٹھ کر باتھ روم میں گھُس گئی۔

میں ناشتے کی ٹرالی بیڈ روم میں لے آیا۔ کچھ دیر کے بعد ماڑی آ گئی۔

"کیسی نیند آئی؟" اس نے پوچھا۔

"بہت گہری اور تمہارا کیا حال ہے؟"

"اس وقت تو ٹھیک ٹھاک محسوس کر رہی ہوں۔" اس نے کہا۔ "رات کے بارے میں کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہو!"

"بات کرنے کیلیے اب ہے ہی کیا!"

"کیا اب سب کچھ ٹھیک رہے گا؟"

"پتا نہیں۔ میں نے بہت غور کیا مگر میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ہم اسپنسر کے لیے کیا پریشانی پیدا کر سکتے تھے۔ ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے اور نہ ہی کسی کامیابی کی امید تھی۔ بہرحال میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس معاملے سے الگ رہنا ہی اچھا ہوگا۔ تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میرا خیال ہے کہ ہم اتنی آسانی سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔" ماڑی نے جواب دیا۔ "بہت سی باتیں تمہیں معلوم ہی نہیں ہیں اور مجھے یہ بھی اندیشہ ہے کہ تم نے اس سے کہیں زیادہ خود کو اس کیس میں ملوث کر لیا ہے۔ جتنا تمہارا خیال ہے۔"

"تب پھر تم بتاؤ کہ میں کیا نہیں جانتا اور میں کس حد تک اس معاملے میں شامل ہو چکا ہوں۔"

"یہ داستان بہت پہلے شروع ہوئی تھی اور میرا خیال ہے کہ میں جانتی ہوں تمہاری وہ پُراسرار عورت کون ہے۔"

"کیا واقعی۔ اچھا تو وہ کون ہے؟" میں نے دلچسپی سے پوچھا۔

"سارہ اسپنسر۔ اسپنسر کی بیوی۔"

"کیا کہہ رہی ہو!"

"ایک مرتبہ اندر کی کہانی جان لو تو تمہارا بھی یہ ہی خیال ہوگا۔ میں اسپنسر کی پرائیوٹ سیکریٹری تھی اور میرا کافی وقت اس کے گھر پر بھی صرف ہوتا تھا۔ وہ دیر تک کام کرنے کا عادی تھا اور چاہتا تھا کہ اس کی مدد کے لیے میں بھی موجود رہوں۔ سارہ عموماً گھر پر رہتی تھی اور میرا اکثر اس سے آمنا سامنا ہوتا رہتا تھا۔ اسپنسر اس سے دیوانہ وار محبت کرتا ہے مگر وہ صبح سے رات تک اسے فریب دیتی رہتی ہے۔ وہ اس کی بے وفائی سے کس طرح ناواقف ہے، میرے لیے بڑی حیرت کی بات ہے۔ مجھے اس کے دوسرے عاشقوں کے بارے میں معلوم نہیں مگر اتنا ضرور جانتی ہوں کہ واسی بھی اس کے بیڈ روم تک رسائی حاصل کرنے والوں میں تھا۔"

"ذرا کچھ اور وضاحت سے بتاؤ۔" میں اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔

"سارہ واسی سے بہت محبت کرتی تھی۔ وہ ان عورتوں میں سے ہے جو مردوں کا تشدّد پسند کرتی ہیں۔ جب واسی کو موت کی سزا دی گئی تو وہ غم سے پاگل ہو گئی تھی۔ اتفاق سے مجھے دو دن دو راتیں گھر میں کام کرنا پڑا اس لیے اس کی کیفیت جاننا کچھ مشکل نہیں تھا۔ میرا خیال ہے وہ اسپنسر سے نفرت کرتی ہے۔"

"تم نے امکانات کا دروازہ کھول دیا ہے۔" میں بستر پر بیٹھ گیا۔ "اور جیسا کہ تم نے کہا سچ بھی یہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ وہ اسپنسر کو عدالت کے سامنے لانا چاہتی ہے۔ اس سے واسی کی موت کا انتقام بھی لے لے گی اور اس سے آزاد بھی ہو جائے گی۔ ظاہر ہے وہ سامنے آ کر اسپنسر پر ہمنڈ کو قتل کرنے یا کرانے کا الزام نہیں لگا سکتی۔ یہ بھی خطرہ ہے کہ مقدمے کی سماعت کے دوران اس کے اور واسی کے تعلقات سامنے آ جائیں جو اس کے لیے مناسب نہیں ہوگا۔ چنانچہ اس نے خود کو چھپاتے ہوئے مجھے آگے بڑھانا چاہا۔"

"یہ ہی بات ہوگی۔ میں تم سے اتفاق کرتی ہوں۔" مارڈی نے کہا۔ میں نے کچھ اور غور کیا۔

"اس کے لیے یہ معلوم کرنا بہت آسان تھا کہ اندر ہی اندر کیا ہو رہا ہے۔" میں نے کہا۔ "اور پھر اس کے پاس اتنی دولت بھی ہو سکتی ہے کہ اسپنسر سے چھٹکارا پانے کے لیے مجھے دس ہزار ڈالر دے سکے۔"

"پہلے وہ واسی کی دیوانی تھی اور اب کرلس پر مرتی ہے اور جیسا کہ تم جانتے ہو کرلس میکنزی فیبرک میں سروس کر رہا ہے اور کوئی تعجب نہیں کہ اس نے سارہ کو تمام باتیں بتائی ہوں۔"

مجھے کرنل کینڈی کا خیال آیا۔ کیا کرنل بھی سارہ کے چاہنے والوں میں شامل تھا۔ مجھے لگا جیسے میں سچائی کے قریب پہنچ گیا ہوں۔

"مگر اب اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ میں عاجز آچکا ہوں، وہ تحقیقات کے لیے اتنی ہی بے چین ہے تو کسی اور کو تلاش کر لے۔"

"تم سارہ کو نہیں جانتے۔" مارڈی نے میری طرف دیکھا۔ "مجھے ڈر ہے وہ تمہیں اتنی آسانی سے نہیں چھوڑے گی۔"

"تم اپنے ذہن کو پریشان مت کرو۔" میں مسکرایا۔ "کوئی عورت مجھے ایسا کام کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی جسے میں خود نہ کرنا چاہوں۔"

"مگر تم اسے نہیں جانتے۔ وہ بہت خطرناک عورت ہے۔ سب کچھ کر سکتی ہے۔"

"جب وہ کچھ کرے گی تو دیکھ لیں گے۔" میں نے تسلی دی۔ "پہلے سے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔"

وہ رونے لگی۔ میں نے اسے سینے سے لگا لیا۔ اطمینان دلانے کی کوشش کرتا رہا۔ آخر وہ خاموش ہوگئی۔

"کیوں نہ ہم شادی کر لیں!" میں نے آہستہ سے کہا۔ "تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں؟"

"کوئی ایسی بات مت کہو جو حقیقت میں تمہارا مقصد نہ ہو۔"

"مگر میں نے جو کچھ کہا وہ دل سے چاہتا ہوں۔"

"مگر تم میرے بارے میں کیا جانتے ہو، کچھ نہیں۔"

"جتنا جانتا ہوں وہ ہی کافی ہے۔ مجھے یقین ہے ہماری زندگی خوشگوار گزرے گی۔"

"تم واقعی مجھ سے شادی کرو گے؟" مارڈی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ "مگر تم نے تو ابھی تک مجھے پیار بھی نہیں کیا۔"

"شادی کا وعدہ کرو تو اب کر لوں گا۔"

"مجھے منظور ہے۔"

کچھ دیر بعد ہم بیٹھے شادی کا پروگرام بنا رہے تھے تو اچانک مجھے کرنل کینڈی کا خیال آیا اور جیسے تمام مشکلات کا حل مل گیا۔ میں نے اسے کرنل اور اس کی پیشکش کے بارے میں بتایا۔

"نہیں ہم وہاں نہیں جا سکتے۔" مارڈی نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں ابھی کسی سے ملنا نہیں چاہتی۔"

"مگر میں تمہیں کرنل سے ملنے کو کب کہہ رہا ہوں۔ جب ہم اس کی لاج جائیں گے تو وہ جا چکا ہوگا۔ ہم وہاں اکیلے ہوں گے۔"

"بہتر ہوگا کہ پہلے معلوم کر لو۔" مارڈی نے کہا۔

میں نے کرنل کو فون کیا۔ اپنی شادی کرنے کے ارادے کی خبر سنائی۔ وہ بہت خوش ہوا۔

"ضرور شادی کرو۔" اس نے جواب دیا۔ "میں لاج سے چلا جاؤں گا۔ تمام ضروری انتظام بھی کر جاؤں گا، جب تک جی چاہے رہنا۔ مجھے خوشی ہے کہ آخر کار تمہیں وہ لڑکی مل گئی جس سے شادی کر سکو۔"

میں نے کرنل کا شکریہ ادا کر کے ریسیور رکھ دیا۔ مارڈی کو بتایا مگر وہ اب بھی کسی نامعلوم وجہ سے خوفزدہ تھی۔

"کاش یہ سب کچھ سچ ہو۔" اس نے کہا۔

"ذرا ٹھہرو میں لباس تبدیل کر لوں پھر یہ بات سچ کر دکھاؤں گا۔"

"مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔"

"گھبراؤ مت، میں ایکی سے بات کر کے سب کچھ اس کے سپرد کر دوں گا۔ سارے انتظامات وہ کرے گا۔" میں نے تسلی دی۔

مارڈی اس پر راضی ہوگئی۔ اس کا خوف بھی کچھ کم ہوگیا۔

میں نے ایکی کو فون کیا۔ اسے ساری بات بتائی۔ ایکی یہ سن کر جوش میں آگیا۔ کہنے لگا۔ "تم وہیں ٹھہرو۔ جب تک میں اس لڑکی کو نہ دیکھ لوں کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ میں فوراً آرہا ہوں۔" میں کپڑے تبدیل کر کے فارغ ہوا تھا کہ ایکی آگیا۔

"کہاں ہے وہ؟" اس نے پوچھا۔

"کپڑے بدل رہی ہے۔" میں نے بیڈروم کی طرف اشارہ کیا۔

"آخر یہ چکر کیا ہے۔ کیا تم سچ مچ شادی کر رہے ہو؟"

"ہاں اور شادی کا تمام انتظام تمہیں کرنا ہوگا۔" میں نے جواب دیا۔

"میں کیوں؟ کیا وہ تمہیں یہاں پکڑے بیٹھی ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"میرا مطلب ہے کہیں وہ کسی مصیبت میں مبتلا تو نہیں۔"

"میں اور مارڈی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور میں اس سے اس لیے شادی کر رہا ہوں کہ واقعی کرنا چاہتا ہوں۔"

"اور تم چاہتے ہو میں تمہاری مدد کروں؟"

"ہاں۔"

"میرا خیال ہے تم پاگل ہوگئے ہو۔"

اسی وقت مارڈی بیڈروم سے نکل آئی۔ وہ بہت خوبصورت نظر آرہی تھی۔ ایکی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔ آگے بڑھ کر ہاتھ ملایا۔

"تمہیں پتا نہیں ہے کہ تم کیا کرنے جارہی ہو۔" وہ بولا۔ "تم اس شخص سے شادی نہیں کرسکتیں۔ یہ کسی سے شادی کرنے کے لائق ہی نہیں ہے۔"

"تم ہماری مدد کروگے۔" مارڈی ہنسنے لگی۔

"اگر کرسکتا ہوں تو ضرور کروں گا۔" اکی نے جواب دیا اور میری طرف دیکھا۔ "تم بڑے خوش قسمت ہو۔"

میں نے مارڈی سے کہا کہ وہ اپنا اور میرا سامان پیک کرلے تب تک میں اکی سے بات کرلوں کہ اسے کیا کرنا ہے۔ مارڈی چلی گئی تو میں نے اکی کو ساری داستان کہہ سنائی۔ وہ اسکاچ وہسکی پیتا رہا اور میری بات سنتا رہا۔

"بڑی عجیب کہانی ہے۔" اس نے کہا۔ "ممکن ہے جب تمہیں ہلاک کردیا جائے تو میں اسے شائع کرسکوں۔"

"اب ایسا نہیں ہوگا۔ میں کچھ مدت کے لیے روپوش ہورہا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "کرنل کینڈی نے مجھے اپنی لاج میں رہنے کی اجازت دے دی ہے۔ شادی کے فوراً بعد ہم وہاں چلے جائیں گے۔"

میں نے اکی کو انتظامات کے لیے ضروری رقم دی۔ اسے بتایا کہ اب میں اپنے اپارٹمنٹ میں رہنا مناسب نہیں سمجھتا اس لیے شادی ہونے تک میں اور مارڈی بلمانٹ ہوٹل میں قیام کریں گے اور جب وہ سارے انتظامات مکمل کرلے تو مجھے ہوٹل آکر اطلاع دے۔ اکی چلا گیا۔ میں مارڈی کو چیزیں پیک کرتے دیکھنے لگا۔ وہ بڑی خوشی سے پیکنگ کررہی تھی۔ جب یہ کام ختم ہوگیا تو میں نے پورٹر کو بلاکر سامان نیچے لے جانے کے لیے کہا۔ اپارٹمنٹ ہاؤس کے منیجر کے پاس جاکر تمام واجب کرایہ ادا کیا اور اپارٹمنٹ چھوڑنے کی اطلاع دی۔ میں اور مارڈی یہ دیکھنے اپارٹمنٹ میں گئے کہ کوئی چیز رہ تو نہیں گئی۔ مارڈی بیڈروم میں تھی کہ اچانک دروازہ کھلا اور بلونڈی اندر داخل ہوئی۔ میں اسے دیکھ کر اتنا حیرت زدہ ہوا کہ بول بھی نہیں سکا۔

"تو تم اپارٹمنٹ چھوڑ کر جارہے ہو؟" بلونڈی نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم کیوں آئی ہو؟ کیا چاہتی ہو؟" میں نے پوچھا۔

"لگتا ہے تم مجھے دیکھ کر خوش نہیں ہوئے۔" بلونڈی نے کہا۔ "تم نے ہی تو کہا تھا کہ جب میں تمہیں کچھ بتانا چاہوں تو یہاں آجاؤں۔"

"مجھے اب اس معاملے سے کوئی دلچسپی نہیں۔" میں نے آہستہ آواز میں کہا کہ کہیں مارڈی نہ سن لے۔ "تم فوراً چلی جاؤ۔"

اسی وقت مارڈی بھی بیڈروم سے نکل آئی۔ بلونڈی کو دیکھ کر اس کا چہرہ سفید پڑگیا۔ میں نے مارڈی سے کہا کہ وہ بیڈروم میں واپس چلی جائے اور مجھے بلونڈی سے بات کرنے دے۔ بلونڈی نے اسے آواز دے کر روکنا چاہا مگر وہ نہیں رکی۔

"تو یہ معاملہ ہے!" بلونڈی نے میری طرف دیکھا۔

"کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔" میں بولا۔ "جیسا کہ میں نے کہا ہے فوراً دفع ہوجاؤ۔"

"مجھے تم سے کچھ بات کرنا ہے۔" بلونڈی نے کہا۔ میں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

"اگر پانچ سیکنڈ میں باہر نہیں نکلیں تو میں خود اٹھا کر پھینک دوں گا۔"

اسی وقت میرے بالمقابل اپارٹمنٹ کا کرائے دار نکلا اور آنکھیں پھاڑ کر بلونڈی کو دیکھنے لگا۔ بلونڈی چند لمحے ہچکچائی مگر وہ جانتی تھی کہ اس وقت وہ میرے لیے کوئی پریشانی کھڑی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ وہ راہداری میں آگئی۔

"میں تمہارے لیے مصیبت کھڑی کردوں گی۔"

"بس ختم کرو۔ تم مجھے پسند ہو... نہ کبھی تھیں۔ اپنی سلامتی چاہتی ہو تو مجھ سے دور رہنا۔" اور یہ کہہ کر میں نے دروازہ بند کرلیا۔

مارڈی بیڈروم سے نکلی تو میں نے اسے بتایا کہ وہ عورت بلونڈی تھی اور یہ کہ اگر ہم یہاں رہیں گے تو ممکن ہے اس معاملے سے پیچھا نہ چھڑا سکیں۔ ہمارا چلے جانا ہی بہتر ہے۔ بلونڈی جاچکی ہے اور اب وہ ہمیں پریشان نہیں کرے گی۔

"کاش تم نے اس کیس میں دلچسپی نہ لی ہوتی۔ تو یہ سب کچھ نہ ہوتا۔" مارڈی نے کہا۔

"آؤ چلو ڈارلنگ۔" میں اس کا بازو پکڑ کر دروازے کی طرف چلا۔ "اگر میں نے اس کیس میں دلچسپی نہ لی ہوتی تو تم مجھے کیسے ملتیں۔ بہرحال ہم اب اس تمام مصیبت سے دور جارہے ہیں۔ یقین کرو ہم جلد ہی ساری باتیں بھول جائیں گے۔"

اب جو میں پلٹ کر گزرے ہوئے واقعات یاد کرتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ میں کتنی بڑی خوش فہمی میں مبتلا تھا۔

○☆○

پریشانی کا آغاز لاج میں قیام کرنے کے چوتھے دن سے ہوا اور یہ چار دن میری زندگی کے بہترین دن تھے۔ پوری لاج ہمارے استعمال میں تھی جو چاہتے تھے کرتے تھے۔ جو چاہتے پہنتے' جو چاہتے کھاتے۔ جب چاہتے سوکر اٹھتے اور جب چاہتے سوتے اور ظاہر تھا کہ یہ اتنی بڑی خوشی تھی کہ زیادہ دن تک قائم نہیں رہ سکتی تھی۔ پہلی علامت ایک ڈاکیے کی صورت میں نمودار ہوئی۔ میرے تین آرٹیکل واپس آگئے۔ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ مارڈی کچن سے ایک ٹرے اٹھائے اندر آئی اور میری صورت دیکھ کر اندازہ کرلیا کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔ اس نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے اسے تینوں واپس شدہ آرٹیکل اور ان کے ساتھ لگی ہوئی سلپ دکھائی۔ اس نے خیال ظاہر کیا کہ ممکن ہے آرٹیکل اخبار کے معیار کے مطابق نہ ہوں۔ میں نے کہا یہ بات نہیں کچھ

اور ہی معاملہ ہے۔ میں ان اخبارات میں برسوں سے لکھ رہا ہوں اور وہ میرا ہر آرٹیکل بڑے شوق سے شائع کرتے رہے ہیں اور اب اچانک کچھ کہے بغیر واپس کردیے۔ میں نے ماروی سے کہا کہ اب ہمیں تھوڑی کفایت شعاری کرنا پڑے گی۔ کیونکہ مجھے امید تھی کہ ان آرٹیکل سے اتنی رقم مل جائے گی جو آئندہ دو تین ہفتوں کے لیے کافی ہو۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہارے پاس رقم نہیں ہے؟"

"ہاں۔"

"کوئی بات نہیں۔ گزر ہوجائے گی۔ ہمیں زیادہ رقم چاہیے بھی نہیں۔"

ناشتے سے فارغ ہوکر میں اسٹڈی روم میں گیا۔ اپنے بینک اکاؤنٹ کا جائزہ لیا۔ معلوم ہوا بیلنس میں اتنی بھی رقم نہیں جتنا میرا خیال تھا۔ میں نے ایک اخبار کے ایڈیٹر کو فون کیا۔

"میرا آرٹیکل کیوں واپس کیا گیا؟" میں نے کہا۔ "میں نے تمہارے لیے بہت اچھے آرٹیکل لکھے ہیں۔ اگر تمہیں میرا آرٹیکل پسند نہیں تھا تو مجھے لکھتے کہ اس میں کیا بات تمہیں ناپسند ہے۔"

"مجھے افسوس ہے مین۔" ایڈیٹر نے جواب دیا۔ "مگر اب ہمیں تمہارے میٹر کی ضرورت نہیں۔ ہم نئے لکھنے والے تلاش کررہے ہیں۔"

"مجھ سے یہ بہانے بازی مت کرو۔ میں تمہارا اچھا دوست ہوں۔ جو حقیقت ہے وہ کیوں نہیں بتاتے!"

"دیکھو تم آج میرے ساتھ لنچ کھاؤ۔ ہم اس وقت بات کریں گے۔"

میں نے آنے کا وعدہ کیا۔ ماروی سے کہا کہ میں ان آرٹیکل کے بارے میں ایڈیٹر سے بات کرنے شہر جارہا ہوں۔ اس نے میرے ساتھ چلنے کے لیے کہا کہ وہ اس دوران کچھ شاپنگ کرلے گی مگر میں نے انکار کردیا کہ ابھی کچھ دن اسے نظروں کے سامنے نہیں آنا چاہیے۔ میں جلد ہی واپس آجاؤں گا۔

میں تقریباً بارہ بجے شہر پہنچا۔ ایک بار میں جاکر وہسکی پیتے ہوئے تھوڑا انتظار کیا پھر اخبار گلوب کے دفتر گیا۔ اخبار کا ایڈیٹر جانسن عمارت کے باہر ہی انتظار کررہا تھا اور پھر جس عجلت سے اس نے مجھے ایک ٹیکسی میں بٹھایا اس سے مجھے ایسا لگا جیسے وہ چاہتا ہے کہ کوئی اسے میرے ساتھ نہ دیکھ لے۔ ٹیکسی میں ادھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ اس نے میری اور میری بیوی کی خیریت کے بارے میں پوچھا۔ میں نے مناسب جواب دے دیا۔ ہم کافی فاصلے پر واقع ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ میں گئے۔ ایک دو ڈرنکس پینے کے بعد میں نے بات چھیڑی۔ وہ بولا۔

"مجھے افسوس ہے مین مگر اب ہم تمہارا میٹر نہیں لے سکتے۔"

"لے نہیں سکتے یا لینا نہیں چاہتے؟"

"اس معاملے سے میرا کوئی تعلق نہیں۔" اس نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔ "مجھے باس کی طرف سے یہ حکم ملا ہے۔"

میں خاموش رہ گیا۔ جب کچھ دیر تک میں نے کچھ نہیں کہا تو اس نے اپنی بات جاری رکھی۔

"میرا خیال ہے کہ تم نے خود کو کسی مصیبت میں مبتلا کرلیا ہے۔"

"تمہارے باس نے کوئی وجہ نہیں بتائی؟"

"نہیں۔ اس نے بس ایک نوٹ بھیج دیا کہ آئندہ سے مسٹر مین کا کوئی آرٹیکل نہ لیا جائے۔"

ہم نے کسی نہ کسی طرح کھانا کھایا۔ اس کے بعد جانسن معذرت کرکے چلا گیا۔ میں مزید کچھ دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ بل ادا کرکے ایک ٹیلی فون بوتھ سے ایکی کو فون کیا اور بتایا کہ میرا میٹر شائع کرنے پر پابندی لگادی گئی ہے۔

"مجھے معلوم ہے۔ پھر میں کیا کرسکتا ہوں؟"

"ایسا معلوم ہوتا ہے اسپنسر اس طرح مجھے شہر چھوڑنے پر مجبور کرنا چاہتا ہے۔" میں نے کہا۔

"معلوم تو یہی ہوتا ہے۔"

"میں مشکل میں ہوں ایکی مجھے کچھ رقم کی ضرورت ہے۔"

"کیا کہہ رہے ہو۔ حالات اتنے خراب تو نہیں ہونا چاہئیں۔"

"اب ہوگئے تو میں کیا کروں۔ فاقہ کشی تک تو نوبت نہیں پہنچی ہے پھر بھی مجھے کچھ رقم چاہیے۔"

"ٹھیک ہے تھوڑی بہت تو میں بھی دے سکتا ہوں۔" ایکی نے جواب دیا۔ "ممکن ہے کچھ دن کے بعد حالات سنبھل جائیں۔"

میں نے شکریہ ادا کرکے ریسیور رکھ دیا۔ میرا میٹر لینا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ میں نے سوچا یہ پریشان کرنے والی بات تھی۔ میرا مقابلہ ایک طاقتور گروہ سے تھا۔ اس صورت میں بہتر تھا کہ میں شہر چھوڑ دوں۔ میں لاج واپس گیا۔ ماروی کو فکرمند کرنا نہیں چاہتا تھا مگر ساتھ ہی یہ بھی خواہش تھی کہ اسے معلوم ہوجائے کہ مجھے کن حالات کا سامنا ہے۔ میں نے کار گیرج میں کھڑی کی۔ ماروی سامنے کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔ واپس آتے ہوئے میں نے اس کے لیے ریشمی موزوں کی دو جوڑی خرید لی تھیں۔ میرا خیال تھا کہ وہ انہیں دیکھ کر خوش ہوگی۔ میں نے ابھی تک اس کے لیے کوئی چیز نہیں خریدی تھی۔ میں نے پہلے ہال میں اور پھر کچن میں دیکھا مگر وہ وہاں نہیں تھی۔ میں کھانے کے کمرے میں گیا۔ روشنی ہورہی تھی لیکن ماروی وہاں بھی نہیں تھی۔ میں بالائی منزل کی طرف جارہا تھا کہ میری نظر ایک چیز پر پڑی اور میرے قدم رک گئے۔ جسم میں سرد پھریریاں اٹھنے لگیں۔ میں نے خود کو بہلانے کی کوشش کی کہ وہ رنگ کے داغ ہیں مگر میں سمجھ رہا تھا کہ یہ بات نہیں ہے۔ میں نے جھک کر ایک داغ کو انگلی سے چھوا۔ وہ گیلا بھی

تھا اور چپچپا بھی۔ میں نے تیز روشنی میں غور سے دیکھا۔ اس کا رنگ چمکدار سرخ تھا۔ یہ سوچے بغیر کہ میں کیا کررہا ہوں میں کچن میں گیا۔ انگلیاں دھوئیں۔ تولیے سے خشک کیں۔ میں اس قدر خوفزدہ تھا کہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں۔ دل سے بے اختیار دعا کررہا تھا کہ وہ لوگ اسے مار نہ ڈالیں۔ میں کچن میں واپس آیا۔ مجھے لگ رہا تھا کہ ایرل کاز نے ماروی کو تلاش کرکے ہلاک کردیا ہے۔ میں دوبارہ رہائشی کمرے میں گیا۔ خون کے دھبے دیوار کے قریب تھے۔ میں نے غور سے دیکھا تو دو نشان نظر آئے جو کسی جوتے کی ہیل کے معلوم ہورہے تھے۔ اپنی گرتی ہوئی حالت کو سنبھالنے کے لیے میں نے اسکاچ کے دو گلاس پیے۔ کیفیت ذرا سنبھلی تو میں نے محسوس کیا کہ میں اس صورت حال سے اکیلا نہیں نمٹ سکتا۔ میں نے ایکی کو فون کیا اور اسے فوراً کرنل کی لاج پہنچنے کی تاکید کی۔ ایکی نے کوئی سوال نہیں کیا۔ غالباً اس نے میرے لب و لہجے سے محسوس کرلیا تھا کہ کوئی سنگین معاملہ ہے۔ وہ جلد سے جلد بھی ایک گھنٹے سے کم میں نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میں نے وہسکی کا ایک گلاس اور پیا۔ بالائی منزل پر دو باتھ روم، دو بیڈ روم اور ایک ڈریسنگ روم تھا۔ سب کے دروازے بند تھے۔ ماروی ان میں سے کسی کے اندر بھی ہوسکتی تھی لیکن سب سے زیادہ امکانی جگہ بیڈ روم تھی۔ مگر میں نے پہلے وہاں دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ پہلے میں ایک باتھ روم میں گیا۔ وہ وہاں نہیں تھی۔ میں نے دروازہ اور لائٹ کھلی چھوڑ کر ڈریسنگ روم کا رخ کیا مگر ماروی وہاں بھی نہیں تھی۔ سب سے آخر میں میں بیڈ روم میں داخل ہوا۔ بستر کے علاوہ ہر جگہ دیکھا۔ کیونکہ مجھے اندیشہ تھا کہ وہ وہیں ہوگی۔ سب جگہ دیکھ کر آخر ڈرتے ڈرتے بستر پر نظر ڈالی۔ سفید چادر پر ایک بڑا سا دھبا تھا اور چادر اس کے چہرے پر پڑی تھی۔ چادر کے نیچے۔ منہ، ناک، کندھے، سینہ، ٹانگیں اور پیر محسوس ہورہے تھے۔ میرے اندر اتنا حوصلہ نہیں تھا کہ چادر اٹھا کر اس کی لاش کو خون میں ڈوبا ہوا دیکھ سکوں۔ میں نے بجلی بجھادی۔ دروازہ بند کردیا اور کمرا نشست میں آگیا۔ سگریٹ سُلگا کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اس وقت تک بیٹھا رہا جب تک ایکی نہیں آگیا۔

"کیا بات ہے مین؟" اس نے پوچھا۔

"انہوں نے ماروی کو قتل کردیا ہے۔" بڑی کوشش کے بعد میں نے کہا۔

"وہ ایسا نہیں کرسکتے۔" ایکی کو یقین نہیں آیا۔ "اپنے آپ کو سنبھالو۔"

"انہوں نے اسے ہلاک کردیا ہے۔" میں نے ایکی کا بازو پکڑ لیا۔ "وہ دیکھو۔ خون کا دھبا۔ یہ اس کا خون ہے اور اس کی لاش بیڈ روم میں بستر پر پڑی ہے۔"

میں اور ایکی بیڈ روم میں گئے۔ ایکی بستر پر لاش دیکھ کر پریشان ہوگیا۔ اس مرتبہ ایکی کی موجودگی سے حوصلہ پاتے ہوئے میں نے چادر اٹھادی اور حیرت سے ہماری آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ لاش ماروی کی نہیں بلونڈی کی تھی۔ اس کے سینے پر ٹھیک دل کے مقام پر گولی کا سوراخ تھا جس سے خون بہہ کر خشک ہوچکا تھا۔

○☆○

ایکی نے بلونڈی کے بازو پر ہاتھ رکھا۔

"اسے مرے زیادہ دیر نہیں ہوئی" اس نے کہا اور لاش کو دوبارہ چادر سے ڈھک دیا۔ "آؤ دوسرے کمرے دیکھیں۔"

مگر میرے قدموں میں شاید حرکت کرنے کی طاقت نہیں تھی۔ میں نے اسے اکیلا جانے دیا۔ وہ کچھ دیر کے بعد واپس آیا۔

"وہاں اور کوئی نہیں ہے۔" اس نے کہا۔ "اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے ماروی کو ہلاک نہیں کیا ہے اسے ساتھ لے گئے ہیں۔"

ایکی نے دو گلاس اسکاچ وہسکی تیار کی، ایک گلاس میرے ہاتھ میں دے دیا۔

"اگر تم ماروی کو واپس حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو سنبھالو۔" وہ بولا۔ "یہ بالکل اسی طرح کی سازش ہے جو اسی کے خلاف تیار کی گئی تھی۔ بلونڈی ان کے بارے میں بہت سی باتیں جانتی تھی۔ چنانچہ انہوں نے اسے ہلاک کردیا اور لاش تمہارے سر ڈال کر تمہیں پھانسنے کی کوشش کی ہے۔ کوئی تعجب نہ ہوگا کہ پولیس بھی یہاں آرہی ہو۔ وہ ایک بار ایسی سازش کرکے بچ چکے ہیں۔"

ایکی ٹھیک کہہ رہا تھا۔ میں وہسکی ختم کرکے کھڑا ہوگیا۔ مجھے اپنا گرفتار ہونا منظور نہیں تھا۔ میں جیل میں چلا گیا تو ماروی کو بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

"تم اس معاملے سے الگ رہو ایکی۔" میں نے کہا۔ "میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں گھسیٹ سکتا۔"

"ہرگز نہیں۔ اب میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔" ایکی نے جواب دیا۔ "ہم اس سازش کا پردہ فاش کردیں گے۔ ماروی کو واپس لائیں گے۔ اسپنر کو قانون کے حوالے کریں گے کہ آخر میکنزی فیبرک کی آڑ میں کیا ہورہا ہے۔ ان واقعات سے ایسی سنسنی خیز کہانی تیار ہوگی کہ لوگ ایک مدت تک یاد رکھیں گے۔"

مجھے اس کی بات سن کر خوشی ہوئی۔

"سچ کہہ رہے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"بالکل سچ، آج سے میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن پہلے ہمیں اس لاش کو یہاں سے ہٹانا ہے۔ اس سے ان کی سازش کے غبارے سے ہوا نکل جائے گی۔"

"مگر یہ کیسے کریں گے؟"

"ہم اسے میری کار میں ڈال کر لے جائیں گے اور کہیں پھینک دیں گے۔"

"بہتر ہوگا کہ ہم لاش اسی کے اپارٹمنٹ میں ڈال آئیں۔

اس جیسی عورتوں کو کوئی بھی قتل کر سکتا ہے۔"

ایکی نے اس رائے سے اتفاق کیا۔ وہسکی کے مزید دو دو گلاسوں نے ہماری ہمت استوار کرنے میں مدد دی۔ دونوں نے مل کر بلونڈی کی لاش اٹھائی۔ بڑی مشکل سے اسے سنبھالتے ہوئے باہر لائے۔ اسے ایکی کی کار کی پچھلی نشست پر لٹا دیا پھر واپس لاج میں گئے۔ جہاں خون کے دھبے تھے انہیں اچھی طرح صاف کیا۔ خون آلودہ چادر اپنے ساتھ لے لی۔ میں نے ایکی کو لاش کے پاس بٹھایا کہ وہ جھٹکوں سے کہیں گر نہ پڑے اور خود ڈرائیونگ وہیل سنبھال لیا۔ کار اسٹارٹ کی۔ کچھ ہی دور گئے تھے کہ میری نظر پیٹرول کے میٹر پر گئی۔ پیٹرول بہت کم تھا۔ اس سے ہم بلونڈی کے گھر تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔ میں نے ایک پیٹرول پمپ پر کار روک لی اور خود نیچے اتر آیا کہ پیٹرول ڈالنے والا کار کے نزدیک آکر بلونڈی کو نہ دیکھ سکے۔ وہ پیٹرول ڈال رہا تھا کہ موٹر سائیکل پر ریاستی پولیس کا ایک کانسٹیبل آگیا۔ میں نے اسے پہچان لیا' اس کا نام فلیگان تھا۔ وہ بھی مجھے جانتا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"آج کل میں کرنل کینڈی کی لاج میں ٹھہرا ہوا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "بس ذرا شہر تک جانے کا ارادہ ہے۔"

"کیا کر رہے ہو مین؟" ایکی نے کھڑکی کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے جھانکا۔ فلیگان اسے بھی پہچانتا تھا۔

"خوب خوب تو تم بھی موجود ہو۔" اس نے کھڑکی میں دیکھا۔ "یہ لڑکی کون ہے؟"

"اس کی فکر مت کرو۔" ایکی سنبھل کر بولا۔ "کچھ زیادہ چڑھا گئی ہے۔"

"ایکی کا مطلب ہے۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "کہ وہ نشے میں مدہوش ہے۔"

فلیگان نے کار کے اندر جھانکا۔ ایکی نے اس مرتبہ بڑی ہمت دکھائی۔ بلونڈی کا بازو اپنی گردن میں اور اپنا ہاتھ اس کی کمر کے گرد حمائل کر دیا۔

"اٹھو ہنی۔" وہ بولا۔ "ایک کانسٹیبل تمہاری خیریت معلوم کرنا چاہتا ہے۔" فلیگان کا سر کار میں کچھ اور اندر آگیا۔

"تم ٹھیک تو ہو بے بی!" اس نے بلونڈی کو مخاطب کیا اور تب اچانک ایک بھرّائی ہوئی باریک آواز ابھری۔

"مجھے کیا ہوا ہے۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ کانسٹیبل سے کہو دفع ہو جائے اور مجھے سونے دے۔"

فلیگان مطمئن ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔

"واقعی بہت نشے میں ہے۔" اس نے کہا۔ "بہتر ہو گا کہ تم اسے اس کے گھر لے جاؤ۔"

میں نے پیٹرول بھرنے والے کو پیٹرول کی قیمت ادا کی اور اپنی سیٹ پر بیٹھ کر دروازہ بند کر دیا۔ کار آگے بڑھی۔ فلیگان وہیں کھڑا اپنا سر کھجاتے ہوئے ہمیں جاتے دیکھ رہا تھا۔ میں نے ایک گہری سانس لی۔ یہ ایک اچھی بات تھی۔ ایک تو رات کا وقت اور پھر تیز بارش اس عالم میں سڑکیں بالکل سنسان ہو جاتی ہیں۔ میں نے ایکی ... دیں کار میں انتظار کرنے کے لیے کہا اور بلونڈی کے اپارٹمنٹ تک گیا۔ میرا خیال تھا دروازہ مقفل ہو گا مگر خوش قسمتی سے وہ کھلا ہوا تھا۔ اندر کوئی نہیں تھا۔ میں تیزی سے واپس لوٹا۔ ہم دونوں نے مل کر بلونڈی کی لاش کار سے باہر نکالی۔ اسے اٹھا کر بلونڈی کے اپارٹمنٹ میں لے گئے۔

"اسے ایک کرسی پر بٹھا دو۔" ایکی نے کہا۔ "یہ زیادہ فطری صورت ہو گی۔"

مگر ٹھیک اسی وقت باتھ روم کا دروازہ کھلا۔ ایرل کاز برآمد ہوا۔ اس نے ایک نظر ہم پر ڈالی اور تیزی سے اپنے ریوالور کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

○☆○

میں نے ایک دم کاز پر چھلانگ ماری اور اسے ساتھ لیے فرش پر گرا۔ کاز نے ریوالور نکال لیا تھا لیکن فرش پر گرتے ہوئے وہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ میں نے سوچا' کاش ایکی اتنی ہوشیاری دکھائے کہ اسے اٹھا لے۔ کاز نے مجھے دھکا دے کر الگ کر دیا۔ میں سنبھل کر کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس نے اپنی ٹانگوں سے میری گردن میں قینچی ڈال دی۔ میں اس طرح کے داؤ پیچ میں خاصا تجربہ کار تھا۔ میں نے اس کا ایک جوتا اتار کر پیر کے انگوٹھے کو زور سے مروڑ دیا۔ وہ چیخ کر الگ ہوا تو میں نے اسے گھونسوں پر رکھ لیا۔ دو تین طاقتور مُکّے کھانے کے بعد وہ بے ہوش ہو کر فرش پر دراز ہو گیا۔

ہم دونوں نے مل کر بلونڈی کو ایک آرام کرسی پر بٹھا دیا پھر کاز کے ہاتھ پیر باندھ دیے۔ اس کی جیبوں کی تلاشی لی۔ ایک جیب سے نوٹ برآمد ہوئے۔ مجھے انہیں شمار کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ وہ پانچ ہزار ڈالر ہیں جو بلونڈی میرے کمرے سے لے گئی تھی۔ میں نے ایکی کو نوٹ دکھائے۔

"غالباً وہ یہ رقم لینے کے لیے ہی یہاں آیا تھا۔" میں نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔" ایکی نے سرہلایا۔ "پھر کیا اب یہ رقم تم لے لو گے۔"

"نہیں۔ میں کوئی رسک لینا نہیں چاہتا۔" میں نے کہا۔ "میں انہیں وہیں رکھ دوں گا جہاں سے ملے ہیں۔ اگر پولیس سے مڈھ بھیڑ ہو گئی تو اس رقم کی میرے پاس موجودگی مشکلات میں اضافہ کر دے گی۔"

کاز کے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر میں اسے ہوش میں لایا اور بولا۔

"میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ عقلمندی سے کام لو گے تو بغیر کوئی اذیت اٹھائے بتا دو گے۔ ورنہ مجھے زبان کھلوانے کے بہت

سے طریقے آتے ہیں۔"

"تم نے اس معاملے میں اپنی ٹانگ اڑا کر اچھا نہیں کیا مین۔" کاز نے جواب دیا۔ "اور اگر سمجھتے ہو کہ بچ نکلو گے تو تم سے زیادہ احمق کوئی نہیں ہوگا۔"

میں ایسی بکواس سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس کے منہ پر ایک زوردار گھونسا مارا۔ اس کی ناک سے خون نکل کر بہنے لگا۔

"بتاؤ مارڈی کہاں ہے؟" میں نے سخت لہجے میں پوچھا۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن میرا سوال سن کر اس کے چہرے پر جو تاثرات نمایاں ہوئے تھے اسے میرے لیے سمجھنا مشکل نہیں تھا کہ اسے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

"اچھا اسے چھوڑو۔" میں نے دوبارہ کہا۔ "یہ بتاؤ میکنزی فیبرک کی آڑ میں کیا ہو رہا ہے؟" اس بار کاز نے نظریں چرانے کی کوشش کی۔

"جہنم میں جاؤ تم۔" وہ بولا۔ "تم مجھے بولنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔"

میں نے ایکی سے کہا کہ وہ کاز کی ٹانگوں پر بیٹھ جائے۔ ایکی یوں آگے بڑھا جیسے میں نے اسے کسی سانپ پر بیٹھنے کے لیے کہہ دیا ہو مگر وہ بیٹھ گیا۔ میں نے کاز کے پیروں سے موزے اتار لیے۔

"مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔" میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کاز سے کہا۔ "جب کچھ بتانے کا فیصلہ کر لو تو کہہ دینا۔"

میں نے جلتا ہوا سگریٹ منہ سے نکالا اور کاز کے ننگے پیروں کے پاس لایا۔ اگر ایکی اس کے اوپر نہ بیٹھا ہوتا تو شاید کاز چھت تک اچھل پڑتا۔ اس نے پیر سکوڑنے کی کوشش کی، چہرے سے خوف کا تاثر نمایاں ہوا۔

"اچھا اچھا۔" وہ جلدی سے بولا۔ "میں بتانے کے لیے تیار ہوں۔"

"تو بتاؤ میکنزی فیبرک کا ریکٹ کیا ہے؟"

کاز نے پھر بھی بتانے میں کافی وقت لیا لیکن آخر میں اس کے منہ سے سب کچھ اگلوانے میں کامیاب ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ میکنزی فیبرک چوری شدہ اشیا کو ٹھکانے لگانے کا بہت بڑا ادارہ ہے۔ صورت حال کچھ یوں تھی کہ چین اور انگلینڈ سے برآمد شدہ ریشمی کپڑا اور ملبوسات، دوسری بہت سی چرائی ہوئی اشیا کے ساتھ گانٹھوں کی صورت میں اسمگل کیے جاتے تھے۔ اسی طرح امریکا میں چرائی ہوئی چیزیں دوسرے ممالک میں ان کمپنیوں کو روانہ کر دی جاتی تھیں۔ جو میکنزی فیبرک کی نمائندہ تھیں۔ اسپنر اس کاروبار کا سب سے بڑا آدمی تھا اور اس کا کام یہ تھا کہ پورے امریکا میں مختلف گروہوں سے چوری کی چیزیں خریدے اور فروخت کر دے۔ تمام بڑے بڑے عہدے داروں کو منافع حصص کی صورت میں دیا جاتا تھا اس لیے بظاہر پکڑے جانے کا بھی امکان نہیں تھا۔ میں جانتا تھا کہ کاز آزاد ہو گیا تو مجھے اور ایکی کو ختم کرنے یا کرانے کے لیے ہر کوشش کر گزرے گا۔ بچنے کی ایک ہی صورت تھی کہ جب تک ہم اس ریکٹ کو بے نقاب نہ کر دیں اسے کہیں چھپا کر رکھا جائے۔ میں اسے ہلاک نہیں کر سکتا تھا لیکن اس کے سوا کوئی طریقہ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ ایکی نے میری طرف دیکھا اور سمجھ گیا کہ میں کیا سوچ رہا ہوں۔

"اسے میرے حوالے کر دو۔" وہ بولا۔ "کم سے کم چوبیس گھنٹے کے لیے اسے کسی جرم میں پھانس کر بند کرا دینا مشکل نہیں ہوگا۔"

"چوبیس گھنٹے تو زیادہ وقت نہیں ہے۔"

"میں اتنی ہی مدت تک اسے روک سکتا ہوں۔ اس لیے ہمیں جو کچھ کرنا ہے جلد سے جلد انجام دینا ہے۔"

بحث کرنے سے مزید وقت ضائع ہونے کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوتا۔ میں نے ایکی سے کہہ دیا کہ وہ جو چاہتا ہے کرے۔

"ہم اسے پولیس اسٹیشن لے جا کر مارنے کے ارادے سے حملہ کرنے کے جرم میں بند کرا دیں گے۔" ایکی نے بتایا۔ "وہاں ایک سارجنٹ میرا دوست ہے۔ میں اس سے کہہ دوں گا کہ وہ اسے کچھ مدت کے لیے حوالات میں ڈال دے۔"

کاز کسی مزاحمت کے بغیر ہمارے ساتھ چل دیا۔ اس کے ہاتھ پشت کی جانب بندھے ہوئے تھے۔ سڑک پر آنے سے پہلے میں نے اس کا ریوالور اس کی پشت سے لگا دیا۔

"کوئی چالاکی مت کرنا۔" میں نے کہا۔ "ہم پہلے ہی ایک بڑی مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں، تمہیں گولی مار دینے سے اس میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا۔"

وہ خاموش رہا۔ میں اسے ساتھ لے کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور ایکی نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ پولیس اسٹیشن پہنچنے تک میں برابر سوچتا رہا۔ سب سے پہلا کام مارڈی کو تلاش کرنا تھا۔ اس کے بعد اتنے ثبوت فراہم کرنا تھے جو اسپنر کو گرفتار کرانے کے لیے کافی ہوں اور یہ کام چوبیس گھنٹے میں انجام دینا تھا۔ دوسری طرف اگر مارڈی کو اسپنر نے اغوا نہیں کیا تھا۔ (جیسا کہ کاز کی لاعلمی سے ظاہر ہوتا تھا) تو پھر یہ کام کس کا تھا۔ اچانک مجھے مارڈی کی ایک بات یاد آ گئی۔ اس نے کہا تھا۔

"تم سارہ اسپنر کو نہیں جانتے۔ وہ بہت خطرناک عورت ہے اور کرنے پر آئے تو سب کچھ کر گزرے گی۔"

سارہ اسپنر۔ کیا اس تمام معاملے کی تہ میں اس کا ہاتھ ہے۔ کیا اس نے مارڈی کو اغوا کیا ہے۔ میں نے جتنا بھی اس پر غور کیا اتنا ہی زیادہ یقین ہوتا گیا کہ یہ ہنگامہ اسی کا کھڑا کیا ہوا ہے۔ جب تک ہم پولیس اسٹیشن پہنچے، میں اس عورت کی مزاج پرسی کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ ایکی نے کار پولیس اسٹیشن کے عقبی دروازے کے سامنے روکی اور مجھے کار میں بیٹھے رہنے کی تاکید کر کے اندر چلا گیا۔ کچھ دیر میں باہر نکلا اور بتایا کہ اندر ایک ہوشیار پولیس آفیسر لیزارڈ

موجود ہے۔ اس کے سامنے پڑنا مناسب نہیں اس لیے ہم اس کے جانے کا انتظار کریں گے۔ وہ ابھی کچھ ہی دیر میں جانے والا ہے۔
چند منٹ کے بعد میں نے اندر سے ایک ناٹے قد کے موٹے سے آدمی کو نکلتے دیکھا۔ کاز اسے دیکھتے ہی چیخ پڑا۔ میں نے ایک زبردست گھونسا مارا، وہ بے سُدھ ہو کر ایک طرف لڑھک گیا۔ اچانک ایکی نے سرگوشی میں کہا کہ لیزارڈ ادھر ہی آرہا ہے۔ اس نے چیخ کی آواز سن لی تھی۔ ایکی کار سے باہر کھڑا تھا وہ اس کے سامنے آگیا۔

”یہاں کیا ہو رہا ہے؟“ لیزارڈ نے پوچھا۔

”کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے تمہیں دلچسپی ہو۔“ ایکی نے جواب دیا۔ لیزارڈ نے اس کی طرف دیکھا اور پہچان لیا۔

”ارے ایکی تم یہاں کیا کر رہے ہو؟“

”اپنا راستہ لو برادر۔“ ایکی نے کہا مگر لیزارڈ احمق نہیں تھا۔

”اگر تم نے کسی کو اس کی مرضی کے خلاف پکڑ رکھا ہے تو یہ خالص میری دلچسپی کا مسئلہ ہے۔“

کاز کو ہوش آرہا تھا۔ میں نے جھک کر چپکے سے اس کے کان میں کہا کہ اگر اس نے آواز بھی نکالی تو میں اس کی کھوپڑی میں سوراخ کردوں گا۔ اس دوران لیزارڈ ایکی کو ایک طرف ہٹا کر آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایک دم سے ایکی غصے میں آگیا۔

”اگر تم فوراً ہی دفع نہیں ہوگئے تو میں تمہارے حال کا ذمے دار نہیں۔“ وہ تیزی سے بولا۔ لیزارڈ چونک کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

”شاید تم نشے میں ہو۔“ وہ بولا۔ ”خیال رکھنا یہ رویّہ تمہیں پریشانی میں مبتلا کرسکتا ہے۔“

وہ چند لمحے ہچکچاتا رہا پھر گھوم کر دوسری طرف چل دیا۔ میں نے ایکی سے کہا کہ یہ حادثہ مشکلات پیدا کرسکتا ہے۔ ایکی سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر پولیس اسٹیشن میں چلا گیا۔ جلد ہی مسکراتے ہوئے باہر نکلا۔

”سب ٹھیک ہے۔“ اس نے کہا۔ ”اسے اندر لے آؤ۔“

ہم نے کاز کو کار سے باہر نکالا اور پولیس اسٹیشن کے اندر لے گئے۔ اندر جا کر میں نے اطمینان کی سانس لی۔ کچھ دیر کے بعد قریبی کمرے سے سارجنٹ باہر آیا۔ ایکی بولا ”اس بدمعاش کو کہیں چھپا کر رکھو لیزارڈ واپس آگیا تو بُرا ہوگا۔“

”میں نہ جانے کب سے تمہیں حوالات کی سیر کرانا چاہتا تھا۔“ سارجنٹ نے کاز کو گھورتے ہوئے کہا اور ایکی کی طرف دیکھا۔ ”لے آؤ اسے دوسرے کمرے میں لے جاؤ۔“

کاز نے ایک دم اپنا بازو جھٹکے سے چھڑایا اور عقبی دروازے کی طرف بھاگا۔ وہ دروازے تک پہنچا تھا کہ میں اس کے سر پر پہنچ گیا۔ اس کے جبڑے پر گھونسا مارا۔ کاز گرنے لگا تو سارجنٹ نے اس کا بازو پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے ایک بڑے سے کمرے میں لے گیا۔ وہ اس قدر غصے میں تھا کہ کاز کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ اور پھر فرش پر پٹخ دیا۔ ایکی نے اسے بتایا کہ لیزارڈ نے ہم لوگوں کو دیکھ لیا ہے۔ اسے ذرا بھی موقع ملا تو وہ کاز کو نکال لے جائے گا۔

”نہیں۔“ سارجنٹ نے زور سے سر ہلایا۔ ”اب یہ کل صبح تک کسی بھی صورت اس کمرے سے باہر نہیں نکل سکتا۔ یہاں کوئی نہیں آتا اور اگر یہ چیخ چیخ کر مر بھی جائے تو بھی کوئی اس کی آواز نہیں سن سکے گا۔“

”تب پھر تم اس کے ساتھ کھیلو۔“ میں نے کہا۔ ”ہم کل رات آکر اس کے خلاف رپورٹ درج کرائیں گے۔“

مگر سارجنٹ نے شاید میری بات سنی ہی نہیں۔ وہ غصیلی نظروں سے کاز کو گھورتے ہوئے گھونسا تانے اس کی طرف آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا۔ ہم کمرے سے باہر نکل رہے تھے ہم نے کاز کی چیخ سن لی۔ ایکی کے دروازہ بند کرتے ہی چیخ بھی گھٹ گئی۔

○☆○

”تمہارے خیال میں لیزارڈ اب کیا کرے گا؟“ میں نے ایکی سے پوچھا۔

”ہوسکتا ہے وہ اسپنسر کے پاس جائے۔“

”دیکھو ایکی۔“ میں نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ ”اس سے پہلے کہ وہ لوگ کاز کو رہا کرالیں۔ ہمیں اس سازش کا خاتمہ کرنا ہے۔ تم ایف۔ بی۔ آئی کے آفس جاؤ اور انہیں سب کچھ بتادو اور اپنے سارجنٹ سے کہو کہ وہ آج رات تک کاز کو ایف بی آئی کے حوالے کردے۔“

”اور تم کیا کرو گے؟“

”میں مارڈی کو تلاش کروں گا؟“

”مگر کہاں؟ تم پورے شہر کا چکر تو نہیں لگا سکتے۔“

”ابھی میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمہیں سارہ اسپنسر کے بارے میں تفصیل سے بتا سکوں لیکن مجھے یقین ہے کہ اسی نے مارڈی کو چھپا رکھا ہے۔“

میں نے سارہ کے بارے میں وہ باتیں جو مارڈی نے مجھے بتائی تھیں ایکی کے سامنے دُہرا دیں۔

”اس کا خیال تھا کہ مارڈی کے غائب ہوتے ہی میں پھر سے تحقیقات شروع کردوں گا۔“ میں نے آخر میں کہا۔ ”اس کا خیال درست تھا مگر اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر وہ اسپنسر سے بدلہ لینا چاہتی ہے تو صرف میں اپنی گردن نہیں پھنساؤں گا اسے بھی میدان میں آنا ہوگا۔“

”نہیں“ سب کچھ سن کر ایکی نے نفی میں سر ہلایا۔ ”سارہ کا ذہن ایسی پلاننگ کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ وہ اسپنسر کی دیوانی ہے۔“

”تم ساری باتیں نہیں جانتے۔“ میں نے جواب دیا۔ ”بہرحال میں سارہ سے ملنے ضرور جاؤں گا۔ شاید کچھ معلوم

ہو جائے۔"

ایکی کو میری بات سے اتفاق نہیں تھا مگر اس نے کوئی بحث نہیں کی۔

"اچھا میں ایف بی آئی کے پاس جاؤں تو انہیں کیا بتاؤں؟"

"وہ سب کچھ جو کاز نے بتایا ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"بلونڈی کا ذکر مت کرنا اور نہ ہی مارڈی کے بارے میں کچھ کہنا بس میکنزی فیبرک کا بھانڈا پھوڑ دینا۔"

"تمہارے بارے میں کچھ کہوں یا نہیں؟" ایکی نے پوچھا۔

"میرے متعلق کچھ مت بتانا۔ مجھے ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ ان سے سوال وجواب کرنا پڑے تو وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔"

"تم کار لے جاؤ میں کوئی ٹیکسی پکڑ لوں گا اور کوئی ایسا کام شروع مت کرنا جسے ختم نہ کر سکو۔"

"میری فکر مت کرو۔ اپنے کام سے فارغ ہو کر پریس روم چلے جانا ممکن ہے میں تم سے رابطہ قائم کروں۔"

میں نے کار آگے بڑھائی تو ایکی نے ہاتھ ہلایا۔ تب مجھے یہ بات معلوم نہیں تھی کہ اب میں اسے کئی ہفتے بعد دیکھ سکوں گا۔

پارک سائڈ پر اسپنسر ایک شاندار مکان کا مالک تھا۔ مجھے وہاں پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ میں نے کار مخالف سمت میں روک دی۔ نیچے اترا۔ میں نے سڑک پار کی۔ میرا ارادہ گھنٹی بجا کر اپنی آمد کا اعلان کرنے کا نہیں تھا۔ میں اچانک سارہ کے سامنے پہنچ کر اسے حیران کر دینا چاہتا تھا مگر تب پھر ایک ایسی بات ہوئی جس نے مجھے حیران کر دیا۔ اچانک ایکی کی کار کا ہارن بجا اور خاموش ہو گیا۔ جیسے کسی نے اسے آہستہ سے بجا کر چھوڑ دیا ہو۔ میں نے جلدی سے گھوم کر دیکھا۔ کار میں کوئی بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے ایک بار پھر سڑک پار کی۔ ریوالور نکال کر کار کی طرف چلا تب کسی نے سرگوشی میں کہا۔

"یہ میں ہوں مین"

کار میں مارڈی بیٹھی سفید چہرے کے ساتھ کھڑکی سے جھانک رہی تھی۔

"تم.....مارڈی۔" مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

"ہاں۔ جلدی سے کار میں بیٹھ جاؤ۔ ہمیں یہاں سے جلد چلے جانا چاہیے۔" وہ بولی۔ میں کار میں بیٹھ گیا۔

"مگر ہوا کیا؟ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" میں نے اسے آغوش میں لینا چاہا مگر اس نے سختی سے مجھے الگ ہٹا دیا۔

"ابھی کوئی بات مت کرو۔ مجھے یہاں سے لے چلو۔"

میں نے کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی مگر رفتار آہستہ رکھی۔

"تم کہاں جانا چاہتی ہو؟" میں نے پوچھا۔

"کہیں بھی لے چلو مگر یہاں سے دور، بہت دور۔" مارڈی کی آواز خوفزدہ تھی۔

اس وقت اس سے سوالات کرنے سے کوئی فائدہ نہیں تھا۔ میں نے کار کی رفتار تیز کر دی۔ یقیناً کوئی خوفناک بات پیش آئی تھی جس نے اسے اتنا ڈرا دیا تھا۔ شہر سے کئی میل باہر نکل کر مارڈی کو قدرے سکون ہوا۔

"میں یہاں کار روکتا ہوں۔" میں نے کہا۔ "مجھے بتاؤ کیا بات ہے؟ ہم اس طرح کہاں تک جائیں گے۔"

مگر مارڈی کار روکنے پر آمادہ نہیں ہوئی۔ کار آگے چلتی رہی۔ کچھ دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ مارڈی سو گئی ہے۔ میں نے رفتار کم کر دی۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ مجھے کہاں لے جانا چاہتی ہے لیکن میں اس سے بات کیے بغیر اور آگے نہیں جانا چاہتا تھا۔ پٹرول ختم ہونے کا اندیشہ بھی تھا۔ میں نے گھڑی دیکھی۔ دو بج چکے تھے ہم جس ریگستانی سڑک پر جا رہے تھے۔ میرا اندازہ تھا کہ اسی طرح چلتے رہے تو ایک گھنٹے میں پلاس ولی پہنچ جائیں گے۔ میرا اندازہ درست تھا۔ گھڑی میں سوا تین بجے تھے کہ مجھے پلاس ولی کی سڑکوں کی روشنیاں نظر آنے لگیں۔ میں نے سڑک کی ایک جانب کار روک دی۔ مارڈی کو جگایا۔

"سب خیریت ہے ڈارلنگ۔" میں نے کہا۔ "ہم ایک قصبے میں پہنچنے والے ہیں۔ میں نے سوچا کہ بہتر ہوگا میں تم سے حالات معلوم کر لوں۔"

"تمہارے پاس ہونے سے مجھے بڑا سکون ملتا ہے۔" مارڈی نے کہا۔ "میں بہت دور چلی جانا چاہتی ہوں۔ وعدہ کرو کہ تم مجھے واپس نہیں لے جاؤ گے۔"

"میں نے کہا نا کہ اب فکر کی کوئی بات نہیں۔ ہم نے ان کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے اور سارا کیس ایف بی آئی کے سپرد کر دیا ہے۔"

"کیا ضروری تھا کہ تم اس میں شامل رہو۔"

"گھبراؤ نہیں۔ میں اس میں شامل نہیں ہوں۔ سارا کام ایکی کر رہا ہے۔" میں نے کہا۔ "مگر میں جاننا چاہتا ہوں کہ لاج میں کیا ہوا تھا۔"

"کیا ہوا تھا۔ کچھ بھی نہیں۔ مجھے اکیلے میں ڈر لگا اور میں نکل بھاگی۔"

"کس چیز سے ڈر لگا تھا اور تم کہاں گئی تھیں؟"

"میں اس کے بارے میں بات کرنا نہیں چاہتی۔"

"یہ بہت سنجیدہ معاملہ ہے ڈارلنگ۔" میں نے کہا۔ "جب میں لاج پہنچا تو وہاں بلونڈی مری پڑی تھی اور تم غائب تھیں۔"

"مری پڑی تھی۔ تمہارا مطلب ہے کسی نے اسے ہلاک کر دیا؟"

"ہاں کسی نے اسے قتل کر دیا۔"

"اوہ مین۔" مارڈی رونے لگی۔ "اور وہ مجھے خبردار کرنے آئی تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ لوگ مجھے مارنے آ رہے ہیں۔ میں اتنی خوفزدہ ہوئی کہ اسے وہاں چھوڑ کر نکل بھاگی۔ بلونڈی نے کہا تھا کہ

اسپنسر ہم دونوں کو ختم کرنا چاہتا ہے اور یہ بات اسے کاز نے بتائی تھی۔ وہ ہی ہمیں مارنے لاج آنے والا تھا۔"

"لیکن اسپنسر کو معلوم نہیں تھا کہ ہم لاج میں رہ رہے ہیں۔" میں نے کہا۔

"وہ سب کچھ جانتا ہے۔" مارڈی نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔

"جانے دو۔ اب اس سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ایف بی آئی والے اسے نہیں چھوڑیں گے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ابھی ہم اس قصبے میں ٹھہر جائیں اور جب اسپنسر اور اس کا گروہ ختم ہو جائے تو واپس چلے جائیں۔"

"ابھی میرا دماغ کچھ سوچنے کے قابل نہیں ہے۔ مجھے بلونڈی کے بارے میں بتاؤ۔ کیا تم نے پولیس کو اطلاع کر دی تھی؟"

میں نے اندازہ لگا لیا کہ جب تک اسے سارے حالات معلوم نہیں ہو جائیں گے اسے تسکین نہیں ہوگی۔ چنانچہ میں نے اسے ساری داستان سنا دی۔

"تو یہ ہیں تمام حالات ڈارلنگ!" میں نے آخر میں کہا۔ "ممکن ہے بلونڈی تمہیں خبردار کرنے ہی آئی ہو مگر وہ خود اس کیس میں ملوث تھی' جلد یا بدیر اس کا یہ ہی انجام ہونا تھا۔ تم اس کی موت کا غم مت کرو۔"

"مگر اسے کس نے میرے پاس آنے پر مجبور کیا تھا۔" مارڈی بولی۔ "اس نے میرے لیے اپنی زندگی خطرے میں کیوں ڈالی؟"

"میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔" میں نے جواب دیا۔ کار آگے بڑھائی تو اچانک ایک خیال آیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں سارہ اسپنسر سے ملنے آؤں گا؟" میں نے پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں تھا۔ یہ میں نے ایک چانس لیا تھا۔ آخر اور میں جاتی بھی تو کہاں! میں نے سوچا کہ جب تم مجھے لاج میں نہیں پاؤ گے تو شاید سارہ کے پاس آؤ۔"

پلاس ولی میں داخل ہو کر میں نے ایک چھوٹے سے ہوٹل کے سامنے کار روک لی۔ استقبالیہ کاؤنٹر پر بیٹھا کلرک اونگھ رہا تھا۔ میں نے ایک کمرا کرائے پہ لیا اور ایک بوتل وہسکی خریدی۔ کمرے میں پہنچ کر مارڈی بستر پر لیٹ گئی اور میں وہسکی پینے لگا۔ کچھ دیر بعد میں نے ایکی کو فون کیا۔ وہ بہت جوش میں لگ رہا تھا اس نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ میں کہاں سے بات کر رہا ہوں اور اپنی داستان سنانا شروع کر دی۔

"تم نے ایسا ہنگامہ ایک مدت سے نہیں دیکھا ہوگا۔ جلدی سے یہاں پہنچو۔ میں نے ایف بی آئی کو سب کچھ بتا دیا۔ پہلے انہوں نے یقین نہیں کیا مگر وہ مجھ سے واقف تھے۔ انہوں نے میرے ساتھ حوالات جا کر کاز سے ملاقات کی۔ سارجنٹ نے اس کی اچھی خاصی مرمت کر دی تھی اور کاز کسی مزاحمت کے قابل نہیں رہا تھا۔ اس نے اپنا منہ کھولا اور سب کچھ اُگل دیا پھر وہ لوگ اسے کہیں لے گئے مگر مجھے اس کی پروا نہیں تھی میں پولیس اسٹیشن میں ہی رہا۔ مجھے اپنے اخبار کے لیے ایک سنسنی خیز داستان درکار تھی اور وہ مجھے مل رہی تھی۔ ابھی ایف بی آئی والے اور کاز پولیس اسٹیشن سے باہر نکلے ہی تھے کہ دو آدمیوں نے تھامسن گن سے گولیوں کی بوچھار کر دی۔ کاز کو بے شمار گولیاں لگیں۔ ایف بی آئی کا ایک آدمی بھی مارا گیا۔ انہوں نے اسپنسر کے گھر اور میکنزی فیبرک کارپوریشن کے دفتر اور گودام پر چھاپا مارا۔ وینڈی وہارف کو بھی نہیں چھوڑا' گروہ کے تمام افراد پکڑے گئے۔ اسپنسر' گس' وہ موٹا آدمی سب گرفتار کر لیے گئے۔ انہیں اتنے ثبوت مل گئے ہیں کہ تمام مجرموں کو پچاس سال کے لیے جیل بھیج سکتے ہیں۔ مجھے اپنی خبر مل گئی۔ ایک گھنٹے میں اخبارات کے ضمیمے سڑکوں پر آ جائیں گے۔"

"یہ تو بہت اچھی خبر ہے۔" میں نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ "تم نے مجھے تو باہر ہی رکھا ہے کہیں میرا نام تو نہیں لیا؟"

"ہاں تمہاری ہدایت کے مطابق میں نے کہیں تمہارا حوالہ نہیں دیا۔ مجھے خوشی ہے کہ کاز مر گیا۔ ورنہ وہ بلونڈی کا قتل تمہارے سر ڈال دیتا۔"

میرے ذہن سے یہ بات نکل گئی تھی۔ اب ایکی نے کہا تو میں پریشان ہو گیا۔ بلاشبہ کاز میرے لیے مصیبت کھڑی کر سکتا تھا۔

"اچھا ایکی اب میں سونے جا رہا ہوں۔" میں نے کہا۔ "مارڈی مجھے مل گئی ہے اور ہم کچھ مدت تک سامنے نہیں آئیں گے۔"

"ٹھیک ہے تم الگ ہی رہو۔ مارڈی بہت اچھی لڑکی ہے اس کا خیال رکھنا۔"

میں فون کر کے کمرے میں واپس گیا تو مارڈی میرا انتظار کر رہی تھی۔ وہ اب بھی پریشانی محسوس کر رہی تھی۔ میں نے اسے وہ ساری باتیں بتا دیں جو ایکی سے سنی تھیں کہ اسپنسر اور اس کا تمام گروہ پکڑا گیا ہے۔

"کیا لی کرلس بھی گرفتار ہوا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"لی کرلس۔" میں نے حیرت سے مارڈی کو دیکھا۔ "تمہیں اس کی فکر کیوں ہے۔ ایکی کا کہنا ہے کہ پورا گروہ پکڑا گیا ہے۔"

"لیکن کیا کرلس بھی جیل میں ہے یا نہیں؟" مارڈی نے پھر پوچھا۔

"ایکی نے کرلس کا نام تو نہیں لیا لیکن ظاہر ہے اسے کیوں چھوڑا گیا ہوگا۔"

ضرور کوئی بات تھی جو مارڈی کو پریشان کر رہی تھی۔ میں اسے جانے بغیر نہیں سو سکتا تھا۔

"مجھے بتاؤ ڈارلنگ!" میں نے آہستہ سے کہا۔

"کیا تم مجھ سے واقعی محبت کرتے ہو؟" مارڈی نے پوچھا۔

"تم میرے لیے سب کچھ ہو مارڈی۔"

"کیا تم میرا ایک کام کرو گے۔ جو اس بات کا ثبوت ہو کہ تم مجھ سے سچی محبت کرتے ہو۔"

"ضرور۔ بتاؤ کیا کام ہے؟"

"میں چاہتی ہوں کہ تم اور میں یہاں سے بہت دور چلے جائیں۔ کبھی واپس نہ آئیں۔ نئے سرے سے زندگی شروع کریں۔"

"لیکن مارڈی ہمیں زندہ رہنا ہے۔ میری تمام واقفیت یہاں کے اخبارات اور لوگوں سے ہے۔ یہاں لوگ مجھے جانتے ہیں۔ میں مقدمے کا فیصلہ ہونے تک واپس نہیں جاؤں گا لیکن میرا کام صرف وہیں چل سکتا ہے۔ وہیں میں مناسب رقم کما سکتا ہوں۔"

"رقم کی پروا مت کرو۔ میرے پاس رقم ہماری ضرورت سے زیادہ ہے۔" مارڈی نے کہا اور بستر کے نیچے سے ایک لفافہ نکالا۔ "اسے دیکھو۔ یہ تمہارے لیے ہیں۔"

میں نے لفافہ کھولا۔ اس میں بیس ہزار ڈالر کے بانڈ رکھے تھے۔ میں نے حیرت سے مارڈی کی طرف دیکھا۔

"یہ میرے ہیں۔" مارڈی جلدی سے بولی۔ "تمہارے لیے اور میرے لیے۔ یہ اتنی رقم ہے کہ ہم کہیں بھی جا کر نئے سرے سے زندگی شروع کر سکتے ہیں۔"

"لیکن یہ تمہارے پاس کہاں سے آئے؟"

"جب میں میکنزی فیبرک میں سروس کر رہی تھی تو یہ رقم بچائی تھی۔ اس کے علاوہ اسپنسر میری رقم کو مفید کاروبار میں لگاتا رہتا تھا۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مارڈی رونے لگی۔

"مجھ سے وعدہ کرو کہ تم یہ رقم لے لوگے اور میرے ساتھ چلو گے۔" اس نے کہا۔ میں نے لفافہ پھر بستر کے نیچے رکھ دیا اور لیٹ گیا۔

"ہم اس مسئلے پر صبح بات کریں گے۔" میں نے کہا۔

"نہیں۔ فیصلہ ابھی ہوگا۔ اس کے بغیر میں سو نہیں سکوں گی۔ مجھے جاننا ضروری ہے کہ تم کیا فیصلہ کرتے ہو۔"

"مگر کیوں مارڈی، ایسی کیا بات ہے جس کی وجہ سے تم اپنے آپ کو چھپانا چاہتی ہو۔"

"اگر تم واپس گئے تو مجھے کھو دو گے۔" وہ سسکیاں لینے لگی۔ "میں نہیں بتا سکتی کہ ایسا کیوں ہوگا لیکن میں محسوس کر رہی ہوں کہ ایسا ہی ہوگا۔ تمہیں ابھی بتانا ہوگا۔"

اور چونکہ میرے نزدیک مارڈی سے زیادہ کسی بات کی اہمیت نہیں تھی لہٰذا میں نے وعدہ کر لیا۔

"تم سچ کہہ رہے ہو!"

"ہاں۔ ہم اس کار میں اپنا سفر جاری رکھیں گے۔ کسی ساحلی مقام پر چلے جائیں گے۔ سمندر کے کنارے ایک چھوٹا سا مکان خرید لیں گے جس میں صرف تم اور میں رہیں گے۔"

"اور تم خوش بھی رہو گے؟"

"ہاں۔ میں کوئی نہ کوئی کام تلاش کر لوں گا۔" میں نے کہا اور نیم تاریکی میں مارڈی کے ساتھ بستر پر لیٹتے ہوئے اس وقت مجھے یہ خیال بہت ہی اچھا معلوم ہو رہا تھا۔

○☆○

ہم نے سانتا مونیکا سے چند میل دور ساحل کے قریب ایک چھوٹا سا خوبصورت اور آرام دہ بنگلا خرید لیا۔ اس میں دو بیڈ روم اور ایک بڑا سا کمرائے نشست واقع تھا۔ بنگلے کے چاروں طرف لان اور درخت موجود تھے۔ ہم نے خود ہی اس کی تزئین و آرائش کی۔ یہاں آنے سے مارڈی پر بڑا خوشگوار اثر مرتب ہوا۔ دو تین ہفتے میں ہی اس کی گھبراہٹ، پریشانی اور خوفزدہ رہنے کی کیفیت ختم ہو گئی۔ وہ بہت خوش رہنے لگی۔ جب ہم نے اس بات پر سوچا کہ اب مجھے کیا کام کرنا چاہیے تو مارڈی نے مجھے ایک صحافی کی زندگی سے متعلق ناول لکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے اس مشورے پر جتنا بھی غور کیا پسند آتا گیا۔ میں اس قدر جوش میں آیا کہ ایک ہی دن میں ناول کا پلاٹ سوچ لیا۔ پلاٹ مارڈی کو سنایا تو اسے بھی پسند آیا۔ دوسرے دن ہی میں نے ایک ٹائپ رائٹر خرید کر ناول لکھنا شروع کر دیا۔ مجھے اسے مکمل کرنے میں دو ماہ لگے اگر مارڈی ساتھ نہ ہوتی تو شاید یہ کام ممکن نہ ہوتا۔ جب بھی میں کسی مقام پر الجھ کر دل برداشتہ ہونے لگتا وہ میری ہمت بڑھاتی۔ مفید مشورے دیتی۔ میرے ساتھ مل کر ناول پر نظر ثانی کرتی، اسے اس قدر خوش دیکھ کر مجھے اچھا نہیں لگا کہ ناول کو درمیان میں نامکمل چھوڑ دوں۔ ناول مکمل ہو گیا تو میں نے اسے نیویارک کے ایک بڑے پبلشر کو بھجوا دیا۔ کافی دن بعد مجھے جواب ملا کہ ناول انہیں پسند آگیا ہے اور میں اس سلسلے میں نیویارک آکر ان سے بات کر لوں۔ میں گیا۔ پبلشر بہت اچھی طرح پیش آئے۔ بہت معقول رقم پیشگی دے دی اور مزید دو ناول خریدنے کا معاہدہ کر لیا۔ واپس جانے کے لیے ریلوے اسٹیشن پہنچا تو معلوم ہوا کہ ٹرین آنے میں دو گھنٹے باقی ہیں۔ میں ایک ریسٹورنٹ میں ڈرنک پینے گیا تو وہاں اتفاق سے کرنل کینڈی سے ملاقات ہو گئی۔ جب ہم ایک میز پر بیٹھ کر وہسکی سے شغل کر رہے تھے تو کرنل نے پوچھا۔

"بہت دن بعد نظر آئے۔ اتنے دن کہاں رہے اور آج کل کیا کر رہے ہو؟"

"میں آج کل سانتا مونیکا میں اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "اور پہلی مرتبہ ناول لکھنے کا تجربہ کیا جو خاصا کامیاب رہا۔"

"مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی۔ کبھی اپنی بیوی سے نہیں ملاؤ گے؟"

"ابھی چلو اور دو تین ہفتے ہمارے ساتھ گزارو۔"

"ابھی نہیں جا سکتا، کچھ لوگوں سے ملنے کے وعدے کر لیے

ہیں۔"

"اس کا مطلب ہے عورتیں اب بھی تم پر نثار ہو رہی ہیں۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ ایسا ہی سمجھ لو۔" کرنل نے مبہم سا جواب دیا۔

ابھی ٹرین آنے میں کافی وقت تھا۔ میں نے کرنل کو لنچ کھانے کی دعوت دی۔ اس نے قبول کرلی۔ میں نے کھانے کا آرڈر دیا۔ میکنزی نیبرک کے کیس میں ایک دو باتیں ابھی تک صاف نہیں ہوئی تھیں۔ مجھے تجسس ہوا کہ میں کرنل سے ان کے بارے میں پوچھ کر دیکھوں۔

"کرنل تمہیں میکنزی نیبرک کا مقدمہ یاد ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"ہاں یاد ہے۔" کرنل نے سر ہلا دیا۔ "اس نے کافی سنسنی پھیلا دی تھی۔"

"میں اس کیس میں بہت بُری طرح الجھا ہوا تھا۔"

"اچھا..... کیا واقعی!"

"میں تمہیں اس کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں کیونکہ میرا خیال ہے کہ ایک دو باتیں جن کا جواب ابھی نہیں ملا۔ تم بتا سکتے ہو۔"

"مگر میں تو اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔"

"میں تمہیں یاد دلاؤں تو زیادہ بہتر طور پر جواب دے سکو گے۔"

میں نے کرنل کو مختصر طور پر ساری کہانی سنا دی۔ وہ حیرت سے سب کچھ سنتا رہا۔ جب میں نے بلونڈی کی موت پر اپنی بات ختم کی اور بتایا کہ کس طرح میں اور مارڈی خاموشی سے سانتا مونیکا آگئے تو اس نے کہا۔

"بڑی عجیب و غریب کہانی ہے لیکن میرا اس سے کیا تعلق؟"

"تمہیں یاد ہے کہ تم اپنی ایک گرل فرینڈ کے ساتھ لاج میں پھنس گئے تھے اور اخباری رپورٹر حالات معلوم کرنے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔"

"میں اس بارے میں کوئی بات کرنا نہیں چاہتا۔" کرنل نے سرد مہری سے کہا۔

"تمہاری گرل فرینڈ ہی وہ عورت تھی جس نے مجھ سے فون پر بات کی تھی۔" میں نے سنجیدگی سے کہا۔ "میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کون تھی؟"

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔" کرنل نے نفی میں سر ہلایا۔

"اس میں غلط فہمی کا کوئی امکان نہیں۔ میں نے اس کی آواز سنی تھی اور کہیں بھی کسی بھی حالت میں اس کی آواز پہچان سکتا تھا۔"

"میں اس مسئلے پر مزید بات کرنا نہیں چاہتا۔"

"دیکھو کرنل ایک طرح سے مجھے جاننے کا حق ہے۔ وہ عورت میرے لیے بہت بڑی پریشانی کا سبب بن سکتی تھی۔ اب مقدمے کا فیصلہ ہو چکا ہے اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ اگر تم مجھے کوئی بات بتاؤ گے تو میں اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاؤں گا۔"

"شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" کرنل مسکرایا۔ "میں کسی اور کو ہرگز نہ بتاتا مگر تم میرے بہت کام آئے ہو۔"

"میں وعدہ کرتا ہوں کرنل کہ یہ بات میرے اور تمہارے درمیان رہے گی۔"

"حقیقت یہ ہے کہ مجھے خود نہیں معلوم کہ وہ کون تھی۔" کرنل نے سنجیدگی سے کہا۔ "وہ مجھ سے ملنے آئی تھی اور خود اس کے بقول لی کرکس نامی کسی شخص کی نمائندگی کر رہی تھی۔ یہ شخص میکنزی نیبرک سے وابستہ تھا۔ میں نے کچھ ہی دن قبل اس کمپنی کے حصص خریدے تھے۔ یہ عورت ان حصص کو خریدنے کی پیشکش لے کر آئی تھی۔ وہ بہت خوبصورت تھی۔ میں نے اسے ڈنر کی دعوت دی۔ مجھے تجسس تھا کہ کرکس جو کہ خود اس کمپنی میں سیکریٹری تھا۔ میرے حصص جو کہ خاصی تعداد میں تھے کیوں خریدنا چاہتا ہے۔"

"وہ حصص کتنی مالیت کے تھے؟" میں نے پوچھا۔

"مجھے ٹھیک سے یاد نہیں مگر غالباً دس ہزار ڈالر کے تھے۔ ہم نے کھانا کھایا۔ اس تمام وقت میں وہ مجھے اپنا نام بتانے سے انکار کرتی رہی مگر اس کی پوری کوشش تھی کہ میں اپنے حصص فروخت کردوں۔ اس نے کچھ وجوہات بھی بتائیں مگر مجھے ان پر یقین نہیں آیا لیکن میں بات چیت جاری رکھنے پر آمادہ تھا۔ کیونکہ کرکس ان حصص کے لیے کافی بڑی رقم دے رہا تھا۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں معلوم نہیں وہ کون عورت تھی؟" میں نے کچھ مایوسی سے پوچھا۔

"ہاں۔ باقی داستان مجھے کسی اچھے رنگ میں پیش نہیں کرتی مگر تم وہ بھی سن لو۔ جب گفتگو مکمل ہوگئی اور اس نے مجھے رقم کا چیک دے دیا تو میں نے سوچا کہ اس سے بھی کچھ فائدہ اٹھایا جائے۔ میں نے اسے پرچانے کی کوشش کی تو اس نے ریوالور نکال لیا۔ میں حیرت زدہ رہ گیا۔ میں نے اس کے ہاتھ سے ریوالور چھیننے کی کوشش کی اور اسی کشمکش میں گولی چل گئی۔ باقی جو کچھ ہوا۔ وہ تمہیں معلوم ہی ہے۔"

"اس سے تو میری معلومات میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ میں توقع کر رہا تھا کہ اس پُراسرار عورت کا معمّا بھی حل ہو جائے گا۔"

میں نے کھانے کا بل ادا کیا۔ ٹرین آنے کا وقت ہو چلا تھا۔

بل کی رقم ادا کرنے کے لیے میں نے اپنا بٹوا نکالا تو اس میں مارڈی کا فوٹو بھی رکھا تھا۔ میں نے وہ فوٹو کرنل کو دکھایا۔

"دیکھو کرنل۔ یہ میری بیوی کا فوٹو ہے۔" میں نے کہا۔ ویٹر سے بل ادائیگی ختم کرکے اور باقی ریزگاری لے کر میں کرنل کی طرف متوجہ ہوا تو وہ حیرت سے میری طرف دیکھ رہا تھا۔

"کیا بات ہے؟" میں نے پوچھا۔
"بات تو تم بتاؤ گے۔ آخر یہ کیا چکر ہے؟"
"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا؟"
"اگر تم اس عورت کو جانتے ہو تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے تھے؟" اس نے فوٹو کی طرف اشارہ کیا۔ میں دم بخود رہ گیا۔
"یہ تو میری بیوی ہے۔ مارڈی۔"
"کرنل نے فوٹو کو دوبارہ غور سے دیکھا اور جب وہ دیکھ رہا تھا تو میرے دل کی دھڑکن بڑھتی جا رہی تھی۔
"تم سے شادی کرنے سے پہلے تمہاری بیوی کیا کرتی تھی؟" کرنل نے پوچھا۔
"وہ اسپنسر کی سیکریٹری تھی۔" میں نے کسی بڑھتے ہوئے اندیشے کے ساتھ جواب دیا۔ کرنل نے فوٹو میری طرف بڑھا دیا۔
"بات صاف ہو گئی۔ اب اس میں کوئی شبہ باقی نہیں رہا مین۔" کرنل نے کہا۔ میں سکتے کے جیسے عالم میں تھا۔
"لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" میرے منہ سے نکلا۔ کرنل کھڑا ہو گیا۔
"میرے خیال سے بات یہیں چھوڑ دینا چاہیے۔" اس نے کہا اور میرا کندھا تھپتھپا کر چلا گیا۔
میں نے فوٹو اٹھا کر دوبارہ بٹوے میں رکھ لیا۔ میرا ذہن کچھ سوچنے کے قابل نہ تھا۔ میں مزید کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ میں بھاری قدموں سے اٹھا اور ریسٹورنٹ سے باہر آ گیا۔ سانتا مونیکا جانے والی ٹرین آ چکی تھی۔ میں ایک سیٹ پر بیٹھ کر کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا مگر میری آنکھیں کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھیں۔ دن کافی گرم تھا مگر میں سردی محسوس کر رہا تھا۔ ٹرین سانتا مونیکا کی طرف چل پڑی۔ میں جا رہا تھا کسی ایسے انجام کی طرف جس کا سامنا کرنے کا احساس مجھے خوفزدہ کر رہا تھا۔

○☆○

سانتا مونیکا پہنچنے تک میں نے اپنی حالت پر قابو پا لیا تھا۔ میں نے سوچا اس الجھن کا جواب کوئی بہت ہی سادہ سی بات ہو گی۔ یا تو کرنل کینڈی نے مارڈی کو شناخت کرنے میں غلطی کی تھی۔ یا پھر کرلس نے جبراً اسے اپنا ساتھ دینے پر مجبور کیا ہو گا۔ جواب کچھ بھی ہو لیکن اب میں مارڈی سے الگ نہیں ہو سکتا تھا۔ میری زندگی میں بہت سی لڑکیاں آئی تھیں مگر مارڈی میں جو بات تھی وہ کسی میں نہیں تھی۔ میں اس سے بات کروں گا۔ وہ مجھے سب کچھ سچ سچ بتا دے گی اور سچائی اتنی تلخ نہیں ہو گی کہ ہمیں الگ کر دے۔ اسٹیشن سے میں نے گھر جانے کے لیے ٹیکسی پکڑی اور ڈرائیور کو جلد سے جلد پہنچنے کی تاکید کرتا رہا۔
گھر پہنچا تو بیرونی دروازہ کھلا تھا مگر مارڈی باغ میں نہیں تھی۔ میں پریشانی کے بڑھتے ہوئے احساس کے ساتھ قدم اٹھا رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ جو کچھ میں نے اتنی کوشش سے تعمیر کیا ہے عنقریب برباد ہونے والا ہے۔ ہال میں داخل ہوا تو ایک آدمی کا کوٹ اور ہیٹ کھونٹی پر دکھائی دیا۔ میں اپنا کوٹ اتار کر کمرۂ نشست میں داخل ہوا اور وہ وہاں بیٹھے میرا انتظار کر رہے تھے۔ لی کرلس اور مارڈی۔ مارڈی ایک آرام کرسی پر سفید چہرہ لیے بے حس و حرکت بیٹھی تھی۔ اس نے مجھے نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔
"میں تمہارا منتظر تھا۔" کرلس بولا۔ میں خاموش رہا۔ "مجھے یہاں آئے چار دن ہو چکے ہیں اور میں اور مارڈی ایک ساتھ سوتے ہیں۔"
میرے دل پر ایک گھونسا سا لگا مگر میں اب بھی کچھ نہیں بولا۔ کچھ دیر خاموشی رہی پھر میں مارڈی کی طرف بڑھا۔ "میں اب بھی تمہارے ساتھ ہوں لیکن مجھے حقیقت معلوم ہونا ضروری ہے۔" میں نے کہا۔ مارڈی نے پھر بھی میری طرف نہیں دیکھا۔
"میں کافی مدت سے اس دن کا انتظار کر رہا تھا۔" کرلس نے کہا۔ "اور اب تم دونوں اسی حال میں ہو جس میں میں تمہیں دیکھنا چاہتا تھا۔"
میں اس کی طرف گھوما تو اس نے جلدی سے ریوالور نکال لیا۔
"میں لڑنا نہیں چاہتا۔" کرلس بولا۔ "لیکن تم سے محتاط رہنا ضروری ہے۔"
"جو کہنا چاہتے ہو کہو اور دفع ہو جاؤ۔" میں نے دانت پیستے ہوئے کہا۔
"یہ ایک لمبی کہانی ہے بہتر ہو گا کہ بیٹھ جاؤ۔" اس نے کہا۔ میں نے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کی۔
"دو سال قبل مجھے میکنزی نیبرک میں سیکریٹری کی حیثیت سے سروس مل گئی۔ مارڈی، اسپنسر کے ساتھ کام کرتی تھی۔ یہ تو تمہیں معلوم ہی ہو گا۔ یہ اسپنسر کے ساتھ کام ہی نہیں کرتی تھی بلکہ رہتی بھی تھی۔ یہ بات شاید تمہیں معلوم نہ ہو۔ مجھے جلد ہی اندازہ ہو گیا کہ پس پردہ کوئی چکر چل رہا ہے۔ آخر کار اسپنسر نے مجھے اپنے اعتماد میں لے لیا۔ میں نے دیکھا کہ سیٹ اپ بہت بڑا ہے۔ بہت ہی بڑا لیکن مجھے اس میں سے کچھ نہیں مل رہا ہے۔ اسی طرح مارڈی کو بھی کچھ حاصل نہیں ہو رہا تھا۔ چنانچہ ہم دونوں آپس میں مل گئے۔ ہم نے سوچا کہ اگر ہم رچمنڈ کا قتل اسپنسر کے سر ڈال سکیں اور اس طرح اسے راستے سے ہٹا دیں تو میں کاروبار پر قبضہ کر سکتا ہوں۔ ہم نے تمہیں منتخب کیا۔ ہمیں ایک ایسے آدمی کی ضرورت تھی جو اس سازش کا بھانڈا پھوڑ سکے جس میں وہ اسی کو پھانسا گیا تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ کام تم کر سکتے ہو۔ مارڈی نے تم سے فون پر رابطہ قائم کیا اور اس نے آواز بدلنے میں جو مہارت دکھائی وہ اس کی صلاحیت کا بہترین نمونہ تھی۔ اس وقت یہ اسپنسر کے ساتھ نہیں میرے ساتھ رہ رہی تھی۔"
"خاموش ہو جاؤ۔" میں بولا۔ "میں مزید کچھ سننا نہیں چاہتا۔"

"تم نے تو ابھی آدھی کہانی بھی نہیں سنی۔" کرِس مسکرادیا۔
"ابھی تو میں نے آغاز کیا ہے۔ ماڑدی بہت رومانوی مزاج کی لڑکی ہے اور میرا خیال ہے کہ اسے تم سے سچ مچ محبت ہوگئی۔ میں اس کے پیچھے لگا رہا۔ کیونکہ مجھے یقین نہیں تھا کہ یہ مجھے ڈبل کراس کرنے کی کوشش کرے گی یا نہیں۔ ابھی صورت حال یہ ہی تھی کہ بلونڈی درمیان میں آگئی۔ بلونڈی اس کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ یہ اسپنسر کے ساتھ رہ چکی ہے اور میرے ساتھ رہ رہی ہے۔ اسے آسانی سے ہاتھ آجانے والی رقم کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس نے بلیک میل کرنے کی کوشش کی مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ کس خطرے کے بالمقابل ہے۔ ماڑدی نے اسے شُوٹ کردیا۔ تم نے سنا! تمہاری محبوبہ نے بلونڈی کو قتل کردیا۔ اب تمہیں پتا چلا کہ یہ اتنی خوفزدہ کیوں تھی اور کیوں شہر میں رُکنا نہیں چاہتی تھی اور کیوں اتنے دور دراز فاصلے پر سمندر کے کنارے رہنا پسند کیا۔ پھر اس نے قتل پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مجھے بھی دھوکا دیا۔ بلونڈی کو ہلاک کرتے ہی وہ میرے گھر پہنچی اور میرے سیف سے بیس ہزار ڈالر نکال لیے۔ جب یہ میرے ساتھ رہ رہی تھی تو سیف کے نمبر سے واقف ہوگئی تھی۔ چنانچہ اس نے میری تمام پونجی لُوٹ لی اور تمہارے ساتھ بھاگ نکلی۔ ایف بی آئی نے مجھے بھی پکڑ ہی لیا ہوتا مگر میں اُن کے ہاتھ سے بچ نکلا اور مہینوں سے اسے تلاش کررہا تھا اور مجھے اسی دن اس کا پتا چلا جس دن تم نیویارک روانہ ہوئے تھے۔ اب اسے مجھے ڈبل کراس کرنے کا خمیازہ بھگتنا ہے۔"

"پریشان مت ہو۔" میں نے ماڑدی سے کہا۔ "میں اب بھی تمہارے ساتھ ہوں۔" ماڑدی نے دونوں ہاتھوں سے منہ چھپالیا۔

"تو تم اب بھی اس کے ساتھ ہو۔ بہت خوب!" کرِس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "تم اب بھی اس عورت کے ساتھ رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے جو ایک بے رحم قاتلہ ہے۔ بھول جاؤ اسے۔ اسے اپنے گھر میں دیکھنا بھی گوارا مت کرو۔"

"اگر تم اپنی بات کہہ چکے ہو تو دفع ہو جاؤ۔" میں نے کہا۔

"کون کہتا ہے کہ میں اپنی بات پوری کرچکا ہوں۔" کرِس مسکرایا۔ "سنو مسٹر مجھے رقم کی ضرورت ہے۔ مجھے ماڑدی کے بارے میں اتنا کچھ معلوم ہے کہ یہ سزائے موت سے بچ نہیں سکتی۔ میں اب کام نہیں کروں گا۔ تمہارے تعاون سے زندگی گزاروں گا۔ تم مجھے بہت کچھ دو گے اور جب میں وہ خرچ کرچکوں گا تو پھر مزید لینے آجاؤں گا۔ چنانچہ آئندہ تمہیں زیادہ محنت سے کمانا پڑے گا۔"

میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ میں جانتا تھا کہ اب ہم کرِس کی مٹھی میں ہیں۔ اب زندگی میں خوشی کی کوئی گھڑی نہیں آئے گی۔ یہ شخص اس وقت تک ہمارا خون چوستا رہے گا تا آنکہ یہ مرنہ جائے۔ میں نے غور سے کرِس کی طرف دیکھا۔ ایک کے مقابلے میں دو۔ ایک آدمی دو زندگیوں کو برباد کردے۔ یہ کوئی معقول بات نہ تھی اور اس سے بچنے کا کوئی راستہ بھی نہیں۔ مجھے اس آدمی کو ہلاک کرنا ہی پڑے گا۔

"تم کتنی رقم چاہتے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"تم کیا دے سکتے ہو؟" کرِس نے پہلے مجھے اور پھر ماڑدی کی طرف دیکھا۔

"پچاس ڈالر فی ہفتہ۔" میں نے کچھ نہ کچھ کہنے کے خیال سے کہا۔

"مجھے پندرہ ہزار ڈالر ابھی اور سو ڈالر فی ہفتہ بعد میں چاہئیں۔ یہاں تک کہ مانگتے مانگتے تھک جاؤں۔"

تو یہ صورت حال تھی۔ میں آہستہ آہستہ اٹھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے۔ ہمارے پاس پندرہ ہزار ڈالر نہیں ہیں۔"

"ماڑدی نے میرے بیس ہزار ڈالر چُرائے تھے۔" کرِس بولا۔

ایک عید پر ایک نووارد منس مُکھ نوجوان سے میں نے پوچھا کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟

"کمرشل آرٹ سیکھنے کی کوشش کررہا ہوں" اس نے بتایا۔

"میں نے سنا ہے کہ کمرشل آرٹ اسکول والے بہت بھاری فیس لیتے ہیں؟" میں نے کہا۔

"جی ہاں، فیسیں تو بھاری ہیں" وہ بولا "لیکن اللہ اس ملک کے کُتّوں کو سلامت رکھے، گزارہ ہو رہا ہے۔"

اس عجیب وغریب جواب پر مجھے حیرت ہوئی تو اس نے یوں وضاحت کی "یہاں پر ایک قانون ہے کہ اگر کوئی پالتو کُتا کسی شخص کو کاٹ لے یا صرف پتلون پر دانت لگ جائیں تو انشورنس کمپنی سے اسے کافی بھاری ہرجانہ مل سکتا ہے۔ دُکانوں پر ایسا مسالہ بھی دستیاب ہے جو پتلون کے پائنچوں پر چھڑک کر باہر نکلا جائے تو کُتے بے اختیار منہ کھول کر اس کی طرف لپکتے ہیں۔ کمرشل آرٹ اسکول کی فیس کی ادائیگی کے وقت میں ان سہولتوں سے خاطر خواہ فائدہ اٹھاتا رہتا ہوں۔"

قدرت اللہ شہاب کی کتاب "شہاب نامہ" سے ایک اقتباس۔

"اس رقم کا نصف تم نے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ اپنا مکان بیچ دو۔ فرنیچر فروخت کردو۔ مارڈی کے پاس کچھ زیورات ہیں انہیں فروخت کردو۔ اتنی رقم ضرور مل جائے گی کہ میرا مطالبہ پورا کرسکو۔"

"گویا تم ہمیں بالکل محتاج کردینا چاہتے ہو!"

"کیوں نہیں۔ کیا مارڈی اتنی اہمیت بھی نہیں رکھتی؟"

"ایف بی آئی والے تمہاری تلاش میں ہیں۔" میں نے کہا۔ "فرض کرو میں تمہیں ان کے حوالے کردوں تو!"

"عقل استعمال کرو۔ میں جاؤں گا تو یہ بھی میرے ساتھ جائے گی۔"

میں محض وقت ضائع کررہا تھا۔ مجھے کسی نہ کسی طرح اس کا ریوالور چھین کر اسے ہلاک کرنا تھا۔ مجھے حیرت تھی کہ میں کتنے سکون کے ساتھ یہ سب کچھ سوچ رہا تھا۔ ایک مرتبہ یہ سمجھ لینے کے بعد کہ ہماری سلامتی کے لیے اس کا مرنا ضروری ہے مجھے صحیح و غلط کا کوئی احساس نہیں رہ گیا تھا۔

"یہ بات ہے تو مجھے کسی نہ کسی طرح رقم کا بندوبست کرنا ہی ہوگا۔ ظاہر ہے کہ اس وقت تو نہیں دے سکتا۔"

"مجھے دس ہزار کا چیک لکھ دو۔ فی الحال یہ کافی ہوگا۔ باقی رقم لینے میں ایک ماہ بعد آجاؤں گا۔"

میں نے خود کو بڑا افسردہ ظاہر کیا۔ میں اپنے نزدیک بڑی اچھی اداکاری کررہا تھا۔ میں آہستہ قدموں سے لکھنے کی میز کی طرف بڑھا۔ کرلس مجھے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ وہ بھی میز کی طرف آیا۔

"دیکھو کرلس تھوڑی سی مہربانی کرو۔ دس ہزار ڈالر لو اور اسی کو کافی سمجھو پھر لوٹ کر مت آنا۔"

اس نے ایک قہقہہ لگایا۔ چند سیکنڈ کے لیے اس کی نظریں مجھ پر سے ہٹیں۔ میں نے پھرتی سے میز اس پر الٹ دی۔ وہ گرا اور میز اس کے اوپر گری اور میں اچھل کر میز پر بیٹھ گیا۔ اس کا ریوالور اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گیا۔ میں نے مارڈی کی طرف دیکھا۔

"جلدی سے ریوالور اٹھا کر مجھے دے دو۔" اس نے میری طرف دیکھا۔ وہ میری نظروں سے پڑھ سکتی تھی کہ میں کیا کرنے والا ہوں۔

"نہیں۔" وہ بولی۔ "تم اسے ہلاک نہیں کروگے۔ میں تمہیں ہرگز ایسا نہیں کرنے دوں گی۔"

"کیا تم خود نہیں دیکھ رہی ہو کہ ہمارے لیے صرف یہ ہی چارہ باقی رہ گیا ہے۔ اگر یہ زندہ رہے گا تو ہم ختم ہوجائیں گے۔ جلدی سے مجھے ریوالور اٹھا دو۔"

اس وقت کرلس پشت کے بل فرش پر لیٹا میز اور میرے وزن سے دبا ہوا کچھ بھی کرنے سے قاصر تھا۔ اس کی آنکھیں جیسے حلقوں سے باہر نکلی پڑ رہی تھیں۔ مارڈی بولی۔

"میں اسے ہرگز قتل نہیں کرتی مگر وہ اس قیمتی چیز کو برباد کرنے پر تلی ہوئی تھی جو زندگی میں مجھے پہلی بار ملی تھی اور وہ تھی تمہاری محبت۔ میں اسے ہر قیمت پر بچانا چاہتی تھی۔ چنانچہ میں نے اسے شوٹ کردیا۔ میں نے اس جرم کو بھلانے کی کوشش کی مگر اس کا احساس ہر وقت میرے ضمیر پر بوجھ بنا رہا۔"

"میں اسے نہیں چھوڑوں گا مارڈی۔ مجھے ریوالور دے دو۔"

"میں نے ایک زندگی ختم کرکے تمہاری محبت بچانے کی کوشش کی لیکن اس سے کام نہیں بنا۔ اب تم بھی ایسا ہی کرنا چاہتے ہو۔ اس کا مطلب ہوگا کہ ہم ساری زندگی ایک دوسرے سے نظریں چُراتے رہیں گے۔ اسے چھوڑ دو میسن۔"

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ میں میز سے ہٹ کر کھڑا ہوگیا۔ کرلس آہستہ آہستہ میز کے نیچے سے نکلا۔ میں نے اس کی جانب سے منہ موڑ لیا۔

"تم یہیں ٹھہرو کرلس۔ میں چیک لا رہی ہوں۔" مارڈی نے کرلس سے کہا اور میری طرف دیکھا۔ "اگر تم اب بھی مجھ سے محبت کرتے ہو تو ہم کسی نہ کسی طرح زندگی گزار لیں گے۔"

مارڈی نے ریوالور اٹھا لیا تھا۔ وہ بھاگتی ہوئی بیڈروم کی طرف چلی گئی۔ جہاں میں اپنی چیک بک رکھتا تھا۔ اچانک بیڈروم سے گولی چلنے کی آواز آئی۔ میں نے اور کرلس نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"تو اس نے ایک بار پھر مجھے ڈبل کراس کردیا۔" کرلس نے کہا۔

وہ کچھ دیر کھڑا ہچکچاتا رہا پھر بیڈروم میں چلا گیا۔ میں اپنی جگہ سے حرکت کرنے کے قابل نہ تھا۔ میں جہاں کھڑا تھا وہاں سے کرلس کو کمرے میں جھانکتے دیکھ سکتا تھا۔ میں نے اسے کانپتے دیکھا۔ وہ تیزی سے پلٹا اور واپس کمرۂ نشست میں آگیا۔ اس نے میری طرف نہیں دیکھا۔ کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا پھر بیرونی دروازے سے باہر چلا گیا۔ میں اس کے دور ہوتے ہوئے قدموں کی چاپ سن رہا تھا۔

جب وہ چلا گیا تو میں باہر باغ میں آگیا۔ وہاں سے نکل کر ساحل پر گیا۔ سمندر کی پُرشور لہروں کو دیکھتا رہا۔ میرے اندر مارڈی کی لاش دیکھنے کا حوصلہ نہیں تھا اور میں دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ میں اسے اس طرح یاد رکھنا چاہتا تھا جس طرح ہمیشہ اسے دیکھا تھا۔ میں رو بھی نہیں سکتا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے میرے اندر آنسو نہیں، سب کچھ سوکھ گیا ہے۔ خشک ہوگیا ہے۔ ایک بڑا سمندری پرندہ اچانک اُڑا۔ چند لمحے میرے سر پر منڈلاتا رہا اور پھر میرے ساکت وجود سے گھبرا کر یوں ایک جانب اُڑتا چلا گیا جیسے کوئی روح خلا کی پنہائیوں میں پرواز کرجاتی ہے۔

LADY WHERE IS YOUR WREATH
JAMES HEADLY CHASE